انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت

المنة لله که تصنیف شریف عالم ربانی فاضل ... جامع کمالات معنوی و صوری مولوی حکیم میرزا محمد علی ... رساله



فی



حسب ایمای گرامی جناب شیخ عبد العزیز بن جناب شیخ حلبی جبلی تاجر نامی سلمه الله السامی باهتمام ... علی

در مطبع گلشن محمدی واقع شهر لکهنو مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک العزیز الغفار الحلیم العفو الرؤف الستار والصلوۃ والسلام علی النبی السید
الامی الحرمی المدنی المختار الحق الحی الغفور الشکار وعلی آلہ الاحرار واہلبیتہ الاطہار
وعلی ابویہ اسلما معہ کما تواترت بہ الاخبار ونطقت بہ الآثار وعلی اصحابہ الاخیار
عرب العربا الابرار فمنہم الصدیق ثانی اثنین اذ ہما فی الغار وعمر الفاروق الاشد
علی الکفار وعثمان الحیی الرحیم بینہم من الاقربا والاغیار واسد اللہ الحیدر علی الکرار
والحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وریحانی الرسول وامہما سیدتنا فاطمۃ الزہرا
البتول وعلی ازواجہ وذریاتہ واعمامہ وسائر المہاجرین والانصار فمن احبہم کان معہم
فی دار القرار ومن ابغض احدا منہم خسر فی ہذا الدار وفی تلک الدار وصار وقود النار
بعد اسکے کہتا ہے بندہ گنہگار شرمسار متمسک بذیل پاک آل اطہار واصحاب کبار خاکراہ
پنجتن فقیر محمد ناصر علی بن شیخ حیدر علی مرحوم غیاثپوری منیری مولدا آروی مسکنا
کہ اک عرصہ دراز سے جی میں ازبس شوق تھا کہ مناقب اہلبیت کرام میں ایک رسالہ
مختصر اردو زبان میں لکھوں کہ ذریعہ نجات ہو کفارہ سیئات ہو مگر باعث عدم
مساعدت وقت کے جی ہی میں گھٹ گھٹ کے رہتا تھا تاآنکہ شوق کا حد سے

سنتا تھا کہ ان دنون شیفتہ اصحاب عظام عاشق زار اہلبیت کرام رضی محب خاندان مصطفوی جان
نثار دودمان مرتضوی مخلص صادق دوست واثق جنکی ہر بات سے محبت آل و اصحاب
ٹپکتی ہے پیشانی مین اونکے روشنی ایمان کی چمکتی ہے شفیقی جامع عظائم اخلاق و تمیز
شیخ عبد العزیز صاحب بن مظہر انوار خفی و جلی مہبط انوار لم یزلی حاجی شیخ
رجب علی صاحب تاجر لکھنوی سنے و د آتش عشقی بھڑکائی یعنی عاصی سے
یہ فرمایش فرمائی کہ ایک رسالہ بہت ہی مختصر فضائل و مناقب مین جناب حضرات اہلبیت
کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لکھہ دیجیے یہ التجا میری قبول کیجیے اسکے سنتے ہی
گو طبیعت بھڑک گئی آتش افسردہ کانون دل کی بھڑک گئی مگر عرض کی حضرت آپکا
کہان خیال ہے بشر سے یہ امر محال ہے جب زبان ملاء اعلی اونکے فضائل مین گنگ
ہے لال ہے تب ادنا بشر کی کیا طاقت کیا مجال ہے اور قطع نظر اسکے گو بہت ہی
مختصر ہو مگر کوئی عاقل اسکو پسند کرسکتا ہے دریا کو کوئی کوزے مین بند کر سکتا ہے
اللہ اللہ جنکی شان مین آیہ تطہیر اوتاری دوسرے کا کیا مونھہ جو اونکی صفت مین
دم مارے جو راکب دوش نبی ہے ناصر اوسکی مناقب لکھے قیامت ہے بوالعجبی ہے
بڑے بڑے پیراک اس بحر لا ساحل مین بہ گئے ہین ہاتھہ پاؤن پھینک کے رہ گئے
ہین فرمایا حضور خدا یار ہے تو بیڑا پار ہے بسم اللہ ہاتھہ مین قلم لیجیے بیتاب عذر
نہ کیجیے آخر بشوق دل و بپاس خاطر اونکے بعجلت تمام یہ رسالہ لکھا نام اوس کا
ناصر الابرار فی مناقب اہلبیت الاطہار رکھا اور چونکہ رسالہ فضائل
چار یار مین فضائل جناب حضرت شیر خدا داماد مصطفی سیدنا و مولانا علی مرتضی کے
بھی بالتفصیل لکھے گئے ہین اسواسطے بخیال درازی رسالہ اور تکرار کے مناقب
انکے اس رسالے مین لکھے نہین الا ماشاء اللہ گو اس تکرار مین بمصداق ہو المسک
اذا کررتہ یتضوع کے لطف تکرار عطر عنبر اور مزا شربت قند مکرر کا تھا اور یہ رسالہ

بطور مشتی نمونہ از خروارے بطریق کلی نشانی انگذاری ہے بعد اسکے عنقریب اگر
حضرت حق سے توفیق ہوگی عنایت ازلی رفیق ہوگی تو فقیر ایک رسالہ بالتفصیل بیان
فضائل اور ذکر شہادت مین جناب سبطین شہیدین قمرین نیرین سیدنا و مولانا و شفیعنا
فی الدارین حضرات حسنین علی والدیہما و علیہما الصلوۃ والسلام کی تحریر کریگا بسط کر
ساتھ اوسکی تقریر کریگا خداوندا اس یوسف مصر عزیزی کی ہر دو جہان مین جاہ ہو اعمال
میرے جیسے ہین معلوم ہین زاد راہ ہو آب ناظرین سے التجا ہے کہ اگر کہین خطا پائین
تو دامان عفو سے چھپائین اور اگر کچھ اسکی مزا اوٹھائین تو فقیر جانی اور اوسکے بانی مبانی کو
بدعای خیر یاد فرمائین بیان اون آیات طیبات کا جو فضائل اہلبیت
مین نازل ہوئی ہین آیت پہلی فرمایا حقتعالی نے بائیسوین پارہ کے شروع مین وَقَرْنَ
فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَوٰةَ وَ
اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ
مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝ یعنی اور قرار پکڑے
رہو اپنے گھر مین ای بیبیو نبی صاحب کی اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا
پہلے جاہلیت کے زمانے مین اور رکھو کھڑی نماز اور دیتے رہو زکوۃ اور اطاعت مین
رہو اللہ کی فرائض مین اور رسول اللہ کی سنتون مین اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے
گندی باتین ای اہلبیت نبوت کی یعنی ای بیبیو پیغمبر کی اور پاک کرے ستھرا کرکے تمکو گناہون
سے جیسا حق پاک کرنیکا ہے اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہین تمھارے گھرون مین آیات
کلام اللہ کی اور رسول اللہ کی باتین کہ محض حکمت سے ہے حکمت ہین مقرر اللہ ہی بھید جانتا
خبردار ف بحر العلوم مین ہے کہ مراد اہلبیت سے سب ازواج اور اولاد آپ
کی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ خاص بی بیبیان ہی مراد ہین بلحاظ سباق اور سیاق

آیت کے اور تفسیر جلالین میں ہے کہ اہل البیت یعنی نساء النبی اور مواہب لدنیہ
میں ہے کہا گیا کہ اہلبیت آپ کے وہ ہیں جو نسبت رکھتے ہوں آپ سے طرف جد قریب تر
آپ کے اور کہا گیا جو مجتمع ہوں آپ کے ساتھ قرابت میں اور کہا گیا جو متصل ہیں تابعہ
آپ سے بسبب نسبت یا سبب کے اور فاسی شرح دلائل میں ہے کہ بقول جمہور مراد
اہلبیت سے اس آیت میں حضرت علی اور فاطمہ اور حسن حسین ہیں اور کہا گیا بیبیاں
آپ کی اور آل آپ کی ہیں اور یہی مختار ہے اور تفسیر موضح قرآن میں ہے
کہ یہ خطاب ہے ازواج کو اور داخل ہیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سب گھر والے
اور تفسیر کشاف میں ہے کہ اس آیت میں دلیل بیّن ہے کہ بیبیاں آپ کی اہل بیت
سے آپ کی ہیں اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ مراد اہل بیت سے بیبیاں آپکی
ہیں اس واسطے کہ وہی آپ کے گھر میں تھیں اور کہا گیا کہ وے علی اور فاطمہ اور حسن اور
حسین رضی اللہ عنہم ہیں کہا ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے گھر میں
تھے کہ یہ آیت اتری اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ
پس آپ نے فاطمہ اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور فرمایا یہ میرے اہلبیت ہیں
میں نے کہا کیا میں نہیں ہوں فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ اور تفسیر
مدارک التنزیل وحقائق التاویل میں ہے کہ اس آیت میں دلیل ہے
کہ بیبیاں آپ کی آپ کے اہل بیت سے ہیں اور امام فخر الدین رازی نے
لکھا ہے کہ اولی یہ ہے کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
ہیں اس واسطے کہ سیاق آیت پکار رہا ہے اسکو پس نکالنا اونسے اور مخصوص
کرنا ساتھ غیر اونکی کے صحیح ہوگا اور حسنؓ حسینؓ رضی اللہ عنہما اسمیں داخل ہیں
اور حضرت علی مرتضیٰؓ بھی داخل ہیں اہل بیت میں بباعث معاشرت اور اختلاط
اونکی کے ساتھ جناب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اور ملازمت اونکی ساتھ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تفسیر بیضاوی شریف مین ہے کہ خاص
کرنا شیعہ کا اہل بیت کو ساتھہ جناب حضرت فاطمہؓ اور علیؓ اور دونون صاحبزادے
اونکے کے رضی اللہ عنہم باعث اسکے کہ مروی ہوا کہ آپ نکلے صبح کو ایک کملی منقش سیاہ
بال کی اوڑھے ہوئے پھر بیٹھے پس آئین فاطمہ زہرا پس آپ نے اونکو اوسمین داخل کیا
پھر آئے علیؓ اونکو بھی اوسمین داخل کیا پھر آئے حسنؓ حسینؓ اونکو اوسمین داخل کیا آپ نے
پھر فرمایا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ اور حجت پکڑنا
اونکا اس آیت سے ان حضرات کی عصمت پر اور ہونا انکی اجماع کا حجت ضعیف ہے
کیونکہ تخصیص ان حضرات کی مناسب آیہ ماقبل اور مابعد کے نہین اور حدیث کا مقتضی
یہ ہے کہ یہ اہل بیت سے ہین نہ یہ کہ سوا انکے اور کوئی اہل بیت سے نہین انتہی اور
اشعۃ اللمعات مین ہے کہ اطلاق اہل بیت کا کبھے اون پر ہوتا ہے جنکو
زکوۃ لینی حرام ہے یعنے بنو ہاشم اور یہ شامل ہے آل عباسؓ اور آل علیؓ اور آل
جعفر اور آل عقیل اور آل حارث رضی اللہ عنہم کو اور کبھے اطلاق اہل وعیال پر
جناب حضرت رسول مقبولؐ کے ہوتا ہے اور شامل ہے ازواج مطہرات کو اور باہر کردینا
ازواج مطہرات کا اہل بیت سے مکابرہ ہے اور مخالف ہے سوق آیت اِنَّمَا
یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا کے
کیونکہ اول وآخر آیت مین خطاب انھین ازواج مطہرات کیطرف ہے پس مابین
سے اونکو خارج کردینا کلام الٰہی کو اتساق اور انتظام سے نکال دینا ہے اور کبھی
اطلاق اہلبیت کا اسطرح پر آتا ہے کہ بظاہر اوسکا اختصاص ساتھہ فاطمہ زہراؓ
اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم اجمعین سے کے مفہوم ہوتا ہے اور
اطلاق اہلبیت کا ان چارون تن پاک پر شائع اور مشہور ہے ام سلمہؓ سے روایت
ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ مسجد میری حرام ہے ہر حائض عورتون پر اور ہر جنب

مردوں پر مگر مقصود اوسکے اہلبیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر روایت کی ہے
بیہقی نے اور تضعیف کی اور علما نے توجیہ ان اقوال اور تطبیق ان اطلاقات
کے اصطلاح کی ہے کہ بیت تین طرح کا ہوتا ہے بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت
پس بنو ہاشم اور اولاد عبد المطلب کے آپ کے اہلبیت نسبی ہیں اور جد قریب کے
اولاد کو بیت کہتے ہیں اور ازواج مطہرات آپ کے اہلبیت سکنی ہیں اور اطلاق
اہلبیت کا زنان مرد پر اخص اور اعرف ہے عرفاً اور عادۃً اور اولاد پاک آپ کی
اہلبیت ولادت ہیں اور اگرچہ اہلبیت کا لفظ تمامی اولاد کو آپ کے شامل ہے مگر
حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم ان سب میں مختار اور مخصوص
ہیں بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور کرامت اور تعلق محبت اور مودت اونکی
کے اصطلاح پر کہ متبادر اطلاق اہلبیت سے یہی حضرات ہوتے ہیں اور فضائل اور
مناقب اور کرامت میں انکی حدیثیں بیشمار وارد ہوئی ہیں انتہی اور تفسیر مواہب علیہ
میں ہے کہ وسیط میں عکرمہ سے نقل ہے کہ مراد اہلبیت سے ازواج مطہرات آپ کے
ہیں بدلیل خطاب گذشتہ اور آیندہ کے اور لانا ضمیر مذکر کا عنکم اور یطہرکم میں یا تو
واسطے تعظیم کے ہے یا واسطے غلبۂ ذہنی مردوں اہلبیت کے اسواسطے کہ جناب
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انمیں ہیں اور زاد المسیر میں ایک قول
ہے کہ عام ہے ازواج اور اولاد کو اور صاحب عین المعانی نے کہا کہ ظاہر یہ ہے
کہ اہلبیت ازواج ہیں مگر عایشہ اور ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک رض
سے منقول ہے کہ اہلبیت حضرت فاطمہ اور علی اور حسن حسین ہیں اور شان
نزول میں اس آیت کے لکھا ہے کہ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم میرے گھر میں ایک کمل پر جسکو ہمنے آپ کے فرش پر ڈال دیا تھا بیٹھے ہوے
تھے حضرت فاطمہ زہرا آئیں اور آپ کے واسطے سنبوسے گوشت دیگ پکا کر ہوے

سینے لیتے آئین تھین آپ نے فرمایا فاطمہ علیؑ اور اپنے دونو بیٹون کو بلا لو کہ اس خوان میں وہ بھی ہمارے ساتھ ہم کاسہ ہون جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے اوس کمل کو انپر اوڑھا دیا اور فرمایا خداوندا یہ میرے اہلبیت ہین گندگی کو ان سے دور کر اور انکو پاکیزہ ستھرا کر دے یہ آیت نازل ہوئی مینے سر اپنا اوس کمل کے نیچے کیا اور عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کے اہلبیت سے نہین ہون فرمایا انک علی خیر تم تو خیر پر ہی ہو یعنی بجای خود داہلبیت مین داخل ہو دعا کی کیا حاجت اس سبب سے اطلاق آل عبا انہین پنج تن پاک پر ہوتا ہے آل عبا رسول اللہ وابنتہ + والمرتضی ثم سبطاہ اذا جمعوا + لی خمستہ اصطفی بھا حر الوبا الحاطمہ + المصطفے او المرتضے وابناہما والفاطمہ + تیسیر مین ہے کہ انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرتے تھے حضرت فاطمہ کے گھر کے دروازے پر جب فجر کی نماز کو مسجد مین جاتے اور خود فرماتے الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اور ایک روایت مین ام سلمہ سے آیا ہے فرماتے ہین کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی کہ خادم نے آکر خبر دی کہ علیؑ اور فاطمہؑ گھر کے آستانے پر کھڑے ہین آپ نے مجھے فرمایا تو ہٹ جا مین گھر مین چلی گئی پھر حسنؑ حسینؑ آئے آپ نے دونو کو اپنی گود مبارک مین لے لیا اور پکڑا ایک ہاتھ سے علیؑ کو اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہ زہرا کو اور سات لیا اور چمٹایا اپنے ساتھ اور لپیٹی ان سب پر کملی سیاہ جسے آپ اوڑھے ہوئے تھے اور فرمایا خداوندا یہ اہلبیت میرے ہین ملا طرف اپنے نہ طرف آگ کے مجھکو اور اہلبیت میرے کو اور مراد رجس سے گناہ اور شرک ہے اور یہ حضرات گناہ اور شرک سے پاک تھے اور قاضی عیاض شفا کے اندر فصل تعظیم و توقیر مین اہلبیت اطہار کے فرماتے ہین کہ منجملہ توقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعظیم و توقیر کرنی ہے آپ کی آل اور ذریات اور ازواج طاہرات کے آیت دوسری یہ آیات بینات بھی فضائل

اہل البیت نبوت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق سبحانہ تعالی نے انھوں کے بارے
میں اتاری اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو تہنیت اور مبارکباد دی سبحان اللہ
وبحمدہ فرمایا یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ○
وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ○ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ○ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا
يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ○ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً
وَسُرُورًا ○ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ○ یعنے پوری کرتے ہین
منت اور ڈرتے ہین اُس دن سے کہ جسکی بُرائی پھیل پڑیگی + اور کھلاتے ہین
کھانا اللہ کی محبت پر یا کھانے یا کھلانے کی محبت پر محتاج کو اور بن باپ کے لڑکے
اور قیدی کو + اور زبان حال یا زبان مقال سے کہتے ہین کہ تمکو جو ہم کھلاتے ہین تو
نزاللہ بطلب رضای الہی کھلاتے ہین کچھ تم سے ہم بدلا نہین چاہتے اور نہ شکر گذاری +
ہم ڈرتے ہین اپنے رب سے ایکدن اُداس کی سختی سے + پھر بچا دیا اونکو اللہ تعالی نے
بُرائی سے اوس دن کی اور آگے لایا اونکے واسطے تازگی اور خوشی + اور بدلا دیا اونکو
اسپر کہ وے ٹھہرے رہے باغ بہشت اور پوشاک ریشمی بہشتی **ف تفسیر مواہب علیہ**
اور تفسیر **انوار التنزیل** واسرار التاویل مین ہے کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے
کہ حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بیمار پڑے پس عادت کو تشریف لے گئے
اونکے یہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگون کے ساتھ پس جب دونون
صاحبزادونکو بیمار دیکھا فرمایا یا ابا الحسن اللہ تعالی کی کچھ منت مانو تا تمہارے لڑکونکو
صحت ہوجاوے پس علی مرتضیؓ اور فاطمہ زہراؓ اور فضہ اونکی لونڈی نے منت مانی کہ
یا خداوند کریم اگر یہ دونون جگر گوشہ ہمارے اچھے ہوجاوین تو ہم سب کے سب تین روز
تیرا روزہ رکھینگے پس حق تعالی نے دونون صاحبزادونکو صحت کامل بخشی لوگون نے

روزہ منت کا رکھا مگر پاس اپنے کوئی چیز افطار کے واسطے نہ تھی پس حضرت علی مرتضیٰ نے
شمعون خیبری سے تین صاع جو قرض لیے حضرت فاطمہ زہرا جگر گوشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایک صاع جو پیسکر پانچ روٹیاں پکائیں ایک علی مرتضیٰ کے واسطے ایک اپنے واسطے
ایک فضہ لونڈی کے واسطے دو دو نون صاحبزادون کے واسطے جب شام کو وقت افطار
کا آیا تو پانچون آدمی وہ پانچون روٹیان جو کی افطار کرنے کے لیے اپنے سامنے رکھ کے بیٹھے
جو ہین چاہا ہے کہ افطار کرین کہ ایک مسکین محتاج نے دروازے پر آکر آواز دی ای اہلبیت
نبوت کے مین ایک مسلمان محتاج ہون مجھے کچھ کھانا ہے تو کھلاؤ حق سبحانہ تعالے
موائد بہشت سے اسکا عوض تمکو دیگا حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الشریف
نے اپنا حصہ اوس مسکین کو دیا اور باقی چارون آدمیون نے بھی اپنا اپنا حصہ اوس
مسکین کو بموافقت علی مرتضیٰ کے دیدیا اور گھر بھر سب پانچون نے رگ فقط پانی سے روزہ
افطار کرکے تمام شب رہگئے صبح کو پھر روزہ رکھا حضرت فاطمہ زہرا نے پھر ایک صاع جو
کو پیسکر پانچ روٹیان پکائین پھر شام کے وقت افطار کرنے کو جب کھانا آگے
رکھا گیا تو ایک یتیم بن باپ کے لڑکے نے دروازے پر آکر سوال کیا پانچون روٹیان
اوس یتیم کو لوگون نے حوالے کردین اور پانی سے روزہ افطار کرکے یون ہی رہگئے
صبح کو پھر تیسرا روزہ رکھا اور وہ ایک صاع جو جو باقی تھا اوسے پیسکر حضرت سیدۃ النسا
نے پھر پانچ روٹیان بنائین شام کیوقت جب پھر سب لوگ افطار کو بیٹھے تو ایک اسیر قیدی
نے آکر آواز دی پھر اوسیطرح بالکل پانچون روٹیان مسلّم سب لوگون نے للہ باوجود شدت
احتیاج اور بھوک اپنے کر اوسے حوالے کین پاک پروردگار نے جبرئیل کو یہ سورۃ پاک
لیکر حضور مین جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجا اور کہا
خذ ھا یا محمد ھناك اللہ فی اھل بیتك لو ای حضرت محمد صاحب حق سبحانہ تعالیٰ
نے تہنیت اور مبارکبادی دی ہے آپکو آپ کے اہلبیت مین ف اللہ اکبر سبحان اللہ

سخاوت اور ایثار کو ان حضرات امیر الامرا غنی الاغنیا انیس المساکین والیتامی والغربا کے دیکھا چاہیے اور جی جان سے دونون جہان اپنا اتباع اور محبت مین انکی قربان کیا چاہیے آنحضرت کی سخاوت اللہ رے کرم اللہ رے ایثار جو بیس جو بیس پہر یا آٹھ دانہ گذر گئی پھر شدت احتیاج اور بھوک کی کھلانے کا اتنا شوق تھا کہ کچھ آپ نے اپنی بھوک اور دونو پیارے سخت جگر دن کے تڑپ اور بیقراری کا کہ باوجود فاقہ کشی تین شبانہ روز کے اونکو ضعف بیماری کا بھی باقی تھا لحاظ نفرمایا انکوایک ٹکڑا بھی اوس روٹی مین سے تو ڑ کر ندیا اور اگر مہینون کا روزہ ہوتا اور اسیطرح ہر روز مسکین یتیم آیا کرتے تو یہ لوگ اسیطرح سب کھانا دے دیا کرتے اور آپ نقط پانی پر اکتفا کرتے حق تو یہ ہے کہ یہ حضرات اس امت پر ماں باپ سے بھی لکھو کہا درجے بڑھکر مہربان ہین جیسا دے غیرون پر رحم کرتے تھے ویسا کوئی ماں باپ بھی اپنی پیارے بچے پر ہرگز رحم نکرینگے یہان ایک ہی دن رات کی فاقہ کشی مین ہاتھہ پاؤن پھول جاتین اپنی بھوک کے آگے سب بیٹا بیٹی بھول جاتین اور سخاوت اور ایثار کا ان حضرات کے کہانتک بیان کیجیے حضرت امام زین العابدین نے جو پوتے حضرت امیر المومنین کے ہین شفیق بلخی سے پوچھا کہ تم لوگ ایثار کسے کہتے ہو کہا ان وجدنا شکرنا وان منعنا صبرنا حضرت اگر کچھ مل گیا تو کھالیا خدا کا شکر کیا اور اگر کچھ نہ ملا تو صبر کیا آپ نے فرمایا اے شفیق ایسی تو میرے مدینے کے کتون کی عادت ہی کہ اگر اونکو کچھ دو چار لقمے ملے تو خوب تن کے کھا لیے اور نہین تو چپ چاپ ہو بیٹھے عرض کی یا حضرت تب آپ لوگ اہلبیت ایثار کسے کہتے ہین فرمایا ان وجدنا آثرنا وان منعنا شکرنا ہمارے یہان ایثار اوسکا نام ہے کہ جو کچھ ملے اوسکو باوجود اپنی احتیاج کے خود نہ کھائین بلکہ دوسرونکو کھلائین اور اگر کچھ بھی نہ ملے تو بھی اللہ تعالی کا شکر بجا لائین اللہ غنی ان حضرات کو یہ امت ایسی پیاری ہے کہ اگر حق تعالی مانگے تو گنہگارون کو ساری بہشت اپنی دے دیوین اور خود دوزخ اختیار فرمادین جیسا

شب معراج مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب باری مین عرض کی خداوندا میری یہی
ایک آرزو ہے کہ تمامی گنہگاران امت کے گناہ کو مین اپنے نامۂ اعمال مین اسوقت لکھ لون تاکہ
اون سبکو قیامت مین نجات دے اور بعوض اونکے مجھی پر عذاب کرے حق تعالے
نے فرمایا ایسا ہوگا آپ امت کی کچھ فکر نہ کیجیے مین ہون اور آپ کی امت چنانچہ اس
فقیر نے اس روایت کو ناصر العاشقین رسالہ معراج مین بتفصیل لکھا ہے اور فقر ان
حضرات کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور جو سمجھے کہ بباعث افلاس و غربت کے نوبت فاقہ
کی پہونچتی تھی تو وہ اپنے ایمان کی خبر لے یہ لوگ سلطان گدا خو تھے باوجود سلطنت
دارین کے زندگانی فقیرانہ بسر کرتے تھے ساری دنیا لِلہ اللہ ہی کو دے دی ؎ قرار
بر کف آزادگان نگیرد مال ✤ جسکی داد و دہش کا یہ حال ہے اوسکے پاس خزانہ جمع ہو سکے
کہان خیال ہے کوڑیان پیسے روپے اشرفیان اہلبیت نبوت اپنے گھر مین رات کو
نہین رکھتے تھے جو آتا فی سبیل اللہ دیتے چنانچہ لاکھ لاکھ اشرفیان حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک ایک دن فی سبیل اللہ دین ہین اور باوجود نونو محل ازواج مطہرات کے
ایک حبہ بھی شام تک باقی نہ رہا ہے کچھ تھوڑا بیان اسکا فقیر نے ناصر المحسنین مین
لکھا ہے آیت تیسری فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران مین فَمَنْ
حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ
وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى
الْكَاذِبِينَ ○ یعنی پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھسے اس بات مین بعد اسکے کہ آچکا تجکو علم
تو تو کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹون اور تمھارے بیٹون کو اور اپنی عورتون اور تمھاری
عورتون کو اور اپنی جانون اور تمھاری جانون کو پھر تضرع اور کوشش کے ساتھ دعا کرین
اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹون پر ف آپ کے سات اولاد تھے تین صاحبزادے
حضرت قاسمؑ اور ابراہیمؑ اور عبداللہؑ اور چار صاحبزادیان حضرت زینبؓ رقیہؓ ام کلثومؓ

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور یہ سب حضرت خدیجہ کبریٰ سے ہیں مگر حضرت
ابراہیم ماریہ سے ہیں تینوں صاحبزادے لڑکپن ہی میں انتقال فرما گئے مگر حضرت زینب کا
نکاح آپ نے ابوالعاص سے کیا اور حضرت رقیہ اور ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان ذی النورین
سے یکے بعد دیگرے کیا اور یہ تینوں صاحبزادیاں عین حیات آپ کے رحلت فرما گئیں اور
انسے کوئی اولاد نہ رہی اور حضرت فاطمہ زہرا کا نکاح حضرت امیر علی مرتضیٰ رضی سے کیا انسے
حضرت امام حسنؓ اور حسینؓ اور محسنؑ اور ام کلثومؓ اور زینبؓ اور رقیہؓ پیدا ہوئے اور ان دونوں
صاحبزادونکو آپ نے اپنا بیٹا کہا ہے جیسا احادیث صحاح میں مصرح ہے اور فقط
حضرت فاطمہ زہرا ہی سے نسل آپ کی قیامت تک جاری رہی **ف** اس آیت کو آیت
مباہلہ کہتے ہیں اور مباہلہ لعنت کرنے ایک دوسرے کو اور دعا کرنے ساتھ لعنت کے
عادت اہل عرب کی تھی کہ جب کوئی قوم باہم کسی امر میں اختلاف کرتے اور ایک دوسرے
کی تکذیب کرتا اور ظلم کرتا تو وہ دونوں قوم باہر آتے اور ایک دوسرے کو لعنت کرتے
اور کہتے لعنۃ اللہ علی الکاذب والظالم اللہ کے مارا اللہ کا عذاب اللہ کی لعنت جھوٹھی
اور ظالم پر نصاریٰ اس بات پر آپ سے جھگڑتے تھے کہ عیسیٰ بندے نہیں خدا کے بیٹے ہیں
آخر کہنے لگے کہ اگر وہ اللہ کے بیٹے نہیں تو تم ہی بتاؤ وہ کسکے بیٹے ہیں اسکے جواب میں
یہ آیت آئی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ یعنی آدم کو تو نہ ماں نہ باپ عیسیٰ کو اگر باپ نہو
تو کیا عجب ہے اسپر بھی نصاریٰ نے جھگڑا نچھوڑا تب حق سبحانہ تعالیٰ نے یہ آیت
اُتاری کہ نصاریٰ اسقدر سمجھانے سے گئے پھر بھی نہ مانیں تو اونکے ساتھ مباہلہ کرو
تفسیر **بیضاوی** شریف اور تفسیر **مواہب علیہ** اور **اشعۃ اللمعات** میں
ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد نجران کو بلا کر
فرمایا کہ ہر چند میں حجت زیادہ لاتا ہوں تم لوگ عناد اور منازعت زیادہ کیئے جاتے
ہو اب آؤ ہم تم مباہلہ کریں تاکہ سچا جھوٹھے سے اور حق باطل سے کھل جاوے

نصاری کی اسپر راضی ہوئے اور ایکدن اور ایک مقام مباہلہ کرنیکے ٹھہرا لیا پھر بروز
موعود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکلے اور حضرت امام حسین کو اپنی گود مین لیا
اسواسطے کہ اوندنون یہ صاحبزادے چھوٹے صغیر السن تھے اور حضرت امام حسن کا ہاتھ پکڑ اور
حضرت فاطمہ زہرا کو اپنے پیچھے کیا اور علی مرتضی کو فاطمہ زہرا کے پیچھے کیا اور اوس مقام
معین کی طرف چلے اور آپنے ان چارون آدمیون کو فرمایا کہ جب مین دعا کرون تو تم لوگ
آمین کہنا اوسطرف نصاری کے سردار اور پیشوا نے جب ان پنجتن پاک کیطرف نظر کی
اور انوار تجلی سے اونکے چہرون کو چمکتا پایا بہت گھبرا کر فریاد و فغان کیا اور شور وغل مچایا
اور کہا اے گروہ نصاری ارے کمبختو ارے بدنصیبو ارے شامت زدو وای بر شما
افسوس ہے تمھارے حال پر مین اسوقت ایسے ایسے مونہون کو دیکھتا ہون کہ اگر
یہ خدا یتعالے سے درخواست کرین کہ پہاڑ اپنی جگہ سے اوکھڑ جائے تو حقتعالے
پہاڑ کو اونکی خاطر سے اوکھاڑ ڈالے اور مجھے یقین کامل ہے کہ اگر خدا نے یہ چاہین
اور مباہلہ کرینگے تو ایک نصاری بھی روی زمین پر زندہ نہ رہیگا سو تم سب ان بزرگوارن
سے مباہلہ ہرگز مت کرو نہین تو سب کے سب ہلاک ہو جاؤگے اور بیخ وبن سے اوکھڑ
جاؤگے بہتر ہے اونکے ساتھ صلح کر و آخر سب نصاری نے مغلوب اور عاجز اور
مجبور ہو کر چونکہ اونکے اندرون مین مناسبت معنوی تھی مسلمان نہ ہوئے مگر جبرا قہرا فرمان برداری
کے جزیہ دینا قبول کیا یعنی دو ہزار سرخ حلّے اور تیس درع لوہے کے ہر سال حضور
اقدس نبوی مین دینے پر راضی ہوئے اور اپنے گھر گئے پس آپ نے فرمایا کہ قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ اگر یہ مجھ سے مباہلہ کرتے تو بندرون
سورون کی شکل مسخ کر دیے جاتے اور تمام جنگل اور وادی ان پر آگ ہو جاتے
اور انپر آگ برستی اور سب نصاری کو حتی کہ انکی چڑیون کو جو درختون پر اونکے گھونسلے
مین ہوتی جلا کر خاک سیاہ کر دیتے اور بھی بیضاوی مین ہے کہ یہ دلیل ہے آپکی

ثبوت پایا وہ فضل اور بزرگی پر اون لوگون کے جنکو آپ اپنے ساتھ لائے تھے اہلبیت
اتقیا اور یہ آیت مباہلہ کی وہ اصل دلائل سے اہل سنت کی ہے کہ مقابلہ مین نواصب اور
خوارج کے اسکے ساتھ متمسک ہوئے ہین ف اور مواہب لدنیہ مین ہو کہ تجربہ
سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جسنے مباہلہ کیا اور برسر ناحق و باطل ہو تو نہ گذریگا او پر
ایک برس ایام مباہلہ سے یعنی برس ہی کے اندر ہلاک ہو جائیگا اور زرقانی مین ہو کہ ما نقع
کہ واقع ہوا مجلو اتفاق مباہلہ کا ایک شخص ملحد کے ساتھ جو تعصب کرتا تھا پس وہ دو مہینے
مین غارت ہو گیا آیت چوتھی فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے پچیسوین پارے سورۃ
شوریٰ کے اندر قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى ؕ وَمَنۡ يَّقۡتَرِفۡ
حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِيۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ۞ یعنی تو کہہ دے ای محمد نہیں
مانگتا مین تم سے تبلیغ رسالت اور قرآن کے پہونچانے پر کچھ مزدوری کچھ نیک نفع مگر دوستی
چاہتا ہون تم سے ناتے مین اور جو کوئی کماویگا نیکی تو ہم اوسکے واسطے بڑھا دینگے
اوس نیکی مین خوبی بیشک اللہ بخشنے والا قدر شناس ہو ف امام ثعلبی نے قتادہ سے نقل
کی ہے کہ مشرکون نے جمع ہو کر آپس مین کہا کہ تم لوگون نے کچھ سمجھا کہ غرض محمد صاحب
کی ادای اس رسالت سی یہ ہے کہ کچھ مزدوری اور نفع چاہتے ہین پس یہ آیت نازل
ہوئی اور تبیان مین ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہجرت کر کے مکے سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے تو اکابر انصار نے
خدمت مین سید ابرار کے آکر عرض کی کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہین اور راہ دین
مین ہمارے رہبر ہین اور خرچ اخراجات آپ کے بہت اور مداخل اور آمدنی
بہت ہی کم اگر ارشاد ہو تو ہم لوگ بخوشی و رضا اپنے اپنے اموال مین سے جمع کر کے حضور
مین حاضر کرین تاکہ حوائج ضروریہ مین آپ اوسے صرف فرمائین اور خاطر مبارک
ہر طرح سے فارغ البال ہو جاوے تب یہ آیت اتری یعنی تم ای محمد کفار قریش سے

کہہ دے کہ مین تمہاری ہی بھلائی کو کہتا ہون تمہارے سمجھانے پر مجھے کچہ طمع نہین مین اپنی
تبلیغ رسالت پر تم سے کچہ نفع نہین چاہتا ہون مگر فقط یہ چاہتا ہون کہ دوست رکھو تم مجھ
اور صلہ رحم کرو میرے ساتھہ اور ایذا نہ دو مجھے بسبب قرابت ناسے کے جو ہمارے
تمہارے درمیان مین ہے اسواسطے کہ قریش کا کوئی ایسا قبیلہ نہین مگر یہ کہ میرے اور اونکے
درمیان قرابت ہو یا یہ کہ مین تم سے ہرگز کچہ مزدوری نہین مانگتا ہون مگر یہ چاہتا ہون تم سے
کہ میرے کنبون میرے قرابتیون کو کہ وہ قرابتی تمہارے بھی ہین دوست رکھو اور اونکو
ایذا نہ دو اور نگاہ رکھو میری حرمت کو بیچ حرمت و محبت اونکی کے اور اس مین بھی تمہارا
ہی بھلا ہے کہ ایک نیکی کروگے وہ چند یا زیادہ ثواب پاؤگے پس نیکی اور محبت کرنے مین
میری آل کے ساتھہ دھیان باندھو تفسیر **انوار التنزیل** مین ہے کہ جب یہ آیت نازل
ہوئی تو صحابہ کرام نے حضور نبوی مین عرض کی یا رسول اللہ من قرابتک ہولاء یا حضرت
وہ قرابتی آپ کے کون ہین جنکی محبت ہمپر واجب ہوتی ہے فرمایا وہ علیؓ ہین اور فاطمہؓ
اور اونکے دونون بیٹے حسن حسین رضی اللہ تعالی عنہم اور **مواہب لدنیہ** مین ہے
کہ روایت کی واحدی نے اپنی تفسیر مین ابن عباسؓ سے کہ جب یہ آیت اوتری لوگون نے
عرض کی یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہین جنکی مودت کا ہمکو حکم ہوا ہے فرمایا علیؓ اور فاطمہؓ
اور اونکے دونون بیٹے اور تفسیر **ثعلبی** مین ہے کہ قرابتی آپ کے
بنو ہاشم اور بنو مطلب ہین کہ جنپر خمس تقسیم کرنی چاہیئے اور بقولے آل علی
اور آل عقیل اور آل جعفر اور آل عباس قربی سے مراد ہین اور **وَمَن یَّقتَرِف حَسَنَۃً** جو کوئی کرے بھلائی یعنے طاعت خصوصًا محبت
آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تفسیر **بیضاوی** مین ہے
کہ نازل ہوئی یہ آیت شان مین حضرت ابوبکرؓ کے اور محبت کرنے
مین اونکے ساتھہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہی اور سدی سے

منقول ہے کہ مراد بھلائی سے محبت رکھنی ہے ساتھ آل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نازل ہوئی یہ آیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق مین اسواسطے کہ وہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے محبت زیادہ رکھتے تھے انتہی اللھم ارزقنا محبتک ومحبت حبیبک ومحبت آل حبیبک
واصحاب حبیبک وازواج حبیبک اللھم احینا علیھا وامتنا علیھا اللھم انی احبھم
والمرء مع من احب یا مولانا محبین اور عاشقین اہلبیت پر مخفی نہ ہو کہ لزوم و افتراض
محبت واتباع اہلبیت کرام کا مومنون پر رکھنی ہے نصوص قرآنیہ اور احادیث سے ثابت
وظاہر ہے مگر اس محبت اہلبیت کا تب سے نتیجہ کھلیگا اور جب مزہ ملیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سب صحابہ کے ساتھ بھی محبت رکھے کچھ سر مو بے ادبی نکرے خصوصًا
اصحاب کبار سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حب ابی بکر وعمر من الایمان
محبت ابوبکر اور عمر کی ایمان سے ہے والا کچھ بھی مفید وبکار آمد نہین صحابہ اور اہلبیت دونون
کی محبت لازم ملزوم ہے دونون کی محبت سے قالب ایمان بنا ہے جبتک دونون محبت
کسی کے قلب مین نہ آئی وہ مومن نہین اسلیے کہ اہلبیت بھی مبغضان صحابہ سے بیزار
ہین جناب حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ خود فرماتے ہین کہ ساقی حوض کوثر کا مین ہونگا جسکے
دل مین صدیق اکبر کی محبت نہوگی اوسے ایک قطرہ آب کوثر ہرگز نہ دونگا اور یہ بھی حضرت
علی شیر خدا نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ انا وابوبکر وعمر وعثمان فی
الجنۃ مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان بہشت مین ہم ہونگا اور یہ چارون صحابہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرابت سببی بھی رکھتے تھے اور قرابت نسبی بھی اور قرابت
صوری بھی اور قرابت معنوی بھی چنانچہ حضرت ابوبکر اور عمر باوجود اصحاب ہونے کے
آپ کے خسر بھی تھے اور عثمان غنی اور علی مرتضیٰ باوجود اصحاب ہونے کے آپ کے داماد
بھی تھے اور از روی نسب کے جیسا تفسیر روح البیان مین ہے کہ علی مرتضیٰ کا نسب
ملتا ہے آپ سے دوسری پشت مین اور عثمان کا پانچوین مین اور ابوبکر کا ساتوین مین اور

عمر کا تو یہ میں غرض محبت اہلبیت اور اصحاب کے حلوائی (ز دو داور آبحیات اور اکسیر مرض جرائم ہے جسنے کھایا اور پیا آشنائی بحر رحمت ایزدی ہو کر داخل جنات تجری تحتہا الانہار ہوا اللہم ارزقنا اللہم ارزقنا اور عداوت کسی ایک اہلبیت یا کسی ایک اصحاب کی زہر ہلاہل اور سم قاتل ہے جسنے زبان پر رکھا لعنت کے طوق گلے مین لیکر واصل دار البوار ہوا اللہم احفظنا اللہم احفظنا ف خلاصہ دین کا کہتا ہون ناصر + اسے رکھہ یاد ہو اس مین تو قاصر محبت کرلے بس تو جان و جی سے + تمامی آل و اصحاب نبی سے + اسیکا دو جہان مین ہے سہارا + سوا اسکے نہین ہرگز گذارا + ہین وہ سلطان دین کے ماہ پارے + ہین یہ چرخ ہدایت کے ستارے + ف یہ آیت دلیل اہل سنت کی ہے اور وجوب محبت اہلبیت کے مقابلے مین کلاب جہنم یعنے نواصب اور خوارج خذلہم اللہ تعالی فی الدنیا والآخرۃ کے جوحق مین جناب امیر اور دوسرے اہلبیت کے لعن طعن کرکے ذخیرہ شقاوت کا اپنے لیے جمع کیے ہین اور اہل سنت کا اجماع ہے اسبات پر کہ محبت سارے اہلبیت کی ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض اور لازم اور داخل ارکان ایمان ہے اسیواسطے فرقہ اہل سنت کہ محب خاص جناب حضرت مرتضوی جی جان سے فدائی خاندان نبوی کے ہین برابر نواصب شام و مغرب و عراق کے ساتھہ محاربات سیفی اور سنانی اور مناظرات علمی و لسانی کرتے آئے ہین اور صاحب **صواعق** نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح نواصب سے مناظرہ کرتے تھے اور ہمیشہ طرف محبت اہلبیت کے اونکو بلاتے **روایت** ہے کہ اونکی ہمسایے مین ایک کمبخت خارجی تھا کہ جناب حضرت امیر کی شان مین معاذ اللہ نسبت کفر کی کرتا تھا امام ابو حنیفہ نے اوسے چند روز چھوڑ دیا تھوڑے دن کے بعد اوسکے پاس گئے اور کہا کہ مجھے ایک شخص نے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تو اپنی لڑکی کا نکاح اوس سے کردے اور اس مین کچھ مضایقہ تو نہین مگر یہ کہ وہ شخص یہودی ہے اوس خارجی نے کہا سبحان اللہ آپ بھی خوب کہتے ہین مین اپنی

بیٹی مسلمہ کا ایک یہودی کافر سے نکاح کر دون تب امام نے فرمایا ای وای بر تو تو تو رافضی نہیں ہے تو کا لڑکی بیٹی کو یہودی کافر سے بیاہ دے اور زعم کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادی کا نکاح کافر سے کیا پس سر جھکا لیا اوس خارجی نے اور کہا کشادہ کردے اللہ تیرا کام جسطرح کشادہ کیا تو نے میرا کام اور امام ابو حنیفہ رح توقیر اور تعظیم تکریم اور احترام مین سادات کے از حد مبالغہ کرتے حتی کہ ایکدن ایک مجلس مین بیٹھے تھے بار بار اوٹھتے پھر بیٹھتے لوگون پر اسکا سبب کھلتا نہ تھا آخر لوگون نے پوچھا کہ یا حضرت بار بار اوٹھنے بیٹھنے کا کیا سبب ہے فرمایا کہ یہ سب لڑکے جو کھیلتے ہین ان مین ایک لڑکا سیدزادہ ہے جب وہ ادھر دوڑ آتا ہے مین اوسکی تعظیم کو اوٹھ کھڑا ہوتا ہون اور جب وہ چلا جاتا ہے پھر بیٹھ جاتا ہون **روایت** جب زید بن علی نے مروانیون پر خروج فرما کر دعوی امامت کا کیا امام ابو حنیفہ نے بارہ ہزار دینار سرخ اونکی نذر کیا اور اہل کوفہ کو اونکی متابعت پر اصرار فرمایا **حکایت** امام ابو حنیفہ رح کو اہلبیت سے ایسی محبت تھی کہ بسبب فتوی دینے اونکی کے اوپر امامت کے حضرت ابراہیم اور محمد پر پوتے حضرت امام حسن رض کے اور منع کرنے اونکی کے لوگون کو بیعت کرنے سے منصور کے ہاتھ پر اور ترغیب دیتی اونکی کے لوگون کو اوپر بیعت اور متابعت اور نصرت ان دونو حضرات کے منصور عباسی نے ابو حنیفہ رح کو زہر دیا وہ تلخی سم قاتل اور زہر ہلاہل کو بہ از شربت حیات جانکر جان شیرین فدای محبت اہلبیت کر کے ریاض بہشت مین سدھارے **اور** امام احمد حنبل رح کے پاس جب کوئی بوڈھا یا جوان اہل قریش سے آتا تو وہ قریشی کو تعظیما اپنے آگے کرتے اور خود قریشی کے پیچھے پیچھے چلتے اور بعضے اشعار سے امام شافعی رح کی جو دال ہین اوپر شدت ولا اور تعظیم اونکی بہ نسبت اہلبیت کے یہ ہین ؎ یا اہل بیت رسول اللہ حبکم ٭ فرض من اللہ فی القرآن انزلہ ٭ کفاکم من عظیم القدر انکم ٭ من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ ٭ اور

جب خواجہ فرید شکر گنج کی کوئی دعوت کرتا فرماتے اچھا مگر اس شرط پر کہ سادات کو آگے
بٹھلاؤ اور صدر مجلس مین جگہ دو اور فتوح شکرانہ پیش کرین **حکایت** امام نسائی نے کہ
عمدہ محدثین اہل سنت کے ہین بباعث تحریر رسالہ مناقب حضرت علی مرتضیٰ رضہ کے
اہل شام کے ہاتھ سے شربت شہادت کا چکھا **حکایت** سعید بن جبیر کہ حسنین رضی اللہ
عنہما کو ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور حجاج سفاک ظالم بے باک کو آیہ
وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَى قَوْمِهِ سے مستنبط کرکے الزام دیا حجاج نے
گلگونہ شہادت سے جبیر کو سرخ رو کرکے گلزار بہشت مین روانہ کیا **حکایت**
تفسیر کبیر مین ہے کہ روایت ہے شعبی رح سے کہ مین حجاج کے پاس تھا کہ بحکم حجاج کے
یحیی بن یعمر فقیہ خراسان کو لوہے کی زنجیر و طوق مین پابند کیے ہوے حجاج کے پاس
لاتے حجاج نے یحیی سے کہا کہ آیا تو زعم کرتا ہے کہ حسنؓ حسینؓ اولاد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے ہین یحیی نے کہا البتہ اس مین شک کیا ہے حجاج نے کہا اب کوئی
حجت کھلی کھلی قرآن مجید سے اس بات پر تو میرے پاس لا اور نہین تو بدن تیرا کاٹ ڈالونگا
یحیی نے کہا اچھا اے حجاج مین تجھے ایک دلیل واضح کلام اللہ سے دکھلاتا ہون
پس حجاج متعجب ہوا یحیی کے اس بے باکانہ یا حجاج کہنے سے پھر کہا حجاج نے کہ یحیی
اس آیت نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ سے حجت نہ پکڑنا یحیی نے کہا مین اس سے بھی
واضح یہ دلیل لاتا ہون وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى وَعِيسَى تک کہا یحیی نے کہ ای حجاج عیسیٰ کا کون باپ تھا اللہ تعالے
نے اونکو کسطرح اولاد اور ذریت مین نوح کے ملحق کیا ہے اور تو حضرات حسنین کی اولاد
رسول اللہ ہونے مین تردد کرتا ہے پس خبط ہو گیا حجاج اور سر جھکا لیا پھر سر اوٹھا کر کہا
ای یحیی البتہ یہ آیت مینے نہ پڑھی تھی پس یحیی کی زنجیر وغیرہ توڑ دادی اور خلعت اور مال
کثیر دیا **فائدہ** ذکر کیا امام فخر رازی نے کہ اہلبیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت کے

برابر ہین پانچ چیزون مین سلام مین فرمایا السلام علیک ایہا النبی اور فرمایا سلام علی آل یٰسین
اور درود مین آپ پر اور انپر تشہد مین اور طہارت مین فرمایا طٰہٰ یعنی یا طاہر اور فرمایا ویطہرکم تطہیرا
اور تحریم صدقہ مین اور محبت مین فرمایا فاتبعونی یحببکم اللہ اور فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی
القربیٰ **ف** بمقتضای ان آیات طیبات اور احادیث آیتہ کی دوستی اور اتباع اہلبیت
اور سادات کے رسول اور مطلوب اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے اور محبت
انکی جزو ایمان ہے اور سلامتی خاتمہ کے رسوخ محبت اہلبیت پر منوط و مربوط ہے جب انکا
دین اور رکن اسلام سے ہے دشمنی انکی کفر مودت قربیٰ مومن پر نص صریح سے واجب
اور ثابت ہے جو قبول نکریگا مومن موحد نہوگا بلکہ کافر ملحد ملعون مرتد ہوگا نعوذ باللہ
اور حسن اعتقاد ساتھ جناب حضرات اہلبیت کے لازم ایمان سے ہے جو کوئی اسمین
قصور کریگا خوارج اور نواصب کے زمرے مین گنا جائیگا اور دائرۂ ایمان سے خارج
اور وہ حسن اعتقاد یہ ہے کہ محبت اہلبیت اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل ایمان
لانے کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض جانے اور عداوت اور بغض و کینہ ان حضرات
سے مثل کفر کے حرام سمجھے اور ان حضرات کو یقیناً جنتی جانے اور جب نام نکالے یا سنے
تو تعظیم تکریم توقیر کے ساتھ پیش آوے اور انکی بزرگی مراتب کا معترف رہے اور انکے
دوستون اور محبون کا دوست اور انکے دشمنون کا دشمن بن جاوے اور مناقب ان
حضرات کے جو نصوص قرآنیہ اور احادیث اور سیر سے ثابت ہین جی سے سنے اور کہے
اور اپنی تصانیف مین لکھے اور سب سادات سے اگرچہ وے جاہل ہون اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر نہ چلتے ہون دل سے تعظیم و توقیر کرے بڑا ادب اور
لحاظ رکھے کھلانے پلانے دینے لینے مین داہنے و رہنے قدمے رکھے انکی خدمت
مین اپنی سعادت جانے اور عالم متقی فقیہ کو چاہیے کہ سید امی غیر متقی غیر فقیہ کے تعظیم و
توقیر مین اپنا افتخار اور اپنی سعادت جانے کیونکہ روایت ہے جناب [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اولاد نبی کو نسبت برادہ نبی ☆ چون آیت منسوخ کلام اللہ ہست ☆ اور امام فخر الدین رازی کہتے ہین کہ جائز نہین کسی مرد عالم یا متقی کو کہ اوپر بیٹھے کسی علوی امردیعنے اسیر مرد سیدا سواسطے کہ اس مین اسارة فی الدین ہے عامہ مسلمانون کو لازم اور واجب ہے کہ نقد وجود اور جوہر ایمان کو سکہ ولا اور محبت اور متابعت سے اہلبیت اور سادات کے جو یک جزو اور نمونہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین مرصع اور مسکوک کرین تا گرمی بازار حشر کے دن جب کسوٹی امتحان پر کسے جائین صاف کھری بیغش برا اگر زمرہ محبین واتباع اہلبیت مین داخل ہو کر بمقتضای المرء مع من احب کے دامان آل عبا پکڑے ہوئے باغ ارم مین داخل ہون ☆ خدایا بحق بنی فاطمہ ☆ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ ☆ اگر دعوتم رد کنی ور قبول ☆ من و دست و دامان آل رسول ☆ حب اولاد نبی حب نبی ست ☆ ہر کرا این حب نباشد اجنبی ست ☆ سر بسر گر خاص و گر عام اند شان ☆ مستحق فضل و اکرام اند شان ☆

بیان اون احادیث شریفہ کا جو فضائل مین اہلبیت کے وارد ہوئی ہین ☆ حدیث ۱ روایت کی مسلم نے سعد بن ابی وقاص سے کہا سعد نے جب نازل ہوئی یہ آیت نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ تو بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن حسین کو پس فرمایا اللھم ہولاء اہل بیتی خداوند یہ میرے اہلبیت ہین حدیث ۲ روایت کی مسلم نے عائشہ سے کہا کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کے وقت اور آپ کے اوپر ایک کملی تھی نقشدار سیاہ بال کی پھر اسنے مین حسن بن علی آئے اونکو آپ نے داخل کیا یعنے کملی مین پھر حسین آئے وہ بھی ساتھ حسن کے داخل ہوئے پھر فاطمہ آئین پس فاطمہ کو بھی آپ نے داخل کیا پھر علی آئے اونکو بھی آپ نے داخل کیا پھر فرمایا اِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ف کہا امام نواوی نے شرح مسلم مین کہ مراد شرک ہے اور کہا گیا عذاب اور کہا گیا گناہ اور کہا ازہری نے رجس نام ہے ہر بری فعل کا

حدیث ۳ روایت کی مسلم نے زید بن ارقم سے کہا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن ہم لوگون کے درمیان خطبہ کے واسطے ایک پانی پر جسکا نام خم غدیر کہا جاتا تھا جو کہ مکے اور مدینے کے درمیان مین ہے پس آپنے تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسکی اور وعظ اور ذکر فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد خدا کے آگاہ رہتے جاؤ اے لوگو کہ مین آدمی ہون اب قریب ہے کہ آوے میرے پاس ایلچی میرے رب کا پس مین قبول کرون گا امر الٰہی کو اور مین چھوڑے جاتا ہون (یعنی ملک الموت) تم لوگون مین بھاری دو چیزین نفیس کہ پہلا اون دو چیز بھاری اور نفیس کا قرآن ہے کہ اوسمین ہدایت اور نور ہے پس لو تم لوگ قرآن کو اور چنگل مارو اوسکے ساتھ اور مضبوطی سے پکڑے رہو اوسکو پس آپ نے برانگیختہ کیا لوگون کو عمل کرنیکے واسطے کلام اللہ پر اور رغبت دلائی اسپر پھر فرمایا کہ اور دوسری چیز بھاری اور متاع گرانمایہ اور نفیس میرے اہلبیت ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو اے لوگو خدا کے تئین اپنے اہلبیت کے حق مین یاد دلاتا ہون مین تم کو اے لوگو خدا کے تئین اپنے اہلبیت کے حق مین یعنے ڈراتا ہون مین تمکو اوسکے عذاب سے اوپر قصور کرنے تمھارے کے بیچ حق اہلبیت میری کے اور ایک روایت مین ہے کہ قرآن کیا ہے وہ حبل اللہ ہے یعنی وہ ڈوری خدا کی ہے جو کوئی اوسکی اتباع کریگا راہ راست پر ہوگا اور جو اوسکو چھوڑ دیگا گمراہی پر ہوگا **ف** خم ایک موضع ہے جحفہ مین مکے اور مدینے کے درمیان ہے جسے خم غدیر کہتے ہین غدیر حوض پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہے اور یہ حدیث آپ نے اوسوقت فرمائی کہ جب مکے سے مدینے تشریف لیے جاتے تھے سال حجۃ الوداع مین اور اس حدیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ تعظیم اور محبت اور اتباع اہلبیت کی واجب ہے اور رعایت حقوق کے انکی لازم اور عمل قرآن پر بلا محبت اہلبیت کے کچھ مفید نہین اور محبت اہلبیت کی بلا عمل کے قرآن پر کچھ بکار آمد نہین **حدیث ۴** روایت کی ترمذی نے جابر سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع مین عرفے کے دن اور آپ اپنی اونٹنی پر

جسکا نام قصوا تھا خطبہ پڑھ رہے تھے پس سنا مینے آپکو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو ای لوگو کہ تحقیق مینے چھوڑ دی ہے تم لوگون مین ایسی چیز کہ اگر تم اوسکو پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہو وگے چھوڑا ہے مینے کلام اللہ کو اور اپنے اہلبیت کو **ف** مراد تمسک اور چنگل زدن سے ساتھ اہلبیت کے محبت کرنی ہے اونکے ساتھ اور اختیار کرنا اونکی سنتون اور شریعت اور طریقون کا **حدیث ۵** روایت کی ترمذی نے زید بن ارقم سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق مین چھوڑنیوالا ہون تم لوگون کے درمیان ایسی چیز کو کہ اگر تم اوس چیز کے ساتھ چنگل زدہ رہوگے اور اوسی پکڑے رہوگے تو ہرگز گمراہ نہوؤگے میرے انتقال کے بعد ایک اون دو چیز مین سے جو کلام اللہ ہے بزرگتر ہے دوسری سے کہ وہ اہلبیت ہین ایک تو چھوڑتا ہون کلام اللہ کو کہ وہ ایک رسّی ہے تنی ہوئی آسمان سے زمین تک اور دوسرے چھوڑے جاتا ہون اپنے اہلبیت کو اور ہرگز جدا نہون گے یہ دونون کلام اللہ اور میرے اہلبیت مجھسے یہان تک کہ آئین گے میرے پاس حوض پر پس نظر کرو تامل کرو کہ کسطرح خلیفہ ہوتے ہو تم لوگ ہمارے کلام اللہ اور میرے اہلبیت مین **ف** یعنے دامان محبت واتباع اہلبیت مین لپٹے رہنا خبردار ہرگز چھوڑنا نہین کہ یہی تمہارا ذریعہ نجات ہوگا **ع** مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد ✤ دست در پای کبوتر زد و ناگاہ رسید ✤ اور رعایت انکے حقوق کی خوب اچھی طرح کرتے رہنا اور یہ دونون میرے پاس حوض کوثر پر آئین گے پس جسنے رعایت اونکی حقوق کی کی ہوگی تو یہ مجھسے اوسکی شکر گذاری کرینگے پس مین اوسکی عوض سلوک اور احسان کرونگا اور حق تعالی سے اوسکے گناہ بخشواؤنگا اور جسنے اونکا حق ضائع کیا تو اوسکے ساتھ معاملہ برعکس ہوگا **حدیث ۶** روایت کی ترمذی نے زید بن ارقم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ کے حق مین کہ مین لڑائی ہون یعنے لڑائی کرنیوالا ہون اوس آدمی سے جو لڑے

ان سے اور صلح کرنیوالا ہون اوس سے جو صلح کرے ساتھ ف یعنے جس نے دوست رکھا انکو دوست رکھا مجکو اور جس نے عداوت کی اون سے عداوت کی مجسے حدیث
روایت کی ترمذی نے جمیع بن عمیر سے کہا کہ داخل ہوا مین اپنے پھپی کے ساتھ عایشہ رض کے پاس پس پوچھا مینے کہ کون آدمی پیارا زیادہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا عایشہ رض نے کہ فاطمہ سب سے زیادہ پیاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھین پس پوچھا گیا عایشہ سے کہ مردون مین سے کون زیادہ آپ کو پیارا تھا کہا عایشہ نے علی رض فاطمہ کے شوہر ف اشعۃ اللمعات مین ہے کہ یہان انصاف عایشہ صدیقہ کا اور صدق اوسکا دیکھا چاہیے کہ کیا کہا بلکہ جگہ اس بات کی تھی کہ کہتین کہ سب سے پیاری مین ہون اور میرے باپ اور دور نہین ہے کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا سے کوئی پوچھتا کہ عورتون مین آپ کا کون پیارا زیادہ ہے اور مردون مین کون تو فرماتین کہ عایشہ اور اوسکے باپ برخلاف زعم اہل زیغ اور تعصب کے کہ ان حضرات کو آپس مین مخالف سمجھتے ہین حاشا ثم حاشا باوجود فرق کے درمیان محبت اور فضیلت کے انتہی
حدیث ۱۹ روایت ہے ابن عباس رض سے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھو تم لوگ خدا کو اس جہت سے کہ خورش دیتا ہے تمکو اور پرورش کرتا ہے تمھاری نعمت سے پس دوست رکھو تم لوگ مجھے واسطے دوستی خدا کے اور دوست رکھو تم لوگ میرے اہلبیت کو از جہت دوستی میری کے رواہ الترمذی ف یعنے اگرچہ حق سبحانہ تعالی عارفین محبین کے نزدیک محبوب لذاتہ ہے کچھ نعمت دینے پاندینے مگر اگر تم دوست نہین رکھتے حق تعالی کو مگر اسواسطے کہ نعمت دیتا ہے تم کو تو پس چاہیے دوست رکھو اوسکو اور دوست رکھو مجھے واسطے دوستی خدا کے یعنے اسواسطے کہ تم خدا کو دوست رکھتے ہو یا اسواسطے کہ خدا مجھے دوست رکھتا ہے یعنے مین محبوب الہی ہون اور محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے اور دوست رکھو میرے اہلبیت کو بسبب

دوستی میری کے لیئے اسواسطے کہ تم مجکو دوست رکھتے ہو یا اس جہت سے کہ مین اہلبیت کو دوست رکھتا ہون غرض یہ ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو مجھے دوست رکھو کیونکہ مین اوسکا محبوب ہون اور جو تم میری محبت چاہتے ہو تو میرے اہلبیت کو دوست رکھو اسلیئے کہ وہ میرے محبوب ہین اور محبوب کے محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے

حدیث ۹ روایت ہے ابی ذر سے کہ انہون نے کہا اس حالت مین کہ وہ پکڑنے والے تھے کعبے کے دروازہ کو کہ سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ آگاہ رہو کہ مثال میرے اہلبیت کی تم لوگون کے درمیان مین مثل کشتی نوح کے ہے کہ جو کوئی کشتی نوح پر چڑھا چ گیا اور اوسنے نجات پائی اور جو کوئی اوس کشتی سے پیچھے رہگیا اور اوسپر سوار نہوا وہ ہلاک ہوا روایت احمد **ف** یعنے دنیا مین ہر طرف سے بحر لا ساحل کفر و ظلمات اور جہل و ضلالات اور فسق و بدعات کے جنکی تھاہ نہین اونکا کنارا نہین اور جو اونکے اندر گیا ڈوبا اوسے تنکے کا سہارا نہین اسطرح پر موج پر موج مار رہے ہین کہ زمین و آسمان تہ و بالا ہو رہے ہین اور گھٹا گمراہیون کی ہر طرف سے گھیرے ہوے ہے اور اندھر کفر کی خوب چل رہی ہے پس اس صورت مین نجات کی کوئی صورت نہین مگر وہی کشتی محبت و متابعت اہلبیت کرام کی کہ جو اوسپر چڑھ گیا ہلاکت سے بچا بیڑا اوسکا پار ہوا **ہ** ای غرقہ گناہ ز طوفان غم مترس + کشتی نوح عصمت آل محمد ست + اور کیا اچھا لگاؤ اور تعلق ہے اس حدیث کو ساتھ حدیث اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم امام فخر الدین رازی نے تفسیر مفاتیح الغیب مین لکھا ہے کہ الحمد للہ کہ ہم جماعت اہل سنت و جماعت کے سوار ہو گئے کشتی محبت پر اہلبیت نبوت کے اور راہ راست پائی ہم لوگون نے روشنی ستارہ ہدایت سے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس امید نجات رکھتے ہین ہم لوگ اہوال قیامت اور درکات جہنم سے اور یہ کہ راہ پائین ہم لوگ طرف درجات جنات نعیم کے پس جو سوار ہی نہ ہوا اوس کشتی نجات پر مانند

دشمنان اہلبیت کے ڈوبا اور ہلاک ہوا ساتھ ہلاک ہونیوالون کے اور جس نے اوس کشتی پر سوار
ہوکر راہ نجات پائی ساتھ اوجالے ستارون اصحاب کبار کے مانند دشمنان صحابہؓ کے پس وہ
گمراہ ہوا اور اوجالے سے ایسے اندھیرے مین پڑا کہ اوس سے نکل نہین سکتا اور سیرت محمدیہ
مین ہے کہ اہلبیت آپ کے سادات اہل جنت سے ہونگے اور جو کوئی اونسے بغض
رکھیگا دوزخ مین جائیگا حدیث ١ روایت کی احمد اور ترمذی نے علیؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے دوست رکھا مجکو اور دوست رکھا ان دونون یعنے
حسنینؑ کو اور ان دونون کے باپ کو اور ان دونون کی مان کو تو ہوگا وہ شخص ساتھ
میرے بیچ درجے میری کے قیامت کے دن اور کہا ترمذی نے کہ ہوگا ساتھ میرے
جنت مین حدیث ١١ تفسیر کشاف اور تفسیر کبیر مین ہے کہ ہان خبردار ہو کہ جو شخص مرا
اوپر محبت آل محمدؐ کے تو وہ مرا مومن خبردار رہو اور جو مرا اوپر محبت آل محمدؐ کے تو وہ
مرا مستکمل الایمان خبردار رہو اور جو مرا محبت پر آل محمدؐ کے تو وہ شہید مرا خبردار رہو
اور جو مرا محبت پر آل محمدؐ کے تو وہ داخل کیا جائیگا بہشت کے اندر جسطرح داخل
کی جاتی ہے دولہن اپنے شوہر کے گھر خبردار رہو اور جو مرا محبت پر آل محمدؐ کے تو وہ
سنت والجماعت پر مرا خبردار رہو اور جو مرا محبت پر آل محمدؐ کے تو کریگا حق تعالی
اوسکی قبر کو زیارتگاہ فرشتگان رحمت کی خبردار رہو اور جو مرا اوپر بغض آل محمدؐ کے
تو آئے گا قیامت کے دن درحالیکہ لکھا ہوگا اوسکے دونون ہاتھون پر کہ یہ شخص
ناامید ہے رحمت الہی سے ہان خبردار اور جو مرا بغض آل محمدؐ پر مرا کافر ہان خبردار اور
جو مرا بغض آل محمدؐ پر تو وہ نہ سونگھیگا بو جنت کی ف یہ حدیث دلالت نہین کرتی مگر
اسبات پر کہ صلاح وفلاح وہدایت ونجات مربوط ہے دوستی پر ساری اہلبیت نبوت
کے اور موقوف ہے اون سب کے ساتھ اتباع اور اقتدا کرنے پر اور کنارہ کشی
اونکی دوستی اور اتباع سے موجب ہلاک اور خسران دنیا اور آخرت ہے اور یہ بات

بفضلہ تعالیٰ سارہی فرق اسلامیہ سے محض نصیب اہل سنت وجماعت ہی کی ہے
نہین پائی جاتی اونکے غیر مین اسواسطے کہ فقط اہل سنت ہی تمسک اور دسترن
ہین دامان صحبت اور اتباع مین جمیع حضرات اہلبیت کے اورکسی اہلبیت سے
ذرہ بھر بھی بغض نہین رکھتے بخلاف اور فرق اسلامیہ کے کہ سارے اہلبیت کو
دوست نہین رکھتے بعض ایک طائفہ کو دوست رکھتے ہین اور بقیہ سے معاذ اللہ
بغض رکھتے ہین حدیث ۱۲ طبرانی اور حاکم نے لکھا ہے کہ جو شخص مرا اور وہ عداوت
اور بغض رکھتا ہوگا آل محمد سے تو وہ داخل ہوا دوزخ مین اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو روزہ
رکھتا ہو حدیث ۱۳ طبرانی مین ہے کہ جسنے بغض رکھا اہلبیت سے وہ منافق ہے
اور تخریج کی احمد نے مرفوعا کہ جسنے بغض کیا اہلبیت سے وہ منافق ہے حدیث ۱۴
طبرانی مین ہے کہ نہ بغض رکھیگا اور نہ حسد کرے گا ہم لوگ اہلبیت سے کوئی مگر یہ کہ
ہانکا جائے گا قیامت کے دن حوض پر سے آگ کے کوڑے سے حدیث ۱۵ اصحاب
صواعق نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے
ہاتھ مین میری جان ہے کہ نہ بغض کریگا کوئی میرے اہلبیت سے مگر یہ کہ داخل
کرے گا اوسکو اللہ دوزخ مین حدیث ۱۶ مفتاح النجا مین ہے کہ تخریج کی ابونعیم
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو دوست رکھے کہ برکت دی جاوے
مدت حیات مین اوسکی اور یہ کہ برخورداری دی اوسکو اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ دیا
اوسکو تو پس چاہیے کہ بہت اچھی طرح سے خلافت کرے میرے اہلبیت کے حق
مین اور جو اچھی طرح خلافت نہ کریگا تو وہ اپنی عمر بھر روپا کریگا اور آئے گا میرے پاس
قیامت کے دن سیاہ رو حدیث ۱۷ روایت کی حاکم نے ابی سعید خدری سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اوسکی کہ میری جان اوسکے
ہاتھ مین ہے کہ نہ بغض رکھیگا کوئی شخص میرے اہلبیت سے مگر یہ کہ مونہ کے بل

جونک دیگا اوسکو اللہ دوزخ مین حدیث ۱۸ امام مسلم نے روایت کی امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا قسم اوسکی جسنے پھاڑا دانہ اور پیدا کی جان عہد کیا مجھسے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ دوست رکھیگا مجھے مگر مومن اور نہ بغض رکھیگا مجھسے مگر منافق حدیث ۱۹
تفسیر کشاف میں روایت کی علی بن طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یا علیؓ اول جو داخل ہوگا جنت میں مین ہونگا اور تم اور حسنؓ
حسینؓ اور بیبیان ہماری میرے داہنے بائین ہونگی اور ذریات میرے پیچھے
بیبیان ہمارے ہونگی ف مناقب السادات میں ہے کہ کوئی اولاد سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفر پر نہ مرینگے اور ایمان سادات کا مانند ایمان عشرہ مبشرہ
کے ہے اور دستور القضاۃ میں ہے کہ جائز نہیں زوال ایمان انبیا اور عشرہ مبشرہ
اور اولاد اور ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اہل بدر اور حدیبیہ اور
امثال سے اونکے انتہی مشہور ہے کہ ابو طیبہ حجام پینے سے خون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آتش جہنم سے بچ گیا پس جو آدمی کہ خون جگر اور نور دو چشم اور
صغر ساقین اور قرۃ عینین اور ثمرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو کب مستوجب
دوزخ کے ہوگا مجھے تو ایسا یقین ہے کہ اگر ایک قطرہ عرق مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دوزخ میں پڑجاوے تو ساری آتش دوزخ رشک گلزار ابراہیم ہوجاوے حدیث ۲۰
زرقانی میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے نہ مبعوث
کیا کسی نبی کو کبھی مگر یہ کہ پیدا کیا اولاد کو اوسکی اوسکی پشت مین سوا میرے پس تحقیق حق تعالی نے
پیدا کی اولاد میری پشت علی سے حدیث ۲۱ مواہب لدنیہ میں ہے کہ مروی ہے
ابن مسعودؓ سے مرفوعا کہ جس نے نماز پڑہے اور نہ درود بھیجا اوس میں ہمپر اور میرے
اہلبیت پر تو نہ قبول کیجاوے گی وہ نماز اوسکی حدیث ۲۲ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ چار لوگ ہین کہ مین اونکا شفاعت کرنیوالا ہونگا قیامت کے دن

جو تعلیم کرے میری اولاد کی اور جو اونکی حاجتین پوری کرے اور جو اونکے کار و بار مین دوڑ دھوپ کرے جب میری اولاد اوسکی طرف متوجہ ہون اور جو اونکے ساتھ اپنے دل اور زبان سے محبت کرے حدیث ۲۳ تخریج کی ابن ابی الدنیا نے کہ عمرؓ نے جب چاہا کہ تقسیم کرین اپنے اموال غنیمت کو لوگون پر تو لوگون نے کہا کہ آپ پہلے اپنی طرف سے شروع کیجیے کہا نہین اور شروع کیا اون لوگون سے جنکو قرابت قریب تھی جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعلی ہذا القیاس بالاقرب فالاقرب پس حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لیے مثل پدر بزرگوار اونکے ٹھہرایا اور حضرت عباسؓ کے واسطے بارہ ہزار اور بدریون کے واسطے پانچ ہزار اور جو اونکے برابر تھے اسلام مین اور بدر مین نہ آسکے تھے اونکے لیے اوسکا خمس حتی کہ اپنے قبیلون پر بعد پانچ قبائل کے شروع کیا حدیث ۲۴ روایت ہے کہ ایک دن جناب حضرت عمرؓ اور جناب حضرت علی مرتضیٰ رضؓ ایک مکان مین بیٹھے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اور خوبی جو بیٹی عاقبۃ بخیر ہونی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی اپنے مقدور بھر ذخیرہ کیا مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے میری اہلبیت پل صراط سے گذر جائین گی یہ اہلبیت ہونا مجھسے نہو سکا حضرت امیرؓ نے فرمایا یہ کیونکر ہو حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر آپ چاہین تو ہوسکتا ہے اگر صاحبزادی اپنی حضرت ام کلثوم کو ہم سے منسوب کرو حضرت امیرؓ نے گھر مین تشریف لاکر کے دونون شاہزادے حضرات حسنین رضی اللہ عنہما سے مصلحت کی کہ یہ بات حضرت عمرؓ نے مجھسے کہی ہے تمھاری کیا اصلاح ہے دونون شاہزادون نے فرمایا کہ لڑکی کہین تو آپ بیاہین گے مگر ایسا شخص کہان ملے گا کہ عشرہ مبشرہ مین بھی ہین اور فضائل اونکے بیان سے کیے تب حضرت بی بی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کیا دو بطن ان ایک بیٹا زید بن عمر پیدا ہوئے جیسا مدارج النبوۃ وغیرہ میں ہے روایت ہے جو کہ

ف ۔ معراج النبوۃ میں ہے کہ سبکا نسب اور سبب قیامت کے دن منقطع
ہو جاینگا یعنی کسی سے کسیکو کچھ فائدہ نہوگا مگر نسب اور سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا نسب سو مراد اولاد کرام ہیں اور سبب سو ازواج طاہرات اسیواسطے تزویج کی حضرت
امیر المومنین عمر رض نے حضرت فاطمہ زہرا رض کی صاحبزادی سے بامید وادی اتصال
کے ساتھہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **حدیث ۲۵** نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول
میں ہے کہا کہ محبت آل محمد کی ایک دیوار ہے پل صراط پر واسطے آل نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے نزدیک صراط کے روایت ہے انس رض بن مالک سے اونھوں نے کہا کہ پوچھا
مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا حضرت آپ میری شفاعت قیامت کے دن فرمانا
فرمایا میں تیری شفاعت ضرور کرونگا مینے عرض کی یا رسول اللہ پس میں آپ کو کہان
کھوجونگا فرمایا پہلے پہل جو تلاش کرے تو مجھے تو پل صراط پر تلاش کرنا مینے کہا اگر
صراط پر حضور سے ملازمت نہو فرمایا تب میزان کے پاس مجھکو تلاش کرنا مینے کہا اگر میزان کے پاس بھی حضور سے ملاقات نہو
فرمایا تو حوض پر مجھے تلاش کیجیو سو بیشک میں ان تین جگھون سے ٹلنے کا نہیں
پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم صراط پر ہووینگے تو اجازت دیوینگے اپنی آل کو اور
پار کروینگے اونکو اور جو اونکی آل کو دوست رکھتا ہوگا پس وہ بھی آپ کی آل سے
ہے اور ساتھہ آل آپکے ہوکر پار ہو جاویگا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے المرء مع من احب
آدمی اوسی کے ساتھہ رہیگا جسکو دوست رکھتا ہوگا اور قول حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کا ہے کہ محبت آل محمد کی امان ہے عذاب سے انتہی **حدیث ۲۶** اشعۃ اللمعات
میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہ رض میں اور تو اور علی اور حسن و حسین رض
ایک مکان اور ایک مقام میں رہینگے **حدیث ۲۷** کتاب موافقہ بین اہل البیت
والصحابہ میں روایت ہے زید بن شیع رض سے کہا کہ سنا مینے ابوبکر صدیق رض کو فرماتے
تھے کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ [illegible] کیا تھا آپ نے ایک خیمہ [illegible]

آپ ایک فرش پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور خیمہ کے اندر علی رضہ تھے اور فاطمہ زہرا اور حسن حسین رضی اللہ عنہم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای گروہ مسلمانون کے مین صلح کرنیوالا ہون اوس سے جو صلح کرے اہل خیمہ سے لڑونگا اوسے جو لڑیگا ان سے دوست ہون اوسکا جو دوستی محبت رکھیگا اسے نہ انکو دوست رکھیگا مگر جو نیک بخت پاک ذات پاک طینت ہوگا اور اسے بغض نرکھیگا مگر جو کم بخت کم نصیب بد ذات ہوگا پس کہا ایک مرد نے ای زید تو نے سنا ہے کہا ہان قسم رب کعبہ کی **حدیث ۲۸** مدارج النبوۃ مین ہے کہ روایت کی ابن مردویہ نے علی رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سوال کرو خدا سے تو سوال کرو میرے واسطے وسیلہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ اوسمین آپ کے ساتھ کون رہیگا فرمایا علی رضہ اور فاطمہ رضہ اور حسن حسین رضہ **حدیث ۲۹** مدارج النبوۃ مین ہے کہ روایت کی ابی حاتم نے حضرت علی مرتضی رضہ سے کہ فرمایا علی مرتضی نے منبر پر مسجد کوفہ کے ای لوگو بہشت کے اندر دو موتی ہین ایک سفید ایک زرد اور مقام محمود سفید موتی کا ہے کہ اوسکے اندر ستر ہزار کوٹھریان ہین ہر کوٹھری اوس کے تین میل کی اور تمام اوسکا وسیلہ ہے کہ وہ واسطے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اونکی کے ہے اور زرد موتی بھی اوسی کے مانند ہے اور یہ واسطے ابراہیم علیہ السلام اور اہلبیت اونکی کے ہے **حدیث ۳۰** نوادر الاصول مین ہے کہ روایت کی مقداد ابن اسود رضہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معرفت آل محمد کے چھٹکارا ہے آتش دوزخ سے اور محبت آل محمد دیوار ہے صراط پر اور ولایت واسطے آل محمد کے امان ہے عذاب سے **حدیث ۳۱** شفا مین ہے کہ کہا عبداللہ بن مبارک نے دو خصلتین جنمین ہوونگی وہ نجات پائیگا عذاب الہی سے ایک سچ بولنا دوسرے محبت رکھنی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب پر **ف** محبت اہلبیت مصطفی کی سبب ہے بخشش جرم وخطا کی ✤ محبت ناصر ارکھہ جان وجی سے ✤ حسین وفاطمہ حسن وعلی سے ✤

انہین کا دو جہان مین ہے سہارا ÷ سوا انکے کہان تیرا گذارا ÷ علی تیرست زینب بیسو محبوب خدا
ہوا ہے آہ تو شیطان کا محکوم ÷ سہارا ہو فقط آل نبی کا ÷ اور سب اصحاب سر حساب ولی کا

خبر ۳۳ اتقان مین ہے کہ آیت یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اسطرح نازل ہوئی تھی
تھی صلوا علیہ وعلی آلہ پھر تلاوت وعلی آلہ کے منسوخ ہوگئی روایت ۳۳ تفسیر احمدی
مین ہے کہ جاری ہوا ہے توارث ساتھہ ذکر صلوۃ آل کے بعد صلوۃ حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے تئین کہ اسپر اجماع ہوگیا ہے اور کہا گیا ہے کہ درود بلا درود بھیجنے کے آل پر
قبول ہی نہین ہوتا حدیث ۳۴ مدارج النبوۃ مین ہے کہ فرماتے ہین عبداللہ بن حسن
بن علی رض جنکو عبداللہ محض کہتے ہین کہ آیا مین عمر بن عبدالعزیز کے پاس اپنی ایک حاجت
کے واسطے پس کہا مجھے عمر بن عبدالعزیز نے کہ جب آپ کو کچھ حاجت ہووے تو کسی آدمی
کے ہاتھ آپ لکھہ بھیجین میرے پاس اسواسطے کہ مجھے شرم آتی ہے خدا تعالی سے کہ
دیکھے گا آپ کو میرے دروازے پر اور حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ قرابت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب تر ہے مجھے اپنی قرابت سے حدیث ۳۵
مدارج النبوۃ مین ہے کہ روایت کی گئی ہے مالک رح سے جب مارا اونکو جعفر بن سلیمان
نے اور ایذا دی اور لیے جو کچھ پایا اور لوگ اونکو بیہوش اوٹھا کر گھر لے آئے جب ہوش مین
آئے کہا مالک رح نے مین تم سب لوگون کو گواہ کرتا ہون کہ مینے گناہ اپنے مارنیوالے کا
معاف کردیا لوگون نے کہا کیون کہا مین ڈرا کہ ایسا نہو کہ مین مرجاؤن اور ملاقات
کرون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسواسطے کہ شرم رکھتا ہون کہ آوے کوئی اولاد آپ کی
میرے سبب سے دوزخ مین کہتے ہین کہ منصور خلیفہ نے قصاص کیا جعفر مذکور کا واسطے
مالک رح کے مالک رح نے کہا اعوذ باللہ قسم خدا کی موقوف نہین ہوتا تھا کوڑا اونکی طرف
کا میرے جسم سے مگر یہ کہ معاف کردیا مینے اونکو بسبب قرابت اونکی کے ساتھہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہی بیان اون احادیث کا جو فضائل حسنین

سبطین شہیدین قمرین نیرین حضرات حسنین رض کے وارد ہوئی ہین

جناب سیدنا و مولانا و شفیعنا حضرت امام ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ جنکا لقب مبارک زکی تھا نواسے پیارے نور چشم لخت جگر اور پھول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سردار جوانان اہل جنت کے پندرھوین رمضان سنہ ۳ تین ہجری مین پیدا ہوے اور سنہ پچپین یا اٹھاون یا اونچاس یا چوالیس مین علی اختلاف الروایات اٹھائیسوین ۲۸ صفر کو آپ نے شربت شہادت کا پیا اور جنت البقیع مین مدفون ہوے اور جب حضرت علی مرتضیٰ کوفے مین شہید ہوے تو بیعت کی اونسے موت پر چالیس ہزار سے زیادہ آدمیون نے مگر آپ نے سپرد کردی خلافت حضرت معاویہ رض کو سن اکتالیس مین اور جناب حضرت سیدنا و مولانا و شفیعنا ابو عبداللہ حسین رضی اللہ عنہ جنکا لقب رشید تھا پانچوین شعبان سنہ چار ہجری مین پیدا ہوے اور اٹھاون برس و بروایتے چھپن برس پانچ مہینے پانچ دن کے سن مین دسوین محرم جمعہ کے دن دوپہر ڈھلتے سنہ اکسٹھ ہجری مین کربلا مین شہید ہوے **حدیث ۱** صحیح مسلم مین روایت کی ابوہریرہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ خدا وندا حسن رض کو مین دوست رکھتا ہون پس دوست رکھ تو بھی اسکو اور دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے حسن رض کو **ف** شک نہین اسمین کہ اونھون نے دوست رکھا اونکو پس واجب ہے تخلق ساتھ اخلاق خدا کی اور تعلق ساتھ شمائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **ف** امام نوادی نے شرح مسلم مین لکھا ہے کہ اس حدیث مین رغبت دلانی اور برانگیختہ کرنا ہے لوگون کا اوپر محبت حضرت امام حسن رض کے اور بیان ہے اونکی فضیلت کا **حدیث ۲** صحیح مسلم مین روایت کی ابوہریرہ نے کہا کہ باہر نکلا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیچ ایک ٹکڑے کے دن سے اسطرح کہ آپ نہ بولتے تھے مجھسے اور مین نہ بولتا تھا آپ سے حتی کہ آئے آپ بازار تک بنی قینقاع کے پس وہان سے پھری یہان تک کہ تشریف لائے آپ

فی مجلس زہرا کے گھر میں پس فرمایا یہان لڑکا ہے یہان لڑکا ہے یعنی حسن پس ہم نے گمان کیا کہ امام حسن کو
اونکی مان نے روکا ہے کہ اونکو غسل دیتی اور اونکو تعویذ پہنا دیتی پس تھوڑی دیر کے بعد
امام حسنؓ دوڑتے ہوئے آئے یہان تک کہ آپ اونکے گلے سے لگے اور وہ آپ کے گلے سے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوندا تحقیق میں دوست رکھتا ہون حسنؓ کو
پس دوست رکھ تو بھی اسکو اور دوست رکھ اوس شخص کو جو دوست رکھے اسکو **ف**
کہا امام نواوی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ہار اور تعویذ وغیرہ زینت کی
چیز پہنانا لڑکون کو اور مستحب ہے پاکی اور صفائی اونکی خصوصاً وقت ملاقات کسی بزرگ
کے اور مستحب ہے مہربانی کرنی لڑکون پر اور کھیل کرنا اونکے ساتھ کہ گلے سے لگاتے
اونکو اور پیار کرے از راہ شفقت اور رحمت اور محبت کے اور مستحب ہے تواضع کرنی
لڑکون وغیرہ سے **حدیث ۳۲** صحیح مسلم میں روایت ہے براء سے کہا کہ دیکھا مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حسنؓ بن علیؑ کو اپنے کندھے پر رکھے ہوئے فرما رہے ہیں
کہ خداوندا بالتحقیق میں حسنؓ کو بہت دوست رکھتا ہون پس تو بھی اسے دوست رکھ
ف کہا امام نواوی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ملاطفت اور
رحمت کرنی لڑکون کے ساتھ اور یہ کہ رطوبات اونکے مونہ کے اور مثل اسکے طاہر
ہین جبتک نجاست اونکی متحقق نہو اور نہ مروی ہوا سلف سے احتیاط اسنے اور لڑکے
غالباً رطوبات سے خالی نہین ہوتے **حدیث ۳۳** صحیح مسلم مین روایت کی ایاس نے
اپنے باپ سے کہا کہ کھینچکر پہونچا دیا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسنؓ حسینؓ کو
بغلہ شہبا پر یہان تک کہ داخل کر دیا ہمنے ان سبکو حجرے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
وہ آگے آپ کے تھے اور یہ پیچھے آپ کے **ف** کہا امام نواوی نے کہ اس سے معلوم ہوا
کہ جائز ہے سوار ہونا تین آدمیون کا ایک جانور پر جبکہ وہ مضبوط ہو **حدیث ۳۵**
روایت کی بخاری نے ابی بکرہ سے کہا دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

منبر پر اور حسن بن علی رض حضرت کے پہلو مین تھے یعنے آپ کے داہنے یا بائین اور حال
یہ تھا کہ آپ ایکبار لوگون کی طرف متوجہ ہوتے تھے واسطے وعظ ونصیحت کے اور دوسری بار
حسن رض کی طرف پیار ومحبت سے اور فرماتے تھے بالتحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے کہ خدا
صلح کرا دے بسبب اسکے درمیان بڑی دو جماعتون مسلمانونکے ف خبر دی آپنے
متفرق ہونے سے مسلمانون کے دو فرقون پر ایک فرقہ حضرت حسن رض کے ساتھ اور
ایک فرقہ معاویہ رض کے ساتھ اور حضرت امام حسن رض اوسدن احق تھے ساتھ خلافت کے
اسواسطے کہ چھ مہینے اور تیس برس تین سے کہ آپ نے خبر دی تھی کہ خلافت میرے بعد
تیس برس ہوگے باقی رہگئے تھے مگر حضرت امام حسن رض نے براہ شفقت ورحمت کے
حال امت پر اپنے جد امجد کے ملک دنیا کو چھوڑ کر رغبت ملک بقا کے کی اور یہ امر بسبب قلت
اور ذلت کے نہ تھا اسلئے کہ بیعت کی تھی اون سے موت پر یعنے اس بات پہ کہ جبتک
ہم لوگون کی جان رہے گی حضور کے قدم سے جدا نہون گے چالیس ہزار سے زیادہ آدمیون نے
فرمایا حضرت امام حسن رض نے واللہ مین نہین چاہتا کہ گرایا جاوے ایک قطرہ خون
امت محمدیہ کا حتی کہ جب یہ امر بعض احباب پر آپ کے دشوار ہوا شاق گذرا تو کہا
اونھون نے آپ کے پاس آکر السلام علیک یا عار المومنین آپ نے فرمایا العار خیر
من النار شرم بہتر ہے آگ سے اشعۃ اللمعات مین ہے کہ اور اس حدیث مین
دلیل ہے کہ دونون فرقے ملت اسلام پر تھے باوجودیکہ ایک مصیب تھا اور دوسرا مخطی
اور اہل سنت وجماعت کے سیلئے صلح حضرت امام حسن رض کی دلیل ہے اوپر صحت
امارت معاویہ رض کے انتہی حدیث ۴ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھاتے تھے ہمکو اور حسن رض آتے اس حال مین کہ چھوٹے سے تھے
اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو یہ آپ کی گردن اور پیٹھ پر چڑھ جاتے
پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اپنا بسہولت اوٹھاتے یہانتک کہ اوتار دیتے اون کو

پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکھتے ہیں ہم آپ کو کہ کرتے ہیں آپ اس لڑکے کے لیے
ایسی چیز کہ نہیں دیکھا ہمنے آپ کو کہ کرتے ہوں اوسکو کسی کے لیئے فرمایا کہ یہ لڑکا پھول
میرا ہے دنیا سے بلا شبہہ بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ صلح کروا دیگا
بسبب اسکے درمیان دو فرقوں مسلمانوں کے ف اور دوسری حدیث میں آیا ہے
کہ دو شاہزادوں میں سے کوئی ایک حضرت امام حسن یا حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہما مسجد کے اندر آکر کے پشت مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سجدے
کے وقت سوار ہو بیٹھے آپ نے سر نہ اوٹھایا بہت دیر تک سجدے میں رہے اسکے بعد
صحابہ نے درازی سجدے سے پوچھا اور کہا حضور کیا آج سجدے کے اندر وحی تو نہیں
نازل ہوئی تھی کہ حضور نے اسقدر تاخیر کی آپ نے فرمایا میرا بیٹا میری پیٹھ پر بیٹھا تھا
مجھے ناگوار ہوا کہ جب تک وہ اپنی خوشی سے پیٹھ نہ سے اوترے سر اوٹھانے میں جلدی کروں سبحان اللہ
وبحمدہ حدیث ۷ روایت ہے معاویہ رض سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو چوستے
تھے زبان حسن رض کی یا ہونٹھ اونکے اور بلا شبہہ ہرگز نہیں عذاب کریگا اللہ اوس زبان یا
ہونٹھ کو کہ چوسا ہو اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رواہ احمد حدیث ۸ بخاری
نے روایت کی عبد الرحمن ابن ابی نُعم سے کہا کہ سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو کو پوچھا اون کو
ایک مرد نے کہ اگر محرم مکھی مارے تو جائز ہے یا نہیں کہا ابن عمرو نے ای اہل کوفہ
پوچھتے ہیں مجھسے مکھی کے مارنے سے اور حالانکہ قتل کیا اونھوں نے رسول خدا کی
بیٹی کے بیٹے کو حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حسنین رض دو پھول میرے ہیں
دنیا سے حدیث ۹ روایت کی بخاری نے انس رض سے کہا نہیں تھا کوئی بہت مشابہ
ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن رض بن علی رض سے اور کہا بیچ حسین رض کے بھی کہ تھے
وہ مشابہ ترین لوگوں کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ف دوسری
فصل میں تفصیل اسکی آتی ہے کہ امام حسن رض مشابہ تر تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

سینے سے سر تک اور امام حسینؓ بیچ کے بدن مین قدم تک **حدیث ۱** روایت کی بخاری
نے اسامہ بن زیدؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیتے تھے اونکو اور امام حسنؓ کو پھر کہتے تھے
خداوندا دوست رکھ تو ان دونون کو اسواسطے کہ بالتحقیق مین دوست رکھتا ہون ان دونون کو
اور ایک روایت مین ہے کہا اسامہ نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لیلیتے مجکو اور بٹھاتے مجکو اپنی ایک ران پر اور حسن بن علیؓ کو دوسری ران پر پھر ملاتی مجکو
اور حسنؓ کو پھر فرماتے خداوندا مہر کر ان دونون پر اسواسطے کہ مین مہر کرتا ہون ان دونون پر
حدیث ۱۱ روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حسنؓ اور
حسینؓ سردار جوانان بہشت کے ہین رواہ الترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت
کی ہے کہ باپ ان دونون کے بہتر ہین ان دونون سے اور طبرانی نے بڑہایا کہ
باپ ان دونون کے ان سے فاضلتر ہین اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے
روایت اور بھی بڑہائی یعنے سوای دو خالاتی بھائیون یعنے عیسی بن مریم اور یحیی
بن زکریا کے **ف** یعنے سردار اہل جنت کے ہین اسواسطے کہ بہشتی سب جوان
ہونگے لیکن انبیا اور خلفاء راشدین سے افضل نہین ہین اور یہ حدیث سیادت مطلقہ
یعنے ہر طرح کی سرداری پر ان دونون صاحبزادونکی اتنے طریقون سے صحابہ کبار سے
مروی ہے کہ حد تواتر کو پہونچی ہے **حدیث ۱۲** روایت کی اسامہ بن زید نے کہ ایک
رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ حاجت کے واسطے پس نکلے آپ اپنے
گھر سے اس حالت مین کہ آپ لپیٹے ہوئے تھے ایک چیز پر کہ مین نہین جانتا تھا کہ
وہ کیا چیز ہے پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سے تو عرض کی مینے حضور یہ کیا
چیز ہے جسپر آپ لپیٹے ہوئے ہین پس آپ نے اوسے کھولا تو ناگہان حسنؓ اور حسینؓ
تھے دونون کولہون پر آپ کے پس آپ نے فرمایا یہ دونون میرے بیٹے ہین اور
بیٹے میرے بیٹی کے خداوندا مین ان دونون کو بہت دوست رکھتا ہون سو تو بھی ان

دونون کو دوست رکہ اور بھی دوست رکہ جو شخص ان دونون کو دوست رکھے رواہ الترمذی

ف یعنے اپنے دونون صاحبزادون کو دونون طرف گود مین لیکر چادر سے لپیٹ لیا جیسکہ چیز نفیس اور محبوب کو لپیٹ کر چلتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہوتا ہے یعنے حکما گ جیسے بیٹے کا بیٹا اور اسیواسطے عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کہلاتے اور اس مین ثبوت شرف نسب کا ہے ماں کے جانب سے اور آپ نے ان دونون صاحبزادون کو متبنی کیا تھا یعنے لے پالک **حدیث ۱۳** روایت کی احمد نے اپنی مسند مین کہ روایت ہے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رض تو تشریف لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تمنے مینے عرض کی حرب یعنے جنگی آپ نے فرمایا بلکہ اسکا نام حسن رض ہے پھر جب امام حسین رض پیدا ہوئے آپ نے فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تمنے مینے عرض کی حرب فرمایا بلکہ اسکا نام حسین رض ہے پھر جب پیدا ہوئے تیسرے صاحبزادے آپ نے فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا تمنے مینے عرض کی حرب فرمایا بلکہ اسکا نام محسن رض ہے پھر آپ نے فرمایا کہ مینے انکے نام رکھے ہین اولاد ہارون ع کے نامون پر یعنے شبر شبیر مشبر **ف** حضرت امیر رض نے تینون صاحبزادونکا نام حرب کے نام پر جو رئیس عرب ایام جاہلیت مین تھا رکھا آپ نے تینون بار بدلدیا اور فرمایا کہ حضرت ہارون کے بیٹون کے نام پر مینے انکے نام رکھے ہین اسلئے ثابت ہوا کہ نام اکابر دین کے نام پر رکھنا چاہئے نہ رؤساء جاہلیت پر **حدیث ۱۴** روایت ہے انس رض سے کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ کونسا شخص حضور کے اہلبیت مین سے حضور کو پیار زیادہ اور محبوب تر ہے فرمایا حسن رض حسین رض اور آپ فرماتے تھے فاطمہ رض کو بلا میرے لیے میری دونون بیٹونکو پس سونگھتے آپ حسین رض کو اسلیے کہ وہ دونون پھول آپ کے تھے اور اپنے گلے سے لگاتے انکو رواہ الترمذی **حدیث ۱۵** روایت ہے بریدہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ہم لوگون سے آگے خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگہان حسنؓ حسینؓ دو کرتے سرخ پہنے ہوے بسبب
صغر سنی اور کمزوری گرتے پڑتے آئے پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے
اور اٹھا لیا دونون صاحبزادونکو اور بٹھالا دونونکو آگے اپنے پھر فرمایا آپ نے کہ سچ کہا
اللہ تعالی نے کہ البتہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہین محل امتحان ہین دیکھا مینے ان
دونون لڑکون کو کہ چلے آتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پھر بسبب محبت اونکی کے میرا
جی نہ مانا آخر مینے خطبہ موقوف کرکے ان دونون کو اٹھا لیا روایت کی ترمذی اور ابوداود
اور نسائی نے **ف** یہ امر باعث تاثیر اور جوش رقت اور رحمت اور مہر اور محبت اور شفقت
پدری کے آپ کے قلب شریف مین تھا اور شفقت اور رحمت اولاد پر مستحسن اور مستحب اور
پسندیدہ حق ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہی اور کوئی فعل اور حرکت اور سکون آپکا حکمت
اور عبادت سے خالی نہ تھا اور کیا عجب کہ یہ خصائص سے آپ کے ہو یا یہ بسبب خلوت حقیقی
کے کچھ تنزل واقع ہوا ہو اور ہمکو احوال شریف مین آپ کے دم مارنیکی مجال نہین اور غرض
آپکی اسی اثبات در دفرزندی اور اظہار محبت پدری کا تھا اور عذر آپ کا براہ تواضع
تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تا ایسے کامون کے کرنے پر حادی نہو جاوین اور سہل نہ جانین
بہانہ نہ پکڑین **حدیث ۱۶** روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حسینؓ مجھسے ہی اور مین حسینؓ سے دوست رکھے خدا تعالی اوسکو جو دوست
رکھے حسینؓ کو یا یہ معنی دوست رکھا اللہ تعالی کو اوس نے جسنے دوست رکھا حسینؓ کو
حسینؓ ایک سبط ہے اسباط سے یعنے نواسہ ہے نواسون مین سے **ف** حسینؓ مجھسے ہے
یعنے ہم دونون مانند شے واحد کے ہین وجوب محبت اور اتباع اور حرمت تعرض اور
لڑنے مین یعنے گویا ایک جان دو قالب ہین ایکہی سانچے کے ڈہلے ہوے پس جسنے حسینؓ سے
محبت کی مجھسے محبت کی اور جسنے حسینؓ سے لڑائی کی مجھسے لڑائی کی اور سبط اوس
درخت کو کہتے ہین جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت

سے کے ہے اور اولاد و بمنزلہ تخمون کے تمام رکھنے مین آپ نے ساتھ حضرت کے اندر حسن
کے پیدا ہوگی یا نسل نسل تیر یعنے سادات کرام قیامت تک حدیث شریف روایت ہے علی رضہ
کہ حسن نسبت بہت مشابہ ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ چھاتی سے سر تک اور حسین
بہت مشابہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نیچے قدم تک رواہ الترمذی قصہ
یعنے ڈیل ڈول قد و قامت مین دونون شاہزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
ساتھ بجنسہ ہو بہو مشابہ تھی گویا یہ دونون شاہزادے ٹکڑے بدن آن حضرت کے تھے
اور وجود شریف آپ کا تقسیم پایا تھا درمیان ان دونون شاہزادے حضرت کو دو
تصویر تھے ظاہر مین بھی اور دونون ملکے گویا کہ آپ کی ایک تصویر تھے یعنے جیسا اخلاق
حمیدہ مین آپ کے دونون مشابہ تھے ویسا ہی حسن ظاہر اور جمال شکل و صورت مین
بھی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صانع مطلق نے واسطے ملاحظہ حسن بے زوال اپنی وجود
سراپا مقصود کو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک آئینہ خدا نما بنایا اور علاوہ اون
سب کمالات ظاہریہ اور باطنیہ کے جو سب انبیا مین متفرق تھے ساتھ جمیع کمالات
اور فضائل اور مدایح کے جو اوسکے علم ازل مین مکنون تھے آپ کے وجود کو مزین فرمایا
فقط ایک درجہ شہادت ظاہریہ و باطنیہ کا آپ کو حاصل نتھا اسواسطے کہ اگر جنگ مین
آپ شہید ہوتے تو منافی شوکت اسلام کے تھا اور اگر چھپکے چھپکے شہید ہوتے تو شہادت
پوری ناکبھی ہوتی اور مشہور بھی نہ ہوتی اور منظور الٰہی یہ تھا کہ دونون طرح کی شہادت اسکو
حاصل ہو پس حضرات حسنین قمرین نیرین وسیلتنا فی الدارین کو جو بمنزلہ اجزاء وجود ہو
حضرت کے قالب مین تصویر تا بمنزلہ یکجان دو قالب کر ڈھالا اور دونون شاہزادون
کو آپ کا نایب بنا کر دو آئینے پر تو کمال محمدی کے اور دو عنصر سے جمال احمدی کا
کے بناتے تا کمال دونون طرح کی شہادت کا دونون آئینون رسول نما مین دکھایا
جاوے پس بعد گذرنے تیس برس کے ایام خلافت کے بڑے شاہزادے کو ساتھ شہادت باطنیہ

ہے کہ اور چھوٹے کو ساتھ شہادت ظاہریہ کے مخصوص کر کے تکمیل جمیع کمالات ظاہریہ اور
باطنیہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی اور ان احادیث سے محبان حضرات حسنین
محبان خدا و رسول اور دشمنان و مبغضان حسنین دشمنان خدا و رسول اور قاتلان انکے
گویا داخل زمرہ یقتلون النبیین بغیر الحق ہو کر خسر الدنیا والآخرۃ ہوئے حدیث ۱۸
روایت ہے حذیفہ سے کہا کہ کہا میں نے اپنی ماں سے کہ ماں اجازت دو مجھے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاؤں اور اونکے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور
آپ سے عرض کروں کہ استغفار کریں آپ میرے واسطے اور تیرے واسطے پس ماں کی
اجازت لیکر آیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے ساتھ نماز مغرب کی
پڑھی پس آپ نماز نفل پڑھتے رہے حتی کہ نماز عشا کی بھی آپ نے پڑھی پس آپ
دولتخانہ کی طرف تشریف لیچلے میں آپ کے پیچھے پیچھے چلا پس آپ نے میری آواز
سنکر فرمایا کون ہے حذیفہ میں نے عرض کی حضور ہاں فرمایا کیا چاہتی ہو بخشے اللہ تمکو اور
تمہاری ماں کو بالتحقیق یہ ایک فرشتہ ہے کہ نہیں اترا زمین پر کبھی پہلے اس رات کے
اجازت چاہی اس فرشتے نے اپنے پروردگار سے کہ آکر مجھے سلام کرے اور
مجھے خوشخبری دی کہ فاطمہ بی بی اور سردار ہے بہشت کی سب عورتوں کی اور تحقیق
حسن اور حسین سردار جوانان بہشت کے ہیں رواہ الترمذی حدیث ۱۹ روایت ہے
ابن عباس سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھائے ہوئے تھے حضرت امام
حسن کو اپنے کندھے پر پس کہا ایک شخص نے کیا اچھی سواری پر سوار ہیں آپ
ای صاحبزادے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور یہ سوار بھی تو کیا اچھے ہیں رواہ الترمذی
ف چونکہ اوس شخص نے فقط اوس سواری کی تعریف کی اور حضرت امام حسن کو گویا
اوس سے کم دیکھا اسواسطے آپ نے فرمایا کہ سواری تو اچھی ہی ہے سوار بھی اچھا ہے
اور اسمیں کمال تعریف اور نہایت پہلے سرے کی فضیلت ہے حضرت امام حسن کی

ف سوار چنان و سوار بی چنان ختم حشر ناصر به داری چنان + حدیث ۹ روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہا کہ نماز پڑھی حضرت ابو بکر رض نے عصر کی پھر مسجد سے نکل کے چلے جاتے تھے اور حضرت علی رض بھی اونکے ساتھ تھے پس دیکھا حضرت ابو بکر رض نے امام حسن رض کو کھیل رہے ہیں لڑکون کے ساتھ پس اوٹھا لیا حسن رض کو ابو بکر رض نے اپنے کندھے پر اور از راہ خوش طبعی کے کہا کہ اپنے باپ کی قسم کہتا ہوں کہ حسن رض مشابہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہیں علی رض کے مشابہ نہین اور حضرت علی ہنستے تھے یعنے خوشی سے رواہ البخاری حدیث ۱۲ روایت ہے سلمی سے کہا کہ داخل ہوئی مین حضرت بی بی ام سلمہ کے پاس دیکھا کہ آپ رو رہی ہین مینے عرض کی آپ کیون رو رہے ہین فرمایا دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اس حالت مین کہ آپ کے سر اور داڑہی مبارک پر خاک پڑی ہوتی ہے پس مینے عرض کی یہ کیا حال ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ حاضر ہوا تھا مین مقتل مین حسین رض کے ابہی رواہ الترمذی ف اشعۃ اللمعات مین ہے کہ حضرت ام سلمہ رض بیوی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہین ۵۹ سنہ اونسٹھ ہجری مین اونھون نے وفات پائی اور یہی صحیح تر ہے دیرا و یہی ۶۲ سنہ باسٹہ مین اور شہادت حضرت لخت جگر اور ثمرۂ فواد رسول اللہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ۶۱ سنہ اکسٹہ مین ہے بشہر اصحت روایت ثانی کے کچہ اشکال نہین اور بر روایت اول بھی کچہ اشکال نہین اس واسطے کہ ہوسکتا ہے کہ قبل وقوع اس واقعہ کے اون کے جواب مین یہ معاملہ دکھایا ہو اور آنفا یعنے ابہی کہنا باعتبار تحقق اوسکے ہے اوس وقت مین آور یہ مادہ تاریخ شہادت کا ہے مصرعہ اشہد از حسین گم گشتہ تاریخ آشکار + ہم ز حرف بی نقطہ ہم از حرف نقطہ دار + باعتبار حذف زوائد یعنے عشرہ کے ہے حدیث ۲۲ روایت ہے انس رض سے کہا کہ لایا گیا عبداللہ بن زیاد کے پاس جو قاتل حضرت امام حسین رض کا اور سردار لشکر یزید پلید کا تھا

سر مبارک جناب حضرت امام حسین رض کا پس رکھا گیا وہ سر مبارک طشت مین پس وہ بدبخت
مردود نے لگا چھیڑنے انکا سر مبارک کو ایک لکڑی سے جو اوسکے ہاتھ مین تھی اور کہا بیچ حسن انکے
نے کچھ کہا انس رض نے پس کہا مینے قسم خدا کی بالتحقیق یہ حسین رض سب لوگون سے زیادہ مشابہ تھے
ساتھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا سر مبارک اونکا رنگا ہوا وسمہ سے نقل کی
یہ بخاری نے اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہے کہ کہا انس رض نے تھا مین ابن زیاد
کے پاس پس لایا گیا سر مبارک حضرت امام حسین رض کا پس اوس مردود نے مارنا شروع
کیا چھڑی سے جو اوسکے ہاتھ مین تھی ناک مین جناب امام حسین رض کے اور کہتا تھا کہ نہ
ایسا حسن والا کسیکو نہین دیکھا پس کہا مینے خبردار بالتحقیق یہ حضرت بہت ہی مشابہ تھے
سب سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور طبرانی کی روایت مین یون آیا ہے
کہ پس عبید اللہ نے شروع کیا رکھنا چھڑیکا جو اوسکے ہاتھ مین تھی آنکھ اور ناک مین حضرت امام
حسین رض کے کہتے ہین انس رض کہ پس کہا مینے اوٹھا چھڑی اپنی اسلیے کہ تحقیق دیکھا ہے مینے
منہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تیری چھڑی کی جگہ اور بزار کی روایت مین یون ہے
کہ کہا انس رض نے پس کہا مینے عبید اللہ کو کہ بیشک دیکھا ہے مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ سونگھتے تھے جہان کہ لگتی ہے تیری چھڑی پس ہٹائی اوس نے چھڑی اور
روضۃ الشہدا مین ہے کہ جب خولی بن یزید پلید نے سر مبارک کو طبق پر رکھکر کے
ابن زیاد ملعون کے آگے لایا اوس بیحیا مردود نے ایک لکڑی سے جو اوسکے ہاتھ مین
تھی لب اور دانت پر شاہزادے کے مارنا شروع کیا زید بن ارقم صحابی کبار وہان
حاضر تھے اونھون نے شور کیا کہ یا ابن مرجانہ بے ادبی نکر یہ لکڑی دانت پر انکے مت مار
قسم خدا کی کچھ مین گن نہین سکتا کتنی بار مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے
کہ ان لبہا اور دانتون پر بوسہ دیتے تھے پھر زید آواز بلند سے روئے اور حضار
مجلس بھی رو دئے ابن زیاد غصے ہوا اور کہا ای زید تو بڈھا ہو گیا ہے نہین تو مین تیری

گردن اوتار لیتا ہے وہان سے اوٹھے اور کہا اے اہل عرب حق تعالی تم سے خوش مت ہو

کہ جگر گوشہ فاطمہ زہرا رضہ کو تم نے مار ڈالا اور ابن مرجانہ کو امیر بنایا اور مناقب السادات

مین ہے کہ جسدم سر مبارک آپ کا یزید لعین پلید کے پاس لایا گیا وہ لعین خوشی مین

مشغول ہوا اور شراب پیتا تھا اور سر مبارک کے ساتھہ انواع قسم کی اہانت کرتا تھا

یہ خبر بعض صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور روتے ہوے پہونچے

اور کہا اے ملعون کیا کرتا ہے ان صحابہ کو بھی حکم قتل کا دیا اور سات صحابی کی اوسدن

گردن ماری **ف** یہ عبید اللہ بیٹا عبید اللہ بن زیاد شقی مردود ملعون کا ہے جو امیر تھا اوس

لشکر کا جو متعین ہوا تھا واسطے قتل جناب حضرت سید الشہدا امام حسین رضہ کے اور

وہ اون ایام مین امیر تھا کوفے کا یزید پلید کی طرف سے پھر مارا گیا زمین موصل مین

بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے سن چھیاسٹھہ ۶۶ مین اور کہا حسن مین امام کے کچھ یعنی

عیب کیا کہ حسین رضہ کو کچھ اتنا حسن نہ تھا اور ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ تعریف

کی اور مبالغہ کیا اونکے حسن و جمال مین مگر بطریق استہزا اور مسخراپن اور اظہار خوشی کہ جو اوس

بدبخت کو آپ کے قتل سے حاصل ہوئی **حدیث ۲۳** روایت ہے ام الفضل بیٹی

حارث سے کہ وہ آئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ مینے

آج کی رات ایک خواب برا دیکھا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا خواب ہے ام الفضل نے

کہا حضور وہ خواب بہت ہی برا ہے مین نہین کہہ سکتی آپ نے فرمایا کیا ہے کہو کہا

کہ دیکھا مینے کہ گویا ایک ٹکڑا آپ کے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہے اور رکھا گیا ہے

میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے تو اچھا خواب دیکھا ہے

خدا نے چاہا تو فاطمہ رضہ جنینگی ایک بیٹا رہین گی اوس بیٹے کو تیری گود مین بسبب قرابت

کی پرورش کے لیئے پس جنین فاطمہ زہرا حسین رضہ کو پس رکھے گئے وہ میری گود مین تھا

جیسا فرمایا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس حاضر ہوئی مین ایک دن حضور کے

پاس اور رکھدیا مینے حسین رض کو آپ کی گود مین پھر آپ کی طرف سے ملنے اور طرف ذری تھا
آنکھ پھیری پھر جو مینے نظر ڈالی تو کیا دیکھتی ہون کہ ناگہان دونون آنکھون سے حضرت کے برابر
آنسو بہتے ہین مینے عرض کی یا رسول اللہ مان باپ میرے حضور پر قربان ہون آپ
کیون روتے ہین فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور خبر دی مجھے کہ تحقیق امت میری
قریب ہے کہ شہید کرے گی میرے اس بیٹے کو پس مینے بطریق تعجب کے عرض کی حضور
اس شاہزادی کو فرمایا ہان اور دی ہے مجھے جبریل نے سرخ مٹی اوسکے مقتل کی
حدیث ۲۴ روایت کی احمد اور بیہقی نے ابن عباس رض سے کہا کہ دیکھا مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین ایکدن دوپہر کے وقت بال بکھرے ہوے گرد آلودہ
ہاتھ مین آپ کے ایک شیشہ ہے اوس مین خون بھرا ہے پس مینے عرض کی مان باپ
میرے قربان ہون آپ پر حضرت یہ کیا ہے فرمایا یہ خون ہے حسین رض کا اور اونکے
ساتھیون کا مین اوٹھاتا ہون اوسے آج برابر صبح سے اب تک ابن عباس رض کہتے ہین
کہ یاد رکھی مینے تاریخ اوس وقت کی پھر خبر پہونچی مجھکو کہ حسین رض شہید ہوے اوسی دن
اوسی وقت یعنے جس دن یہ خواب دیکھا تھا حدیث ۲۵ روایت کی ابن عساکر نے
عبداللہ بن عباس رض سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے حسنین سے
محبت رکھی تو اوس نے مجھ سے محبت رکھی اور جسنے حسنین رض سے عداوت رکھی مجھ سے عداوت رکھی
ف محبت حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی بعینہ محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے
اور عداوت انکی بعینہ عداوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور دوستی رسول اللہ
کی بعینہ دوستی خدا کی ہے اور دشمنی رسول اللہ کی بعینہ دشمنی خدا کی پس حضرات
حسنین رض کی محبت بعینہ محبت خدا ہے اور بغض حسنین رض بعینہ بغض خدا سے ہے
حدیث ۲۶ روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین رض کو اپنے ہاتھ پکڑا
اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھے گا اور ان دونون کو دوست رکھیگا اور انکے مان باپ کو

دوست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا قیامت میں حدیث ۲۷ روایت کی حضرت امام جعفر صادق رض نے اپنے باپ امام محمد باقر رض سے کہ جناب حضرت امام حسن رض نے پندرہ حج پیادہ کئے باوجودیکہ اکثر انکو کوتل کے گھوڑے آگے آگے چلے جاتے تھے یعنے باوجود ہونے سواریوں متعدد کے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک حج کے واسطے پیادہ پا منزلیں طے کرتے تھے اور آپ نے دوبار تمام مال اور اسباب اپنا خدا کی راہ میں دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال خدا کی راہ میں بانٹ دیا یہاں تک کہ ایک جوتا دیڈالا اور ایک رکھا اور ایک موزہ للہ دیا ایک رکھا ف اس طرح پر آدھوں آدھ فی سبیل اللہ دے دینا نفس پر سب دینے ڈالنے سے بہت ہی شاق ہوتا ہے حدیث ۲۸ روایت کی ابن سعد اور طبرانی نے حضرت عائشہ رض سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبر دی مجھے جبریل ع نے کہ میرا بیٹا حسین رض شہید کیا جائیگا بعد میرے زمین طف میں اور لائے جبریل ع میرے پاس یہ مٹی اور کہا مجھسے کہ جہاں وہ شہید ہونگے یعنی کربلا اور اونکے مرقد ہونگے وہیں کی یہ مٹی ہے حدیث ۲۹ روایت کی امام احمد نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر میں آیا ایک فرشتہ کہ کبھی وہ اسکے پہلے میرے پاس نہ آیا تھا پس اوس نے کہا مجھ سے کہ آپ کا یہ بیٹا یعنے حسین رض شہید کیا جائیگا اور اگر آپ چاہیں تو دکھا دوں آپ کو اوس زمین کی مٹی جہاں یہ شہزادے شہید ہونگے پھر نکالی اوس نے تھوڑی سی مٹی سرخ حدیث ۳۰ روایت کی بغوی نے اپنی معجم میں انس رض سے کہا انس رض نے کہ اجازت چاہی فرشتہ نے جو مینہ پر موکل ہے حق تعالیٰ سے اس بات کی کہ زیارت کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس اوسے اجازت ہوئی اور اوس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلمہ کے گھر میں تھے پس فرمایا آپ نے اے ام سلمہ دروازے سے خبردار رہو کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا میں کہ وہ دروازے پر تھیں ناگاہ یکایک حضرت امام حسین رض آکر بزور اندر چلے گئے

پھر کرد نے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر و بروایت بیہقی آیا ہے کہ پس جھونے
لگے حضرت امام حسین رض ہو پر حضرت کے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو گود
مین لیکر چومنے لگے تب اوس فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ حسین رض
کو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتے نے کہا آپ کی امت تھوڑے دنون مین انکو شہید کر ڈالے گی
اور آپ چاہین تو حضور کو وہ جگہ جہان وہ شہید ہونگے دکھادون سو آپکو لاکر دکھائی
اور دی بالو یا مٹی سرخ پس اوس بالو کو حضرت ام سلمہ رض نے اپنے کپڑے مین لے لیا
اور پوٹلی باندہ رکھی کہا ثابت نے ہم لوگ کہا کرتے کہ وہ زمین کربلا ہے **حدیث ۳۱**
روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رض سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کروٹ کے بل سوتے تھے ایکدن پس آپ جاگ پڑے حالانکہ آپ غمگین
تھے اور آپ کے ہاتھ مین کچھ سرخ مٹی تھی کہ اوسے آپ اولٹتے پلٹتے تھے مینے کہا یہ کیسی
مٹی ہے یا رسول اللہ فرمایا خبر دی مجھے جبریل نے کہ یہ نور چشم یعنے حسین رض شہید ہوگا
عراق کی زمین پر اور یہ مٹی وہین کی ہے **حدیث ۳۲** روایت کی ابو نعیم نے کہ حضرت
ام سلمہ رض نے کہا کہ دونون صاحبزادے حسن حسین رض میرے گھر مین کھیلتے تھے پھر اوترے
جبریل پس کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی امت شہید کرے گی
آپ کے اس بیٹے کو آپکے بعد اور اشارہ کیا طرف امام حسین رض کے اور دی آپکو
تھوڑی مٹی پس آپ نے اوسکو سونگھا پھر فرمایا اسمین کرب و بلا کی بو آتی ہے اور
فرمایا آپ نے اے ام سلمہ جب یہ مٹی خون ہو جاوے تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا
ام سلمہ رض کہتی ہین کہ پھر مینے اوس مٹی کو شیشے مین بند کر رکھا **ف** حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہے کہ جسدن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوے موافق خبر مخبر
صادق کے وہ مٹی خون ہو گئی **حدیث ۳۳** روایت کی ابن عساکر نے امام حسن رض کو
[illegible] سے کہا اونھون نے کہ ہم تھے ساتھ امام حسین رض کے کربلا کی دو نہرون پر

پھر دیکھا امام صاحب نے شمر ذی الجوشن کو پس فرمایا سچا ہے اللہ اور اوسکا رسول فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا مین دیکھتا ہون کہ کتا ابلق منہ ڈالتا ہے
میرے اہلبیت کے خون مین اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی **ف** یعنے آپ نے جو فرمایا
تھا کہ قاتل اہلبیت کا سفید داغ والا ہوگا سو وہ شخص یہی شمر ہے چونکہ یہ ملعون
بدبخت اور شقیون کی نسبت زیادہ تر حریص خون اہلبیت کا تھا اس لیے آپ نے
اوسکو کتا ابلق فرمایا **حدیث ۳۴** روایت کی ابو نعیم نے صحیح سند سے کہ انس رض بن
حارث نے کہا کہ سینے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ بیٹا میرا
یعنے حسین رض مارا جائیگا اوس زمین مین جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگون
مین سے وہان پر موجود ہو پس چاہیے اوسے کہ میرے حسین رض کی مدد کرے پس گئے
انس بن حارث کربلا کو اور شہید ہوئے امام حسین رض کے ساتھ **حدیث ۳۵**
روایت کی بیہقی نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے کہ جناب حضرت امام حسین رض تشریف
لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے پاس جبریل ع تھے حضرت
عایشہ رض کے بالاخانہ پر پس کہا آپ سے جبرئیل نے کہ عنقریب شہید کریگے انکو شہزادہ کو
امت آپ کی اور اگر آپ چاہیں تو مین بتاؤن آپ کو وہ زمین جسمین یہ شہید ہونگے
اور ہاتھ سے اشارہ کیا جبریل نے طرف چٹیل میدان عراق یعنے کربلا کے پھر وہان
کی مٹی سرخ لیکر آپ کو دکھلائی **حدیث ۳۶** روایت کی ابو نعیم نے یحییٰ حضرمی سے کہ
کہا یحییٰ نے کہ سینے سفر کیا حضرت علی رض کے ساتھ صفین کی طرف پھر جب برابر
نینوی کے مقام کی پہونچے تو حضرت علی رض نے پکار کر فرمایا کہ صبر کیجیو ای ابو عبداللہ حسین
نام مقام ۱۲
کنارے فرات کے سینے عرض کی یہ کیا آپ نے فرمایا حضرت علی رض نے کہا کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا مجھسے جبریل ع نے کہ حسین شہید ہونگے فرات کے کنارے
اور دکھلائی مجھے مٹی وہان کی مٹھی بھر **حدیث ۳۷** روایت کی ابو نعیم نے اصبغ

ابن شیبان سے کہا کہ ہم آئے تھے حضرت علی رضہ کے ساتھہ قبر گاہ پر حضرت امام حسین رضہ
کے پس فرمایا جناب علی رضہ نے کہ یہ شہیدون کے اونٹ بندھنے کا مقام ہی برکتے جوان
اہلبیت محمد کے اس میدان مین شہید ہونگے جن پر رویگا آسمان و زمین حدیث ۳۸
روایت کی حاکم نے ابن عباس رضہ سے کہا کہ وحی بھیجی اللہ تعالی نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے پاس کہ بیشک مارے ہم یحیی ابن زکریا کے عوض ستر ہزار یعنی قوم یہود اور مین
مارنیوالا ہون تیرے نواسے کی عوض ستر ہزار اور ستر ہزار یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار ۱۴۰۰۰۰
حدیث ۳۹ روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے بصرہ ازدیہ سے کہا کہ جب شہید ہوئے امام حسین رضہ
تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہم لوگون نے تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور سب
برتن ہمارے بھرے تھے خون سے حدیث ۴۰ روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے
زہری سے کہا زہری نے کہ مجھے خبر پہونچی کہ جسدن حضرت امام حسین رضہ شہید ہوئے
اوسدن جو پتھر اولٹا جاتا تھا بیت المقدس مین اوس پتھر کے تلے خون تازہ سرخ
نکلتا تھا حدیث ۴۱ روایت کی بیہقی نے ام حیان سے کہا کہ جسدن حضرت امام حسین رضہ
شہید ہوے اندھیرا رہا ہم لوگون پر برابر تین روز تک اور اوسدن جسنے اپنے منہہ پر
زعفران ملی منہہ اوسکا جل گیا اور جو پتھر بیت المقدس کا اوٹھایا گیا اوسکے نیچے خون
سرخ تازہ نکلا ف اور بعض روایتون مین آیا ہی کہ ساری دنیا مین اوسدن جہانکا
پتھر اوٹھایا گیا اوسکے تلے تازہ خون سرخ نکلتا تھا اور یہ سب کچھ تعجب نہین سزاوار تھا
کہ دشمنان اہلبیت پر آسمان سے آگ برستی پتھر پڑتا زمین دہس جاتی آسمان زمین
تہ و بالا ہو جاتی حدیث ۴۲ روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا سنا مینے اپنی دادی
سے کہا کہ جن دنون حضرت امام حسین رضہ شہید ہوے تھے مین لڑکی نوجوان تھی
سو چند روز آسمان رو دیا گیا حضرت امام پر ف یعنے آسمان سے خون برسا گیا
ام بن شالی اوسکی یعنے سرخی کنارون آسمان پر چھہ مہینے تک برابر رہی اور بعض روایت

[illegible] آسمان سات دن تک ایسا خون برسایا گیا کہ دیوارین اور عمارتین اوسکی
ناپشت سے گناری کپڑے کے ہم رنگ ہو گئی تھیں اور جو کپڑے اوس مین رنگین ہوے
پرانے ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے مگر وہ سرخی نہ گئی اور کہتے ہین کہ یہ سرخی شفق کی
آسمان کے کنارون پر حضرت امام کی شہادت کے پہلے نہ تھی اور بھی آیا ہے کہ
اوس دن سورج گہن اسطرح کا ہوا کہ دوپہر کو تارے نظر آنے لگے اور لوگون کو گمان
ہوا کہ شاید قیامت آج ہی قائم ہوگی روایت ہے کہ ایام خلافت مین حضرت عمر رض
کے جسدن ایران کی لڑائی مسلمانون نے ماری اور وہان سے لوٹ آئی تو حضرت
امام حسن رض حضرت عمر رض کے پاس تشریف لے گئے حضرت عمر رض نے اونکو ہزار درم
دیے اور اپنے بیٹے کو پانچ سو درم دئے اونکے بیٹے نے کہا کہ اسکی کیا وجہ کہ حضرت
علی رض کے صاحبزادے کو آپنے ہزار درم دیے اور مجھے پانچ سو حالانکہ مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بھی کافرون سے لڑتا تھا اور یہ صاحبزادے اوسوقت
مین مدینے کی گلیون مین کھیلتے پھرتے تھے انکے برابر تو دیکھیے حضرت عمر رض نے
فرمایا کہ انکے باپ کا سا تیرا باپ ہے اور انکی مان کے سی تیری مان ہے اور انکے
نانا کا سا تیرا نانا ہے اور انکی نانی کی سی تیری نانی ہے اور انکی پھوپھی سی اور چچا
سا تیری پھوپھی اور تیرا چچا ہے اور اونکی خالہ اور ماموں سے تیری خالہ اور ماموں
ہین تو اونکے برابر کیونکر ہو باپ اونکے حضرت علی رض مان اونکی حضرت بی بی فاطمہ رض
نانا اونکے جناب حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نانی اونکی بی بی
خدیجۃ الکبری رض چچا اونکے حضرت جعفر طیار رض پھوپھی اونکی امہانی ماموں اونکے حضرت
ابراہیم رض خالہ اونکی حضرت بی بی رقیہ اور ام کلثوم رض ہین تجھے اونکی برابری کیا پہنچے
یہ بات حضرت علی مرتضی شیر خدا رض نے سنکر فرمایا کہ مینے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے العمر سراج اہل الجنۃ عمر رض چراغ ہین بہشتیون کے [illegible]

جب حضرت عمر رض نے یہ سنا تب ایک جماعت کو ساتھ لیکر حضرت علی مرتضیٰ رض کے گھر تشریف لیگئے اور فرمایا ہمنے سنا ہے کہ آپ کو میرے حق مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے حضرت علی رض نے فرمایا ہان سچ ہے حضرت عمر رض نے فرمایا اوس حدیث کو آپ اپنے دست خاص سے ایک پرچہ کاغذ پر لکھ دیجیے حضرت علی رض نے لکھ دیا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العمر سراج اہل الجنۃ حضرت عمر رض نے اوس پرچہ کاغذ کو اپنی اولاد کے سپرد کیا کہ جب مین مرون تو یہ پرچہ میرے کفن کے اندر چھاتی پر رکھدیجیو آخر اولاد نے اونکی وصیت پر عمل کی ف سبحان اللہ درمیان حضرت عمر رض اور حضرت علی رض اور اہلبیت کے اس روایت سے کیسی کچھ محبت جانی معلوم ہوتی ہے اور کیونکہ نہوتی قطع نظر اور امور کے حضرت عمر رض انکے داماد تھے حضرت علی مرتضیٰ رض کے حدیث ۴۴ ذخائر العقبیٰ مین ہے کہ سلفی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اٹھائے جاوینگے انبیا چارپایون پر اور اوٹھائے جاوینگے صالح ع اپنے ناقے پر اور اوٹھائے جاوینگے دونون بیٹے فاطمہ رض کے میرے ناقہ عضبا پر اور قصوا پر اور مین اوٹھایا جاونگا براق پر کہ ہوگا قدم اوسکا انتہای مدنظر پر اوسکے اور اوٹھائے جاوینگے بلال بہشت کے ناقے پر حدیث ۴۵ صواعق مین ہے کہ روایت کی دار قطنی نے کہ حضرت ابوبکر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر تھے کہ حضرت امام حسن رض اونکے پاس تشریف لائے اور اونکو کہا کہ میرے باپ کی جگہ سے اوترو پس حضرت ابوبکر رض نے فرمایا شاہزادے سچ کہتے ہو قسم خدا کی تمھین مین تہمت نہین لگاتا ہون اور اوٹھا کر اونکو گود مین بٹھلایا اور روئے حدیث ۴۶ روایت ہر کہ حضرت عمر رض منبر پر تھے کہ ناگہان چھوٹے شاہزادے حضرت امام حسین رض اونکے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرے باپ کی جگہ سے اترو حضرت عمر رض نے اونکو اوٹھا لیا اور اپنے پاس بٹھلایا اور فرمایا آپ ہی کے باپ کا منبر ہے کچھ میرے باپ کا نہین اور ہمارے سرون پر بال تمھارے ہی باپ نے اوگائے ہین یعنے

یہ رفعت اور درجے اونھین کی برکت سے ہمنے پائے ہین پس حضرت مرتضی رضی نے فرمایا
کرم اللہ بیٹے حسین رض کو یہ بات نہ سکہائی ہے حضرت عمر رض نے فرمایا کہ مین آپ کو اسکی تہمت
نہین لگاتا ہون من صواعق حدیث ۴۷ روایت کی دار قطنی نے کہ حضرت امام حسن رض
نے خادم سے پروانگی چاہی حضرت عمر رض کے پاس آنے کو پس اجازت ملی اونکو اندر
جانے کی پھر عبداللہ بن عمر رض نے آکر اجازت چاہی اونکو بھی اجازت اندر جانے کی
نہ ہوئی پس حضرت امام حسن رض چلے گئے حضرت عمر رض کو معلوم ہوا فرمایا حسن رض کو بلاؤ آپ تشریف
لائے اور [illegible] فرمایا امیر المومنین مینے تو سمجھا کہ جب عبداللہ کو اجازت نہ ملی تو مجھے بھی نہ ملیگی
پس حضرت عمر رض نے فرمایا آپ عبداللہ سے [illegible] کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible]
بال آپ ہی لوگون نے اگائے ہین اور فرمایا جب آپ آئین تو اذن مانگنے کی حاجت نہین
حدیث ۴۸ مدارج النبوت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے
دوست رکھا حسنین رض کو تحقیق اوس نے دوست رکھا مجھکو اور جس نے دوست رکھا مجھے پس تحقیق اوس نے دوست
رکھا حق تعالیٰ کو اور جس نے دشمنی کی انسے تو اوس نے دشمنی کی مجھسے اور جس نے دشمنی کی مجھسے
دشمنی کی خدا تعالیٰ سے حدیث ۴۹ روایت کی ابوہریرہ رض نے کہ دیکھا مینے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کھولتے تھے دہن مبارک کو امام حسن رض کے پھر داخل
فرماتے تھے زبان شریف کو اپنی اونکے مونہہ مین اور فرماتے تھے خداوندا مین
اسے دوست رکھتا ہون پس تو بھی اسی دوست رکھ اور اوسکو بھی دوست رکھ
جو اسے دوست رکھے تین بار اسیطرح فرماتے ف اور آپ حضرت امام حسن رض کی
زبان اور ہونٹ کو چوستے تھے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ جب یہ دونون
شاہزادے بھوک کے پیاسے ہوتے تو آپ اونکے مونہہ مین اپنی زبان مبارک
دیتے تا وے اوسے چوستے پھر دن بھر شکایت بھوک پیاس کی نکرتے اور علامات
محبت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت رکھنی ہے اون حضرات سے

جنکو حضرت سے تعلق ہے نسبًا اور نسبۃً اور صحبۃً اور قربۃً قریبًا وبعیدًا جیسے حضرات اہلبیت کرام اور صحابۂ عظام مہاجرین وانصار وازواج طاہرات رضی اللہ عنہم اجمعین اور عداوت رکھنی انسے جو عداوت رکھتا ہو وے انسے اسواسطے کہ جو کسیکو دوست رکھتا ہے تو اوسکے دوست کو اور اوس چیز کو جو متعلق اوسکے ہو بھی دوست رکھتا ہے اور اوسکے دشمن اور مخالف کو دشمن جانتا ہے **حدیث** ۵ روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا کہ دیکھا حضرت علی رضہ نے اپنے بیٹے امام حسن مجتبیٰ رضہ کی طرف اور فرمایا تحقیق یہ بیٹا میرا سردار ہے جیسے کہ نام رکھا اسکا سید رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قریب ہے کہ پیدا ہو اسکی نسل سے ایک مرد کہ نام رکھا جاویگا ساتھ نام نبی تمہارے کے یعنی محمد مشابہ ہوگا وہ مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت باطنی مین اور نہ مشابہ ہوگا ساتھ اونکے صورت ظاہری مین پھر ذکر کیا حضرت علی رضہ نے قصہ بھر دینے اوس مرد کا زمین کو عدل سے رواہ ابوداؤد **روایت ا** ۵ سبع سنابل مین ہے

یعنی امام مہدی آخر الزمان ۱۲

تیسیر مین لکھا ہے کہ ایکدن جناب حضرت امیر المومنین حسین ابن علی رضی اللہ عنہما ساتھ چند مہمانون کے دسترخوان پر بیٹھے خادم آپکے پیالہ شوربا گرم سے بھرا ہوا دستر خوان پر لانے مارے خوف اور رعب آپ کے قدم اوسکا اوپر کنارے بچھاون کے پھسل گیا پیالہ سر مبارک پر شاہزادے کے گر پڑا اور ٹوٹ گیا اور سب شوربا رخسارہ انور پر پڑ گیا جناب حضرت امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ نے ازروی تادیب کے نہ ازروی غصے کے اوس غلام کے جانب نگاہ کی خادم نے کہا اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ امیرزادے نے فرمایا کہ مین غصہ اپنا گھونٹ گیا خادم نے کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ امیرزادے نے فرمایا میں نے تیرا گناہ معاف کیا پھر خادم نے کہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ شاہزادے نے فرمایا کہ اپنے مال سے میں نے تجھے آزاد بھی کیا ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا ﴿ اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا ﴾ بدی را مکافات کردن بدی ﴿ بر اہل معانی بود بیخردی ﴾ معنے کسا نیک ہے پر دا بد بدی دارہ و نیکوی کرے از **روایت ۲** ۵ سبع سنابل مین ہے

کہ ایکدن جناب حضرت امیر المومنین حسینؑ بن مرتضیٰؓ نہ چار سو صحابہ کے ملت اوہتے
باہر نکلے دستار مبارک جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر تھے
اور ذوالفقار پدر بزرگوار کے کمر میں اور درمیان اوس ہجوم کے جیسے چاند ستارون
کے اندر ہو چمکتے تھے استے مین ایک اعرابی آیا اور پوچھا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے
عرض کی جناب حضرت امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما ہین پس اعرابی نے
جناب حضرت امام سے پوچھا کہ تم ابی طالب کے پوتے ہو آپ نے فرمایا ہان پھر اعرابی
نے کہا لیپ تمہارے تو آدمی بڑے خونریز فتنہ انگیز تھے پس عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن
ابی بکر وغیرہ صحابہ نے ارادہ کیا اوسکو ادب دین اور مار ہی کا لیا جناب حضرت
اور فرمایا اوسے چھوڑ دو اوناوس سے پوچھو کہ ای وجیہ عرب تجھے شنے سے بھرا یا تا ہو
اگر تو بھوکا ہے تو کھانا کھلاؤن اور اگر جنگل مین چلتے چلتے خستگی اور ماندگی تجھے آگئی
ہے تو تیری دوا کرون یا اور اگر تیرے اوپر کیکا کچہ قرض ہے تو اوسے مین ادا کرون
اور اگر تیری بی بی تجھسے خصومت رکھتی ہے تو مین صلح اور میل کرادون اور اگر کوئی
حاجت رکھتا ہے تو کہہ کہ تیری مدد کرون اعرابی شرمندہ ہوا اور آپ کے پیرون پر پڑا
اور بوسہ دیا اور عذر کیا اور چلا گیا حضرت امام نے اصحاب سے فرمایا ہم لوگ پہاڑ ہین
کہین ہوا مخالف سے بھی ہلتے ہین **روایت ۵** سبع سنابل مین ہے کہ جناب حضرت
امیر المومنین حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو پانچ مرتبہ زہر دیا گیا مگر اثر نہ کیا چھٹی
مرتبہ کلیجا آپ کا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا جب آپ قریب موت کے پہونچے جناب حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ نے اوسے پوچھا کہ بھائی صاحب جسنے آپ کو زہر دیا ہے آپ اوسے
جانتے ہین فرمایا ہان جانتا ہون فرمایا مجھے اوسکا نام بتا دیجیے کہ شاید خدا نخواستہ
اگر آپ انتقال فرما جائینگے تو مین اوس سے اسکا بدلا لونگا حضرت نے فرمایا بھائی
چغلی کھانا لائق خاندان ہماری کے نہین ہے ہم لوگ اہلبیت رسول کے ہین قسم ہے

عزت وجلال کی حق تعالیٰ کے کہ اگر حق تعالیٰ مجھے بخش دیگا اور بہشت میں جانیکا حکم فرمائیگا
پس میں ہرگز بہشت میں نہ جاؤنگا جبتک اوس زہر دینیوالے کو اپنے ساتھ نہ لونگا

روایت ۵۴ ہے بعض رسالون مین والعہدۃ علی الراوی الاول کہ معاویہ رضہ نے
اپنے مرتے وقت یزید پلید سے فضیلت جناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیان
کی کہ ای لڑکے ایکدن جناب حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر مین تشریف
لائے اور حضرت بی بی صاحبہ کو غمگین دیکھا پوچھا جان پدر کیون روتی ہو بی بی صاحبہ
نے عرض کیا حسن حسین کہین گئے ہیں اور ایام گرمی کے
ہین تمام مدینہ مین مینے تلاش کروائی کہین پتا نہین ملا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے
ہمراہ لیکر کے میدان کی جانب چلے ایک چرواہے کو دیکھا بکری چرا رہا ہے آپ نے
اوس چرواہے سے نشان صاحبزادون کا پوچھا اوس نے کہا یا رسول اللہ دو لڑکے
روشن جبین پر نورانی اسطرف کو گئے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسطرف جو
دیکھا تو دونون شہزادے درخت اراک کے تلے سوتے تھے اور جبریل علیہ السلام اونکے
واسطے پنکھا جھل رہے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون صاحبزادونکو اپنی
گود مین اوٹھا لیا اور بوسہ دینے لگے ایک گھڑی کے بعد جاگے اور گود مین حضرت ختم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھکر رونے لگے اور کھانا مانگنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ای جان من یہان کھانا نہین ہے گھر جائینگے تو کھانے بہت ملینگے
دونون بھائی لوٹنے لگے آپنے دونون صاحبون کو اوٹھا کر گود مین بیٹھایا اور ایک طمانچہ
روی مبارک پر اونکے مارا فورًا جبریل علیہ السلام ایک خوانچہ بہشت سے لائے
دونون بھائیون نے خوب سیر ہو کر کے کھایا پانی مانگا اراک کے درخت سے آب سرد
اور صاف نکلا دونون بھائیون نے خوب آسودہ ہو کر کے پیا پس حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دونون صاحبزادے حسنؓ حسینؓ کو اپنے مونڈھے پر رکھکر فرمایا یہ دونون

کیا اپنے سوا دین پھر دونون بھائی کو گھر پہنچا دیا روایت ہے اوسی رسالے مین
ہے کہ جسدن حضرت امیر المومنین امام حسین رض پیدا ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سنکر اوٹھے اور گھر بی بی فاطمہ زہرا رض کے تشریف لائے امام حسین رض کو گود مین لیا اور کان
مین اونکے اذان کہی فرشتگان حق تعالی سے رخصت لیکے اونکے مبارکبادی کے واسطے
آئے اور ایک فرشتہ جبریل علیہ السلام کی بازو پر بیٹھا ہوا آپ کے پاس آیا آپ نے
اوس فرشتے کو دیکھا کہ دونون بازو اوسکے جلے ہوے ہین پوچھا بھائی جبریل اسمین
کیا حکمت ہے کہ اس فرشتے کو اپنے بازو پر بٹھا کے لائے ہو جبریل علیہ السلام نے
فرمایا حضرت اس فرشتے نے اپنی عمر بھر مین ایکبار گناہ کیا تھا اسواسطے دونون بازو
اسکے جل گئے ہین اسوقت یہ فرشتہ حق تعالی سے اجازت لیکر کے حضور مین مبارکبادی
کے واسطے حاضر ہوا ہے اور مجھے حق تعالی کا حکم ہوا ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہنا کہ دونون بازو پر اس فرشتے کے دونون ہاتھ حسین رض کے پھیر دین تا برکت دونون
ہاتھون سے حسین رض کے دونون بازو اس فرشتے کے اچھے ہوجاوین آپ نے دونون
ہاتھ حضرت امام حسین رض کے بازو پر اوس فرشتے کے ملے فورا دونون بازو اوسکے
اچھے ہوگئے وہ فرشتہ فورًا اوڑ گیا ہوا ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش
ہوے کہ الحمد للہ برکت ہاتھون سے حسین رض میرے فرزند کے بازو اس فرشتے کے
اچھے ہوگئے آپ نے اوسوقت جبریل کی طرف نظر کی جبریل کو غمگین دیکھا پوچھا جبریل
تم اسوقت رنجیدہ کیون ہوگئے جبریل نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فرشتہ جو ابھی اوڑ گیا
ہے پھر دنیا مین کبھی نہ آئیگا مگر اوس روز کہ فرزندون کو حضور کے لوگ شہید کرینگے اور
سر کو تن سے جدا کرینگے اوسوقت یہ فرشتہ حق تعالی سے رخصت لیکر دنیا مین واسطے
ماتم امام حسین رضی اللہ عنہ کے آویگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جبریل سے یہ بات سنی جسطرح کمال خوشی مین تھے فورًا اوسی طرح کمال غم و رنج مین پہنچ گئے

روایت ۵ اوسی رسالے مین ہے کہ ایکدن جبریل علیہ السلام حضور مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور اوسوقت حسین رضی اللہ عنہ گود مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے تھے جبریل علیہ السلام کو دیکھا حضرت کی گود سے اوٹھکر جبریلؑ کی گود مین جا بیٹھے اور دونون آستین مین جبریلؑ کے دیکھنے لگے جبریلؑ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ شاہزادے میرے دونون آستین مین کیا ڈھونڈھتے ہین آپ نے فرمایا اخی جبریل تم اسوقت میرے پاس بصورت دحیہ کلبی کے آتے ہو اور جب دحیہ کلبی میرے پاس آتے تھے تو لڑکون کے واسطے کچھ سوغات لیے آتے تھے اسیواسطے حسین رضؓ تمھاری آستین مین دیکھتے ہین جبریلؑ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت حق تعالی سے عرض کر کے بہشت کا کوئی میوہ حسینؓ کے واسطے لے آتا ہون جبریلؑ گئے اور حق تعالی سے عرض کی بہشت سے انار لاکر کے ہاتھ مین امام حسین رضؓ کے دیا امام حسین رضؓ نے وہ انار ہاتھ مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیا آپ نے اوس انار کو توڑا اور اوسکا دانہ نکال نکال موتھ مین شاہزادے کے ڈالتے تھے اور اونکو بوسہ دیتے تھے اور خوش ہوتے تھے جبریلؑ نے کہا یا رسول اللہ آپ حسین رضؓ کو بہت دوست رکھتے ہین فرمایا ہان کیون نہین اولادنا اکبادنا اولاد میری میرے کلیجے ہین جبریلؑ بار بار طرف گردن امام حسین رضؓ کے دیکھتے تھے اور روتے تھے اور اپنی سر کو ہلاتے تھے آپ نے فرمایا اخی جبریل گردن کو حسین رضؓ کے دیکھ دیکھ کے کیون روتے ہو اور سر اپنا بار بار کیون ہلاتے ہو جبریلؑ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن ایسا ہوگا کہ اس گردن پر امام حسین رضؓ کی میدان کربلا مین تلوار چلے گی آپ نے یہ بات جبریلؑ سے سنی اور بہت ہی غمگین اور ناخوش ہوئے۔ روایت ۵ اوسی رسالے مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید سے پھر کر گھر مین جناب سیدہ خاتون جنت کے تشریف لائے دیکھا کہ آپ غمگین بیٹھی

رو رہے تھے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ جگر گوشہ کیوں رو رہی ہو فرمایا بابا جان
آج عید کا دن ہے اور کپڑا حسن حسین کا پرانا ہو گیا ہے نیا کپڑا دونوں مانگتے ہیں اسی
سبب سے میرا دل پریشان ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جگر گوشہ
اپنے حجرہ میں جاؤ اور جو چیز حجرہ کے اندر ملے میرے پاس لے آؤ حضرت سیدہ نے
فرمایا بابا جان اپنے حجرہ سے میں آتی ہوں حجرہ میں کچھ چیز نہیں ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جگر گوشہ میں ابھی جبریل نے مجھے خبر دی ہے حضرت سیدہ
رضی اللہ عنہا بموجب حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے حجرہ میں تشریف لائیں
دیکھا حجرہ میں ایک طشت چاندی کا جسپر دو جوڑے کپڑے میں رکھا ہوا ہے اوس
طشت کو آپ نے لا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوس میں سے ایک جوڑہ کپڑا امام حسن کو دیا اور ایک جوڑا امام حسین کو دونوں
شاہزادوں نے فرمایا کہ ہم رنگین کپڑے لیویں گے آپ نے فرمایا تھوڑا پانی لاؤ حضرت
سیدہ تھوڑا پانی لے آئیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دونوں جوڑے کپڑے
پانی میں ڈالے اور امام حسن سے پوچھا تم کون رنگ چاہتے ہو فرمایا میں سبز رنگ
چاہتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا پانی کے اندر ڈالا اور
کپڑا سبز رنگ نکال کر امام حسن کو دیا پھر امام حسین سے پوچھا تم کون رنگ چاہتے ہو
فرمایا میں تو سرخ رنگ چاہتا ہوں آپ نے پھر ہاتھ اپنا پانی میں ڈالا اور کپڑا نکالا
سرخ رنگ نکالا اوسے امام حسین کو دیا دونوں بھائیوں نے جامہ بہشتی پہنے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم متحفہ دونوں شاہزادوں کا دیکھتے تھے اور خوش ہوتے تھے جبریل
علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کپڑا امام حسن کا جسطرح سبز رنگ کا
ہے اسیطرح امام حسن کا بدن بہ سبب تیز زہر کے سبز ہو جائیگا اور جسطرح امام حسین کا
کپڑا سرخ ہے اوسیطرح سارا بدن امام حسین کا اونکے گلے کے خون سے ایک دن

سرخ رنگ ہوجائیگا آپنے یہ خبر جبرئیل سے سن کر پوچھا جبرئیل وہ قاتل کون ہووینگے
کہا آپ کی امتوں میں سے ہووینگے پھر آپ نے پوچھا اوسوقت ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ
علیؓ زندہ رہینگے عرض کیا نہیں پھر پوچھا میں اوسوقت زندہ رہونگا کہا
نہیں پھر پوچھا تعزیت غریبوں اور یتیموں کی کون کریگا کہا جانوران جنگل کے
اور مرغان ہوا کے اور وحوش اور طیور اور سب حیوانات آسمان و زمین کے
اور سب ستارے ماتم کرینگے انتہی والعہدۃ علی الراوی

بیان اون فضائل اور احادیث کا جو شان میں جناب حضرت خاتون جنت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی وارد ہوئی ہیں

جناب حضرت قرۃ العینین و ثمرۃ الفواد و جگر گوشہ رسول مقبول سیدۃ النساء فاطمہ زہرا
بتول رضی اللہ تعالی عنہا ولادت شریف آپ کی بقول صحیح و اشہر پانچ برس قبل نبوت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی اور اشہر روایات یہی ہے اور حضرت فاطمہ زہرا
سب صاحبزادیوں سے جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سن میں چھوٹی تھیں
ایک قول ہیں اور بقولے حضرت رقیہ رضہ اور بقولے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہن
اور جسطرح حضرت سردار عالم ہیں اسیطرح آپ بھی سردار زنان تمام عالم کے ہیں اور
سردار تمام زنان بہشت کی ہیں اطلاق نام پڑا آپ کا فاطمہ ساتھہ کسرۂ طاء حطلہ کے اسواسطے
کہ باز رکھا حق تعالی نے اونکو اور اونکے غلامان محبان کو آتش دوزخ سے اور اسواسطے
کہ آپنے مفارقت اور شکستگی اختیار فرمائی تھی ماسوی اللہ سے اور لقب پڑا آپکا
بتول ساتھہ فتحۂ اول اور ضمہ ثانی کے اسواسطے کہ آپ انقطاع کرنیوالی تھیں
علائق دنیا بلکہ خیال ماسوی اللہ سبحانہ سے اور یہی ہے سبب انقطاع آپ کے زنان
زمان سے اپنے فضل و کمال اور دین اور حسن و جمال میں اور لقب پڑا آپکا زہرا

ساتھ فتحہ اول اور سکون ثانی کے بسبب سفید پوست ہونے جیسے گورے بدن آپ کا ذکر باعث شہرت اور ہیبت اور حسن و جمال اور کمال آپ کے اور زاکیہ اور راضیہ بھی القاب شریف سے آپ کے ہیں اور آپ بہ نسبت سب لوگوں کے اشبہ الناس تھیں ساتھ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راہ اور روش اور صورت اور سیرت اور بول چال بات چیت سب امور میں اور جب آپ حضور میں اپنے والد بزرگوار رسول پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لاتیں تو آپ اونکو دیکھتے ہی اوٹھ کھڑے ہوتے اونکی طرف متوجہ ہوتے استقبال فرماتے اور دست شریف اونکا اپنے دست حق پرست سے پکڑ لیتے اور اونکی پیشانی انور پر بوسہ دیتے اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر اونکو بٹھلاتے اسیطرح جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب سیدہ کے گھر رونق افروز ہوتے تو حضرت سیدہ کمال تعظیم سے آپ کو دیکھتی ہی اوٹھ کھڑی ہوتیں اور آپ کے پاس آکر کے آپ کا ہاتھ پکڑ لیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھلاتیں اور نکاح حضرت سیدہ کا سن ۲ ہجری میں رمضان شریف کے مہینے میں جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب حضرت علی مرتضی رض سے بحکم وحی آلہی کردیا و بروایتے رجب میں نکاح ہوا و بروایتے صفر میں بروایتے بعد غزوۂ احد کے اور تھا سن شریف جناب حضرت سیدہ کا نکاح کے وقت سولہ برس ۱۶ کا و بروایتے اٹھارہ و بروایتے پندرہ برس کا اور سن جناب حضرت علی مرتضی رض کا اکیس ۲۱ برس کا اور پانچ مہینے کا روایتوں میں آیا ہے کہ پہلے خواستگاری کی حضرت سیدہ کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے پس آپ نے فرمایا کہ فاطمہ رض کے نکاح میں مجھے انتظار ہے وحی کا پھر خواستگاری کی حضرت عمر رض نے اونکو بھی آپ نے یہی جواب دیا اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ان دونوں صاحبوں کو جواب دیا کہ ابھی وہ صغیر السن ہے اسکے بعد جناب حضرت علی مرتضی کو اہل خاص نے اونسے کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لیجا کر کے فاطمہ زہرا رض کی خواستگاری کیجیے شیر خدا نے فرمایا کہ مجھے یہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

بکتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے اور جب آپ نے ابوبکر اور عمر کو جواب دیا تو میری خواستگاری
آپ کیونکر قبول فرمائینگے لوگون نے کہا آپ بیٹے ابوطالب کے ہین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہین اور سب لوگون سے آپ اونکے قریب تر ہین آپ جائین اور
شرم نکرین پس حضرت علی مرتضی رض آپ کے پاس تشریف لائے اور آپ کو سلام کیا آپنے
جواب سلام کا دیا اور فرمایا علی اسوقت تم میرے پاس کسواسطے آئے ہو کہا فاطمہ زہرا
کی خواستگاری کرنے کو حاضر ہوا ہون آپنے فرمایا مرحبا و اہلاً اور سوا اسکے کچھ نفرمایا روایت
ہے انس رض سے کہ ہین اوسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا پس آپ کو
وہ حالت طاری ہوئی جیسے وحی کے نازل ہونے کے وقت طاری ہوتی تھی اور آپ از خود
ہوگئے پھر جب بحال خود آئے تو فرمایا ای انس اسوقت جبریل حق تعالی کے پاس سے میرے
پاس آئے اور کہا کہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے آپکو کہ نکاح کردو فاطمہ رض کا علی رض سے اے
انس جاؤ اور ابوبکر عمر عثمان طلحہ زبیر اور ایک جماعت انصار کو بلا لاؤ پس یہ لوگ حاضر
ہوئے اور حضرت امیر آپ کے کام کو کہین گئے تھے پس آپ نے بروایت مواہب لدنیہ خطبہ پڑھا

خطبہ

الحمد لله المحمود بنعمته المعبود بقدرته المطاع بسلطانه المرهوب
من عذابه وسطوته النافذ امره في سمائه وارضه الذي خلق الخلق
بقدرته وميزهم باحكامه واعزهم بدينه واكرمهم بنبيه محمد صلى الله
عليه وسلم ان الله تبارك اسمه وتعالى عظمته جعل المصاهرة سببا
لاحقا وامرا مفترضا وشج به الارحام والزم الانام فقال عز من قائل
وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا
فامر الله تعالى يجري الى قضائه وقضاؤه يجري الى قدره ولكل قضاء
قدر ولكل قدر اجل ولكل اجل كتاب يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب

ثم ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی بن ابیطالب اور حمد وثنا الٰہی کر کے
نکاح کرنے پر ترغیب دی تھی پس نکاح پڑھایا آپ نے حضرت سیدہ کا ساتھ حضرت علی مرتضیٰ کے
کے چار سو مثقال چاندی مہر پر جسکے ڈیڑھ سو روپے کلدار ہوتے ہیں اور بارہ ماشہ کے
اگر راضی ہوں اس سے علی بن ابیطالب پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر
پس لیا آپ نے طبق چھوہارے کا اور لوگوں کو آپ نے فرمایا لوٹ لو لوگوں نے لوٹ لئے
پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہے تھے کہ ناگہاں علی م آئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پس مسکرائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے حضرت امیر کے پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے
حکم فرمایا مجکو یہ کہ نکاح کر دوں تجہ سے فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو تو
ساتھ اسکے پس کہا علی رض نے تحقیق راضی ہوا میں ساتھ اسکے یا رسول اللہ پھر فرمایا
آپ نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا
طیبا یعنے جمع کرے اللہ پریشانی تم دونوں کی اور اچھا کرے نصیبہ تم دونوں کا اور
برکت اتارے تم دونوں میں اور نکالے تم دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ مواہب لدنیہ
میں ہے کہ خبردار ایسا نہ سمجھے کوئی کہ اس مہر کا کوئی مہر مماثل ہے اور کہا سیوطی نے کہ مہر مثل
حق میں جناب حضرت فاطمہ زہرا رض کے متصور ہو نہیں سکتا کہ اسواسطے کہ اونکا کوئی مثل
نہیں کتاب منتظم میں ہے کہ جب حضرت عمر رض خلیفہ ہوئے تو معلوم ہوا آپکو کہ مہر ازواج
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو درہم ہیں جسکے ایک سو اکتیس روپے چار آنے بارہ
ماشہ کے روپے سے ہوتے ہیں اور مہر حضرت فاطمہ زہرا کا ساتھ علی رضی اللہ عنہما کے
چار سو مثقال چاندی کا ہے جسکے ڈیڑھ سو روپے ہوئے کلدار اور ڈبل بارہ بارہ
ماشہ کے پس مودے ہوئی اجتہاد امیر المومنین حضرت عمر رض کے اس بات پر کہ نہ زیادہ کرے
کوئی شخص مہر سے فاطمہ جگر پارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس منبر پر آپ نے چڑھ کر
حمد وثنا الٰہی کی اور فرمایا اے لوگو نہ بڑھاؤ زیادہ عورتوں کا مہر چار سو مثقال سے

آخر روایت تک روایت ہے کہ آپ نے حضرت علی مرتضیٰ رضہ سے پوچھا تمھارے ہاتھ مین کچھ ہے حضرت علی رضہ نے فرمایا ایک گھوڑا اور زرہ تو ہے آپ نے فرمایا گھوڑا تو نہین ضرور ہے مگر زرہ کو بیچ ڈالو اور اوسکی قیمت میرے پاس لے آو علی مرتضیٰ رضہ زرہ کو چار سو اسّی درم پہ بیچ کرکے قیمت اوسکی آپ کے پاس لائے آپ نے ایک مٹھی اوسمین سے لیکر بلال رضہ کو دیا کہ خوشبوئی مین اسے خرچ کرین اور باقی ام سلیم کے حوالہ فرمایا کہ جہیز مین فاطمہ رضہ کے اسے صرف کرو اور اونکی طیاری کرو اور اسباب گھر کا اور اثاث البیت خرید و پس بنایا گیا ایک سریر رسّی کا بنا ہوا اور دو جامہ بُرد اور دو نہالی کتان کی اور چار تکیے بود اور چکر دو خرمے کی چھال کے ریشہ سے بھرے ہوے اور دو اون سے دنبہ وغیرہ کے اور قطیفہ اور قدح اور چکّی اور مشک اور خمیلہ یعنے بچھاون ریشہ دار بطور قالین باریک سوت کے اور بروایت جابر آیا ہے کہ بچھاون ان دونون حضرات کا شب نکاح کا مینڈھے کے چمڑے کا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ دو بچھادن تھے اور ایک آبخورہ پانی پینے کا اور امثال اسکے اور روایت ہے کہ آپ نے مقرر کردیا تھا کہ گھر مین کے کام جسطرح روٹی کا پکانا اور گھر کے اندر جھاڑ دینا اور جو کو چکّی مین پیسنا جگر گوشہ سیدۃ النساء بی بی صاحب سردار زنان عالم کی کرین اور باہر کے کام سب جسطرح اونٹونکو پانی پلانا اور بازار سے چیز خرید لانی علی مرتضیٰ شیر خدا داماد مصطفیٰ کرین یا ان اونکی فاطمہ بنت اسد مواہب لدنیہ مین ہے کہ حضرت علی رضہ نے گرو رکھی زرہ اپنی ایک یہودی کے پاس آدھ پیمانہ جو پر اور ولیمہ کیا گئے صاع جو اور چھوہارے اور حیس سے روایت کی جزری نے حصن حصین مین ابن حبان سے کہ جب نکاح پڑھایا آپ نے حضرت علی رضہ کا حضرت فاطمہ زہرا رضہ کے ساتھ تو گھر مین آپ تشریف لائے اور حضرت سیدہ کو فرمایا تھوڑا سا پانی لاؤ حضرت سیدہ ایک لکڑی کے پیالے مین پانی بھر کر لے آئین آپ نے اوسے لیکر اپنا تھوک اوسمین ڈالا اور حضرت سیدہ کو بلایا آگے آؤ آگے آئین پس چھڑکا آپ نے

پانی سینہ شریف اور سر پر رکھ جناب سیدہ کے اور فرمایا خداوندا میں تیری پناہ میں دیتا ہوں
اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان رجیم سے پھر فرمایا پیٹھ پھیر دو میری طرف اے فاطمہ
پیٹھ سیدہ نے آپ کی طرف پھیری پس آپ نے وہ پانی درمیان شانوں اونکی کے
ڈالا اور فرمایا خداوندا میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اسے اور اسکی اولاد کو شیطان رجیم
سے پھر فرمایا آپ نے اور پانی لاؤ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں ارادہ آپکا سمجھ گیا
پیالہ بھر کر کے پانی سے لے آیا آپ نے اوسے لے لیا اور اپنا تھوک اوسکے اندر ڈالا
مجھے فرمایا آگے آؤ میں آگے آیا آپ نے وہ پانی میرے سر اور مونھ پر چھڑکا اور
فرمایا خداوندا پناہ میں لاتا ہوں اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان رجیم سے پھر فرمایا ساتھ
نام اللہ کے اور ساتھ برکت کے اب اپنے گھر میں جاؤ اور بعض روایتوں میں آیا ہے
تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسی روز نکاح کے بعد نماز عشا کے علی مرتضی کے
گھر پس اوٹھایا آپ نے ایک برتن پانی کا اور اوس میں آب دہن مبارک اپنا ڈالا اور
معوذتین پڑھا اور دعا کی اور فرمایا علی مرتضی کو کہ پی جاؤ اس پانی کو اور اس سے
وضو کر لو پھر فرمایا حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رض کو کہ پیویں اوس پانی کو اور اوس سے وضو
کریں پھر فرمایا خداوندا یہ دونوں ذات مجھ سے ہیں اور میں اِن سے ہوں خداوندا جس طرح
تو نے دور کی پلیدی مجھ سے اور پاک کیا مجھے اوسی طرح پاک کر ان دونوں کو پھر فرمایا تم دونوں
آدمی اپنی خوابگاہ میں جاؤ اور فرمایا خداوندا پیوند اور میل و الفت رکھ ان دونوں
کے درمیان اور برکت نازل کر ان دونوں پر اور ان دونوں کی اولاد میں اور جمع کر دے
پریشانیوں کو ان کی اور نیک کر نصیب انکا اور برکت نازل کر ان دونوں پر اور
ظاہر کر ان دونوں سے اولاد بہت پاک اور روایت کی خطیب نے ابن عباس رض
سے کہ جب نکاح کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ کا علی مرتضی رض کے
ساتھ تو حضرت سیدہ رونے لگیں آپ نے فرمایا بیٹی کیوں روتی ہو حضرت سیدہ نے

مین مرجاؤن تو مجھے رات کے وقت دفن کرنا تاکسی غیر محرم کی آنکھ میرے جنازے پر نہ پڑے
اور اور روایات مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر
العوام رضی اللہ عنہم نے حضرت سیدہ کے جنازہ کی نماز پڑہی آور بعضی قائل اسکے ہین
حضرت سیدہ کا جنازہ گھر سے باہر نہ نکالا گیا آپ اپنے گھر ہی مین مدفون ہوئین کہ وہ
مسجد شریف نبوی کے ہو گیا ہے اور وہ بیچ جگہ محراب کے ہے جو پیچھے حجرہ شریف
کے ہے بیچ جانب شامی کے کذا فی فتح القدیر اور اب زیارت اونکی اوسی جگہہ متعارف ہے
اور دوسرے اقوال مین ہے کہ مرقد مطہر آپ کی اوس مسجد مین ہے جنۃ البقیع کے
اندر جو اونکی طرف منسوب ہے قبلہ طرف قبہ عباس رض کے مائل جانب مشرق کے اور یہ مسجد
مشہور ہے ساتھ بیت الاحزان کے اسواسطے کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا ایام حزن و مصیبت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لوگون کی صحبت سے
توحش اور جدائی اختیار کرکے اوسی مسجد مین رہا کرتین اور حضرت کی جدائی پر رویا کرتین
اور کہا گیا یہ ایک گھر تھا کہ علی مرتضی رض نے جنۃ البقیع مین بنایا تھا اور مدارج النبوۃ
مین ہے کہ ۳۰۲ سنہ سن تین سو دو ہجری مین بیچ موضع قبور امام حسن اور زین العابدین اور
محمد باقر اور جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے ایک پتھر پایا گیا لکھا تھا اوسپر ہذا قبر فاطمۃ بنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سیدۃ نساء العالمین وقبر الحسن بن علی و ابن الحسین
بن علی و جعفر بن محمد علیہم التحیۃ والسلام اور قصہ دفن کرنے مین امام المسلمین حضرت حسن
بن علی رض کے آیا ہے کہ اونھون نے وصیت کی تھی کہ اگر لوگ مجھے پہلو مین میرے جد امجد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دفن ہونے ندین تو مجھے جنۃ البقیع مین میری مان فاطمہ زہرا
کے آگے دفن کرنا حدیث ۱ نقل کی بخاری اور مسلم نے کہ روایت ہے عائشہ رض سے
کہ ہم سب بیبیان نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئین تھین پس آئین فاطمہ زہرا
بیٹی آنحضرت کے مرض الموت مین اسطرح پر کہ ممتاز نہین ہوتی تھی چال اور رفتار اونکی

چال اور رفتار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب دیکھا آپ نے اونکو فرمایا
مرحبا ہو میری بیٹی کو پھر بٹھایا آپ نے اونکو پھر کچھ بات کہی آپ نے اونسے چپکے سے پس رونے لگیں
فاطمہ بشدت سو پس جبکہ آپ نے غمگینی اونکی دیکھی چپکے سے دوسری بار کچھ اور بات اونسے کہی پس ہنس پڑیں
پس جب آپ اس مجلس سے اوٹھ گئے تو میں نے فاطمہ رضی سے پوچھا کہ وہ کونسی بات چپکے سے تمکو حضرت نے فرمائی تھی کہا کہ میں نہ
کہیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کہ مجھکو افشا کروں پھر بعد وفات آپکے کہا میں نے فاطمہ تمکو قسم دیتی ہوں میں اپنے حق کی جو
تمپر ہے کہ تو مجھسے وہ کون سی بات تھی کہ چپکے سے کہی تھی تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہا فاطمہ زہرا نے ہاں اب بعد وفات حضرت کے کہہ سکتی ہوں پہلی بار آپ نے مجھسے
چپکے یہ بات فرمائی تھی کہ فاطمہ جبریل ہر سال دور کرتے تھے مجھسے قرآن کا ایکبار یعنے
رمضان میں اور دور کیا جبریل نے مجھسے قرآن کا امسال میں دو بار اور میں گمان نہیں
کرتا ہوں مگر یہ کہ مدت حیات کی میری قریب پہونچی پس پرہیز کرنا اے فاطمہ جزع سے
اور صبر کرنا پس تحقیق میں اچھا پیش رو ہوں واسطے تیرے پس میں رونے لگی پس جب آپنے میری بے صبری
دیکھی تو چپکے سے دوسری بار مجھسے فرمایا کہ فاطمہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ سردار زنان بہشت کی یا سردار
زنان مومنین کی تم ہو اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے چپکے سے اول بار فرمایا
کہ میں اسی بیماری میں مرونگا پس میں رونے لگی پھر دوسری بار چپکے آپنے فرمایا کہ اے
فاطمہ تم پہلے پہل سب اہلبیت سے قبل مجھسے آملوگی پس میں ہنس پڑی ف یہ حدیث
دلالت کرتی ہے فضیلت پر جناب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے تمام نسوان مومنات
پر حتی کہ مریم و آسیہ اور خدیجہ اور عایشہ پر بھی اسیطرح کہا سیوطی نے اور دوسری حدیث میں
آیا ہے کہ مثال فاطمہ رضی کی اس امت میں مثل مریم کے ہے اپنی قوم میں یعنے فاضلتر
غیر سے اپنے اور سیوطی نے لکھا ہے کہ یہاں تین مذہب ہیں اصح یہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ
عنہا افضل ہیں عایشہ رضی اللہ عنہا سے اور امام مالک سے اس امر میں فتوی پوچھا
گیا تو کہا کہ فاطمہ بضعۃ من النبی ولا افضل علی بضعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احدا

کہتا کیا میں تمہیں اون کلمات کو جبریل نے جب رات کو تم لوگ سونے لگو تو اللہ اکبر چونتیس بار
اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ چونتیس بار کہہ لیا کرو سو پڑھ لینا اسکا بہتر ہے تمہارے
واسطے خادم سے انتہی کہا قاضی عیاض نے شفا میں کہ معنے بہتر ہونے اسکا خادم سے
یہ ہے کہ عمل آخرت کا افضل ہوتا ہے امور دنیا سے اور تیسیر الی میں ہے کہ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ جو شخص مواظبت کریگا سوتے وقت اس ذکر پر تو نہ پہونچے گی اسے
کچھ ماندگی اسواسطے کہ حضرت سیدہ نے شکایت رنج و ماندگی کی تھی پس آپنے انکو
اسی ذکر کا حکم فرمایا اور مواہب اللدنیہ میں ہے کہ روایت کی احمد نے علی رض سے
کہ فرمایا انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا کو کہ کام کرتے کرتے میرا سینہ دکھتا ہے اور
بتحقیق لے آیا ہے اللہ تمہارے باپ کے پاس قیدی سو تم جاؤ اور کوئی خادم انسے مانگو
فاطمہ زہرا رض نے فرمایا اور میرا حال یہ ہے کہ چکی پیستے پیستے دونوں ہاتھوں میں میرے
گٹھے پڑ گئے دونوں ہاتھ آبلہ دار ہو گئے پھر آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں
تشریف لائیں آپ نے فرمایا بیٹی کیا آئی ہو سیدہ نے عرض کی آپ کو سلام کرنے کو
حاضر ہوئی ہوں اور خادم کے مانگنے میں آپ نے شرم کی اور چپ چاپ پھر آئیں حضرت
علی رض نے سیدہ سے پوچھا کہو تم نے کیا کیا فرمایا حضرت سے خادم مانگتے ہوئے مجھے
شرم معلوم ہوئی پھر دونوں صاحب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت
علی رض نے کہا یا رسول اللہ کام کرتے کرتے تو میرا سینہ درد کرنے لگا اور حضرت فاطمہ رض
نے کہا چکی پیستے پیستے میرے دونوں ہاتھ میں آبلے اور گھٹے پڑ گئے اور اب تو اللہ تعالی
نے تمکو [illegible] اللہ سبحانہ وتعالی نے بھیج دیے ہیں سو ہمکو خادم عنایت کیجئے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واللہ میں تمکو خادم نہ دونگا تم کو خادم دوں اور
اہل صفہ کو چھوڑ دوں کہ مارے بھوک کے پیٹ انکے مڑے جاتے ہیں اور انکے پیچ و تاب کیا کرتے
میں ایسی کچھ چیز نہیں پاتا ہوں جو انکے [illegible] مگر انہیں قیدیوں کو بیچ کرکے

چونکہ بیتی اتنی بات سنکر چپکی ہو رہیں تب دونون صاحب اٹھکر چلے آئے پھر تشریف لے گئے
اونکے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب دونون صاحب اپنی چادر اوڑھکے اندر داخل
ہو چکے تھے جب اوس چادر سے اونکا سر ڈھانپتے تو دونون صاحب کے دونون قدم
کھل جاتے اور جب قدم ڈھانپتے تو دونون صاحب کے سر کھل جاتے تب دونون صاحب نے
ارادہ جانے کا کیا آپ نے فرمایا جس طرح ہو اوسی طرح لیٹی رہو پھر فرمایا کیا تمہیں بتاؤن
بہتر اوس چیز سے کہ تم دونون نے مجھ سے مانگی دونون صاحبون نے عرض کیا
ہان ضرور بتائین آپ نے فرمایا چند کلمے ہین کہ اونکو مجھے جبرئیل نے سکھائے ہین
دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر ہر نماز کے بعد پڑھ لیا
کرو پھر جب اپنے بچھاون پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ
اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو اتنی اولاد پیدا ہوئی جناب حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے تین صاحبزادے
حضرت امام معصوم ریحان مشہور سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور حضرت امام حسین اور حضرت
محسن رضی اور تین صاحبزادیان زینب ام کلثوم رقیہ رضی اللہ عنہم حضرت محسن اور رقیہ
لڑکپن ہی مین انتقال فرما گئین اور حضرت زینب کا نکاح عبد اللہ بن جعفر سے ہوا اور ام کلثوم کا حضرت
عمر بن خطاب رض سے اور انسے نسل نہین رہی گو حضرت عمر کو حضرت ام کلثوم سے زید نام بیٹا پیدا ہوا وفات
حضرت سیدہ کی بقول صحیح منگل کی رات ہوئی درمیان مغرب اور عشاء کے تیسری رمضان کو چھ مہینے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال سے اٹھائیس برس کی عمر مین اور اونکے جنازے کی نماز
پڑھی حضرت علی مرتضیٰ نے بقول بعضے حضرت عباس نے اور رات کے وقت جنۃ البقیع مین
قبہ مین عباس کے اوس جگہ کہ سب اہلبیت نبوت کے آرام کیے ہین مدفون ہوئین وھو الارحم
والصحبہ المختار دوسرے دن حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور اور
اصحاب نے حضرت علی مرتضیٰ سے شکایت کی کہ آپ نے ہمین خبر نہ فرمائی کہ ہم لوگ بھی شرف و بزرگی
اونکے جنازے کی نماز کی پاتے حضرت علی نے عذر فرمایا کہ سیدہ کی وصیت تھی کہ جو

فرمایا یا رسول اللہ آپ نے میرا نکاح ایسے شخص سے کر دیا ہے کہ نہ اوسکے مال ہے اور نہ اور
کچھ چیزیں آپ نے فرمایا آیا تم راضی نہیں ہو کہ قبول کر لیا حق تعالی نے زمین سے دو مرد
کو کہ اون دو میں سے باپ تمہارا ہے اور دوسرا شوہر تمہارا اور بروایت حاکم فرمایا
آپ نے کہ آیا تم راضی نہیں ہو کہ میں نے نکاح کر دیا اوس شخص سے جو اول ہے سب مسلمانوں سے
از روی اسلام کے اور دانا ترین مسلمانوں کا ہے از روی علم کے اور تم بہترین زنان
امت میری کے ہو جیسا کہ مریم رضا اپنی قوم میں اور بروایت طبرانی آپ نے فرمایا
کہ بیشک نکاح پڑھا دیا تمہارا ساتھ ایک نیکبخت آدمی کے دنیا میں اور صالح اور نیکوکار کے
آخرت میں من مدارج النبوۃ اور مواہب لدنیہ اور زرقانی میں ہے کہ روایت ہے
حسن بصری رضہ سے کہا کہ تھے حضرت علی اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کے ایک چادر کہ جب
اوسے یہ دونوں حضرت لنبائی میں اوڑھتے تو پشت مبارک دونوں صاحب کی کھلی
رہتی اور جب اوس چادر کو چوڑائی میں اوڑھتے تو سر مبارک دونوں کے کھل جاتے
اور روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک بعد بنا کے ان دونوں
حضرت کے گھر تشریف نہ لائے پھر چوتھے دن علی الصباح سردی کے وقت اون دونوں
حضرات کے گھر قدم رنجہ فرمایا اور اوس وقت وہ دونوں صاحب ایکہی لحاف میں تھے آپ نے
فرمایا جس طرح ہو اوسیطرح لیٹے رہو پھر آپ اونکے سرہانے جا بیٹھے پھر آپ نے دونوں قدم
مبارک اور دونوں پہلے آپ نے اونکے لحاف کے اندر داخل کیے پس علی مرتضی رضہ نے
ایک پاؤں آپ کا لیکر اپنے سینہ مہر گنجینہ اور پیٹ پر رکھا تا اوسے گرم کریں اور جنابہ
سیدہ نے دوسرا پاؤں آپ کا لیا اور رکھا اوسے اپنے سینے اور شکم پر گرم کرنے کو اور طلب کیا
حضرت سیدہ نے آپ سے ایک خادم پس ارشاد فرمایا آپ نے اونکو تسبیح اور تحمید اور
تکبیر کا اور روایت ہے انس سے کہا کہ تشریف لائیں جناب حضرت فاطمہ زہرا رضہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس فرمایا یا رسول اللہ ہم لوگوں کی کوئی بچھاون نہیں

[کو روایت ہے اون کو وسی حدیث بین اور یہ بات کو ہم لوگ کہا کہ بیٹھے اور چپ رہے]
بار کہلاتے تھے ہین آپ نے فرمایا یہ تو سپرد موسی بن عمران اپنی بی بی کے ساتھ دس برس
رہے اور اون کے پاس کوئی بچھاونہ نہ تھا مگر ایک عبا قطوانی مدارج النبوۃ میں ہے کہ
چونکہ جناب سیدۃ النساء گھر کے پاس بہت کام تھا گھر اور روٹیاں پکاتین اور گھر کے
اندر جھاڑو دیتین اور چکی پیستین سوا اسکے رنگ روی مبارک کا آپ کے متغیر ہوگیا
تھا اور چکی پیستے پیستے ہاتھ پاون آپ کے متاثر ہوگئے تھے اور اوسمین گٹھے پڑ گئے تھے
اور کپڑے آپکے میلے غبار آلودہ ہوگئے تھے ایکبار ایک خادم مانگنے کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئین آپ نے فرمایا مین تمکو ایسی چیز تعلیم کردیتا ہون
کہ خادم سے بہتر ہے سوتے وقت تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور
چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہ لیا کرو علی مرتضی رض فرماتے ہین کہ اس ورد کو ہمنے کبھی شب صفین
مین چھوڑا نہین انتہی اور روایت ہے صحیحین اور مسند احمد مین حضرت علی رض سے کہ
جناب فاطمہ زہرا رض نے شکایت کی اپنی تکلیف کی جو چکی پیستے پیستے اونکے ہاتھون مین
چھالے پڑ گئے تھے پس آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہان قیدی واسطے تشریف
لے گئین آپ حضرت صلعم کے پاس پس آپ کو نہ پایا پھر عایشہ صدیقہ رض کو اس امر کی خبر
کرکے چلی آئین پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عایشہ صدیقہ رض نے
فاطمہ زہرا کے آنے کا حال حضور مین سرور کائنات صلعم کے عرض کردیا پس تشریف لائے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگون کے پاس اوس حال مین کہ ہم لوگ اپنے بستر
خوابگاہ پر جا چکے تھے پس حضرت صلعم کو دیکھکر کے ہم لوگ اوٹھنے لگے آپ نے فرمایا وہین
لیٹے رہو پھر آپ ہم لوگون کے درمیان آکر بیٹھ گئے یہان تک کہ پائی ہمنے سردی آپکے
دونون قدم مبارک کی اپنے سینے پر اور فرمایا کیا نہین سکھا دون مین تم دونون کو ایک چیز
بہتر اوس سے کہ مانگا تمنے مجھ سے ہمنے عرض کی ہان حضور سکھا دیوین فرمایا کہ کلمے ہیں

یعنے حضرت فاطمہ پیغمبر کے گوشت کی ٹکڑا ہیں اور میں کسیکو فضیلت نہیں دیسکتا ہوں
کہ اوپر اپنے گوشت کے ٹکڑے پر اور امام سبکی فرماتے ہیں کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا یہ ہے
کہ حضرت فاطمہ زہرا افضل ہیں بعد اونکے اونکی ماں حضرت خدیجہ کبریٰ بعد اونکے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہن خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بسبب شرافت ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کے
ساتھ فاطمہ زہرا اور حسن حسین کے نہیں پہنچ سکتا حدیث ۲۳ نقل کی بخاری اور مسلم نے
کہ روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ
ایک پارہ گوشت میری ہیں پس جسنے غصے میں ڈالا فاطمہ کو غصے میں ڈالا مجھے اور
ایک روایت میں ہے کہ قلق میں ڈالتی ہے مجکو یعنے ظاہر میں وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی
ہے فاطمہ کو اور اذیت دیتی ہے مجھے یعنے باطن میں وہ چیز جو اذیت دیتی ہے فاطمہ کو
ف حارث بن ہشام ابوجہل کے بھائی نے چاہا تھا کہ نکاح کرادے ابوجہل کی
بیٹی کا ساتھ علی ابن ابیطالب کے اور روایتی حضرت علی نے اوسکے چچا حارث بن ہشام
سے اوسکی خواستگاری کی تھی اور مشورہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ بہت غصہ
ہوے اور فرمایا کہ میں اسکا ہرگز اذن نہ دونگا ہرگز اذن نہ دونگا ہرگز اذن نہ دونگا مگر یہ کہ
علی چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دیویں اور اوسکی بیٹی سے نکاح کرلیویں سو میں حرام نہیں بناتا
کرتا حلال کو اور حلال نہیں کرتا حرام کو ولیکن ہرگز اکٹھا نہیں ہونیکی بیٹی دوست خدا
کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ پس علی رض پیشتر آئے اور عذر خواہی کی اور کہا میں ایسا
کام ہرگز نکرونگا یا رسول اللہ جو آپکو ناخوش آوے اور اس حدیث کے طرق کثیر ہیں
ف کہا امام نووی نے شرح مسلم میں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر حال اور ہر وجہ کیسے کہ اگرچہ پیدا ہووے یہ ایذا اوس چیز سے
کہ اصل اوسکی مباح ہے اور حضرت علی رض کو نکاح ثانی کرنا منع ہوتا تا حیات جناب حضرت
فاطمہ زہرا کے بسبب نارضامندی اونکی کے خصوصیات سے جناب حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے تھا اور اس سے ایسا کرنا نہ سمجھے کہ بیوی ناراض ہو تو شوہر نکاح ثانی نہ کرے حدیث ۳۱ مظاہر حق مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ مجھ سے ہے روک دیتی ہے دل میرا وہ چیز کہ جو دیتی ہے فاطمہ کے دلکو اور کشادہ دل کر دیتی ہے مجکو وہ چیز کہ کشادہ دل کر دیتی ہے فاطمہ کو اور نسب منقطع ہو جاوینگے روز قیامت کے سوائی نسب میرے کے اور سبب میرے کے اور سسرال میری کے حدیث ۳۲ صواعق میں روایت ہے ابی ایوب سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہو وےگا قیامت کا دن تو پکاریگا پکارنیوالا عرش کے اندر سے ای اہل حشر جھکا لو تم لوگ سر اپنے اور بند کر لو آنکھیں اپنی اپنی یہانتک کہ گذر جاوین حضرت فاطمہ زہرا بیٹی محمدؐ کی صراط پر پس گذرین گی فاطمہ زہرا ساتھ ستر ہزار لونڈیون کے حور عین سے مثل گذرنے بجلی کے روایت ہے ثوبان سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے ملکر اخیر کو حضرت فاطمہ زہرا سے ملنے کو تشریف لاتے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہ رضہ کے پاس آتے تھے یعنے پھر اسکے بعد حجرہ مین ازواج مطہرات کے تشریف لاتے اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ نسبت سب لوگ کے کیسی کچھ محبت تھی آپ کو حضرت سیدۃ النساء کے ساتھ حدیث ۳۳ روایت ہے اسامہ سے کہا تھا مین بیٹھا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر کہ ناگہان آئے علی اور عباس اور کہا کہ اے اسامہ اذن طلب کر ہم دونون آدمی کے اندر جانے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے عرض کی یا رسول اللہ علی رضہ اور عباس رضہ اذن چاہتے ہین حضور مین حاضر ہونے کو آپ نے فرمایا اسامہ تو جانتا ہے کہ یہ دونون کس کام کو آئے ہین یعنے عرض کی حضرت نہین فرمایا لیکن مین جانتا ہون کہ ان دونون کو کہ آوین پس آئے دونون آدمی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم آئین آپ کے پاس

کہ پوچھین آپ سے کہ کون شخص اپنے گھر مین سے آپ کو پیارا زیادہ ہے فرمایا فاطمہ
میری بیٹی کہا دونون نے ہم اسواسطے آپ کے پاس حاضر نہین ہوے کہ آپ کے اہلبیت
کے عورتون کا حال پوچھین فرمایا محبوب ترین میرے نزدیک مردون مین سے وہ ہے
کہ احسان کیا خدا نے اوسپر ساتھہ ہدایت کے اور احسان کیا مینے اوسپر ساتھہ آزاد
کرنے اور متبنے کرنے کے اسامہ بن زید ہے کہا علی رض اور عباس رض نے اسامہ کے بعد
کون ہے فرمایا علی بن ابی طالب پس کہا عباس نے یا رسول اللہ آپ نے اپنے
چچا کو ان سبکے پیچھے کیا فرمایا کہ البتہ علی رض نے سبقت کی ہے تم پر ساتھہ ہجرت کرنیکے
رواہ الترمذی **ف** اسمین نص صریح ہے کہ احبیت سے فضیلت لازم نہین آتی
اسواسطے کہ حضرت علی رض افضل ہین اسامہ سے بالاجماع پس اعتبار او وجوہ حیثیات
کا یہان معتبر ہے یعنے اسامہ بباعث خدمتگذاری وغیرہ کے احب تھی اور حضرت
علی رض باعتبار قرابت وعلم وفضل کے پس اسامہ او رجہت سے احب تھی اور حضرت
علی رض اور جہت سے **حدیث** روایت ہے انس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا کہ کافی ہے ہمارے جہان کی عورتون سے پہچاننا مناقب اور فضائل
ان چار عورتون کے کہ اپنے غیر سے افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی
اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ فرعون کی بیوی رواہ الترمذی **ف** ذکر حضرت عائشہ رض
حدیث مین نہوا واسطے اکتفا کرنے ذکر اونکے کے اور احادیث مین **حدیث** روایت کی
ترمذی نے ام سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ زہرا رض کو اپنے
پاس بیچ سال فتح مکہ کے پس چپکے اوسے کچہ بات کہی پس روئین فاطمہ پھر چپکے آپنے
اوسے کچہ بات کہی پس ہنسین فاطمہ رض پھر جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ سلم نے تو پوچھا مینے فاطمہ کو اونکے اول بار رونے سے اور دوسری بار ہنسنے سے
پس کہا فاطمہ رض نے کہ خبر دی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آپ وفات

پاؤنگی عنقریب پس مین روئی پھر خبر دی تھی آپ نے کہ مین سردار بہشت کی عورتون
کی ہون سوائے مریم بنت عمران کے پس ہنسی مین **ف** ارباب تواریخ کے نزدیک وقوع
اس قضیہ کا سال فتح مکہ مین ثابت نہین بلکہ حجۃ الوداع مین یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مرض الموت مین تھا جیسا اوپر گذرا **حدیث ۹** صواعق مین ہے کہ تشریف لائے حضرت
عبد اللہ بن حسن المثنی بن حسن عمر بن عبد العزیز رض کے پاس اور یہ کم سن تھے اور عمر
بن عبد العزیز رض کے لوگون کے نزدیک بڑی توقیر تھی پس عمر بن عبد العزیز انکو دیکھتے ہی
اپنی جگہ سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور اونکی طرف متوجہ ہوئے پس عمر بن عبد العزیز کے
اونکی قوم نے ملامت کی کہ لڑکے کی اتنی تعظیم عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ ایک ثقہ نے مجھ سے
یہ حدیث کہی گویا اسی مین خود اپنے کان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ سے
سنا ہون کہ آپ نے فرمایا کہ فاطمہ رض میری ایک ٹکڑا ہے خوش کرتی ہے مجھے وہ چیز جو خوش
کرتی فاطمہ کو اور مین جانتا ہون کہ اگر جناب حضرت فاطمہ زہرا اس وقت زندہ ہوتین تو اس
تعظیم کو جو مین نے اونکے بیٹے کی کی سنکر خوش ہوتین **حدیث ۱۰** مدارج النبوۃ مین ہے کہ
جب یہ امت محمدیہ پل صراط کے اوپر پھسلنے لگین گے اور چلنے سے عاجز ہو جاوینگے
تو فریاد کرینگے وا محمداہ وا محمداہ پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب نہایت شفقت
اپنی اس امت پر آواز بلند ندا کرینگے اور فرمائین گے رب امتی امتی خداوندا آج تجھ کو
اپنے نفس کے واسطے مین سوال نہین کرتا اور نہ اپنی لخت جگر فاطمہ کے واسطے جو میری
بیٹی ہے **ف** یہ مبالغہ اور نہایت اہتمام ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے دربارہ
اس امت کے اور رہائی کرانے اونکی کے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس
نفیس کو جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال محبت اور اتحاد تھا جناب حضرت فاطمہ
زہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ **حدیث ۱۱** کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے جب پوچھا گیا
اون سے کہ سب سے محبوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کون تھا فرمایا فاطمہ زہرا اور

مردون مین محبوب تر اونکے شوہر تھے علی مرتضیٰ رض یہ حدیث بالتصریح اوپر مذکور ہوچکی ہے اور یہ غایت انصاف حضرت عائشہ صدیقہ رض کا ہے اظہار مین اور صدق مقال اور صداقت اونکے ساتھ اہلبیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنی چاہیے اور اگر فرضاً جناب حضرت فاطمہ زہرا رض سے پوچھتے تو لامحالہ فرماتین کہ احب الرجال ابوبکر و احب النساء عائشہ اور یہی صحیح ہے اسواسطے کہ وجوہ محبت کے متعدد اور مختلفہ ہوتی ہین اور مدارج النبوۃ مین ہے کہ اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جناب حضرت فاطمہ زہرا رض سے لوگون نے پوچھا کہ عورتون مین سے کون دوست زیادہ تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا عائشہ پھر لوگون نے کہا مردون مین کون انکو دوست زیادہ تھا فرمایا باپ بزرگ اونکے اور سبب محبت کے ساتھ حیثیات مختلف کے **حدیث ۲** مدارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غصے ہوتا ہے غصے ہونے سے فاطمہ کے اور راضی ہوتا ہے راضی ہونے سے فاطمہ کے **حدیث ۳** مدارج النبوۃ مین ہے کہ ایکبار جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ دوستی اور مہربانی کی باتین کر رہے تھے اور دونون صاحبون پیار کر رہے تھے حضرت علی رض نے فرمایا یارسول اللہ آپکو ہمین سے وہ پیارے ہین یا مین اوسنے زیادہ پیارا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوست زیادہ میرے ہین تم ہو اوسنے زیادہ عزیز اور پیارے میرے **حدیث ۴** مدارج النبوۃ مین ہے کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر مین جناب حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے تشریف لائے دیکھا کہ آپ ایک کپڑا موٹا گاڑہا اونٹ کے بال کا پہنے ہوئے بیٹھے ہین آپ دونون آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا اے فاطمہ جان پدر آج دنیا کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرو تاکہ کل قیامت کے دن نعمتین بہشت کی تمکو ملین **حدیث ۵** مدارج النبوۃ مین ہے کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک اپنا سینہ مبارک پر جناب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے رکھا اور دعا کی خداوندا فاطمہ کو بھوک سے

آزاد کردے جناب حضرت فاطمہ زہرا فرماتی ہیں کہ اسکے بعد میں نے کبھی دل سے تکلیف چکی
کی خیال کی وفی الحدیث قصہ حدیث ۱۶ مدارج النبوۃ میں ہے کہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ دیکھا میں نے اپنے والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اپنے
گھر کی مسجد کے محراب میں نماز پڑہتی تھیں حتی کہ صبح ہو گئی سنا میں نے کہ سارے مسلمان
مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے واسطے آپ نے بہت دعا فرمائی اور اپنے
واسطے آپ نے کچھ بھی دعا نہ کی میں نے عرض کی امی مادر مہربان اپنے واسطے آپ نے
کچھ بھی دعا نہ فرمائی فرمایا ای بیٹا پہلو جار تب دار یعنے گھر حدیث ۱۷ مدارج النبوۃ
میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایکدن تشریف لائے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا کے پاس اور فرمایا اے فاطمہ زہرا خدا کی قسم نہیں دیکھا میں نے کسیکو کہ محبوب زیادہ
ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے اور قسم خدا کی میرے نزدیک کوئی آدمی بعد تمہارے والد بزرگوار صلی اللہ علیہ وسلم کے
کوئی تم سے زیادہ محبوب اور پیارا نہیں ہے ۵ خدایا بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دست و دامان آل رسول

بیان اون فضائل اور احادیث کا جو شان میں جناب امیر المومنین علی مرتضی رض کے وارد ہوئے ہیں

فضائل میں جناب حضرت مولانا وشفیعنا امیر المومنین شیر خدا داماد و برادر مصطفی گوہر
درج لافتی سیدنا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا کے جب زبان ملاء اعلی کی گنگ ہر لال ہے
تب مجھ ایسے ادنی بشر سے ادنی صفت بھی اونکی محال ہے قرآن حدیث آپ کے
اوصاف سے مالامال ہے کوئی خاکی ایسے علوی کے وصف میں مونہہ کھولے کیا مجال
ہے مگر چند روایتیں تیمنا و تبرکا عشاق کے واسطے لکھی دیتا ہوں انشاء اللہ تعالی جزا اپنا
اسکی حق تعالی سے جنات النعیم لیتا ہوں روایت ہے کہ ماں آپ کی فاطمہ بنت اسد
طواف کعبہ میں مشغول تھیں کہ آثار ولادت باسعادت کے پیدا ہوئے طواف سے

جلدی فراغت کرکے کعبۃ اللہ کے اندر ہوگئیں وہاں آپ پیدا ہوئے جبتک آنکھیں آپ کی بند رہیں
کعبۃ اللہ کے باہر جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنے ہاتھ میں لیتے لگے تب اونھون
نے دونون آنکھیں آپ نے کھول دین سب سے پہلے حضرت امیر کی نظر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے مونھہ پر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک اپنی اونکے مونھہ
مین دی اونھون نے چوس لی پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر مین آکر طشت مین پانی
منگا کر اپنے دست حق پرست سے حضرت امیر کو نہلایا اور فرمایا کہ پہلے دن ہمنے انہیں
نہلایا اور پچھلے دن یہ ہمکو نہلاوینگے **روایت** جناب امیر کی والدہ فاطمہ بنت اسد
نے نام آپکا اسد اپنے باپ کے نام پر رکھا تھا اور آپ کے باپ ابوطالب نے آپ کا
نام زید رکھا تھا اسواسطے کہ زید نام قصے کا تھا جو باپ عبد المناف کے تھے اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے نام آپکا علی رکھا سو ہی رہا جبکہ حضرت نے نام آپکا علی رکھا تب
فاطمہ مان نے آپ کی کہا کہ جب میرے یہ لڑکا پیدا ہوا تھا تو ہاتف نے غیب سے آواز دی
تھی کہ اسکا نام علی رکھیو اور لقب آپکا حیدر تھا بمعنے شیر درندہ کے اسواسطے کہ آپ
شیر خدا کے تھے اعداء دین کے پھاڑنے والے اور لقب آپکا کرار بھی تھا اسواسطے
کہ آنحضرت لڑائی میں اوپر صف اعدا کے بار بار بکر رسنہ کر حملہ کرتے اور کچھ بھی اندیشہ
نفرماتے اور شاہ مردان اور شیر یزدان اور اسد اللہ الغالب اور یعقوب المومنین اور
مرتضی اور صفدد اور یداللہ بھی القاب سے آپ کے ہے اور نام آپکا علی بن ابی طالب
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف خلیفہ چہارم اور امام اوّل ائمہ اثنا عشر سے
اور کنیت آپ کی ابوالحسن ہے یعنی باپ حسن کے اور دوسری کنیت آپ کی ابوتراب ہے
اور یہی کنیت اور خطاب حضرت امیر کو بہت ہی مرغوب اور پسندیدہ تھے وجہ اسکی یہ ہے
جیسا مواہب اور زرقانی میں ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لاکے جناب علی مرتضی کو نپایا پوچھا علی کہاں ہیں سیدہ نے

فرمایا کچھ ہمارے اونکے بیچ مین آج ہوگیا ہے اسواسطے مجھسے غصہ ہوکر چلے گئے ہین
میرے پاس قیلولہ نہین کیا آپنے ایک آدمی کو فرمایا دیکھو تو علی کہان ہین وہ آدمی گیا آیا
کہ آپ مسجد کے اندر سوتے ہین اور حضرت علی مرتضی ہسنے خواب مین کروٹین بدلین جسمین
تو پہلو اور پشت نازنین اونکی مٹی سے ملصق ہوگئی تھی آپ سنکر بنفس نفیس وہان تشریف
لائے اور دیکھا علی مرتضی خاک پر سوتے ہین چادر چہرہ سے گر پڑی ہے اور اونکے پشت اور
پہلو مین دھول مٹی لگی ہوئی ہے اور مونڈھے مٹی سے بھر رہے ہین پھر آپ پیار سے
دھول مٹی کو اونکی پیٹھ اور مونڈھون سے پوچھنے لگے اور دوبار نرمی اور ملاطفت
اور شفقت سے فرمایا قم یا ابا تراب اوٹھو اسے مٹی پر کے سونیوالے
اٹھو اسے مٹی پر کے سونے والے لکھا ہے کہ حضرت علی رض کو کوئی نام ابو تراب سے
زیادہ محبوب اور پیارا نہ معلوم ہوتا تھا **روایت** قد حضرت امیر کا میانہ تھا الذبانہ
تھا گیہون کے رنگ سرخی مائل اور سر پر آگے سے بال نہ تھے پیچھے سے تھے اور داڑھی
لنبی تھی ناف تک اور چوڑی پڑی تھی اور چہرے کا نور اور داڑھی کی جھلک ایسی تھی
کہ کسیکو طاقت آپ کے دیکھنے کی نہ تھی اور آنکھین بڑی بڑی تھین اور پیٹ بڑا تھا
اور بدن پر گوشت اور موٹا تھا گٹھا ہوا اور چلتے وقت بہت ہی خوبی اور خوبصورتی
سے چلتے اور لڑائی مین اکڑتے چلتے جدھر مونہہ اوٹھاتے کسیکو تاب کھڑے رہنے
کی نہ رہتی **روایت** سبع سنابل مین ہے کہ حضرت علی مرتضی نے ایام جاہلیت مین
آپ نے کبھی بت پرستی نہ کی جب اقران آپ کے آپ کو سنوار سنگار کرکے بتخانہ مین
لیجاتے اور بت پرستی کرتے اور حضرت علی رض کو کہتے کہ تم کسواسطے اپنے باپ دادا کے معبودون کو سجدہ نہین کرتے اور
انسے اعتقاد نہین رکھتے آپ فرماتے کہ جب مین ارادہ سجدہ بت کا کرتا ہون تو میرا سر دکھنے لگتا ہے اور میری روح سے بات
آتی ہے کہ یہ روح کی چیزون کو جلنے کچھ نفع نہین سجدہ کرنا باطل ہے آپ کی والدہ نے جب یہ
بات سنی آپ پر تشدد کیا کہ تم ابھی اٹھکے دین آبا اجداد کو اپنے باطل سمجھنے لگے

جب یہ بات حضرت حمزہ رضہ نے سنی خوش ہوئے اور حضرت علی رضہ کو اپنی گود مین اوٹھا
لیا اور فرمایا علی تم اپنی بات پر مستقل رہو اسواسطے کہ بت پرستی میرے ابا اجداد کا کام تھا
میرے جد ابراہیم خلیل اللہ نے بتون کو ریزہ ریزہ کیا ہے اور دین مسلمانی کی بنیاد کی ہے
آپ نے فرمایا چچا مجھے محبت اور برادری ساتھہ محمد بن عبد اللہ صاحب کے ہے اسلئے
کہ وہ ہمیشہ خدا پرستی کرتے ہین حضرت امیر حمزہ رضہ نے فرمایا کہ محمد صاحب اخلاق پیغمبران
کا رکھتے ہین مجھے امید ہے کہ پیغمبر ہونگے اور ہم اونکے ساتھہ ایمان لائینگے ایکدن حضرت
علی مرتضی رضہ حضور مین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے آپکو بہت ہی خوش پایا عرض
کی محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم جب مین آپ کے پاس آتا تھا تو چہرہ آپکا زرد اور آنکھین
آپ کی سرخ اور گریان پاتا تھا آج آپ کو بہت ہی خوش پاتا ہون کیا وجہ ہے آپ نے
فرمایا اے علی رضہ انت اخی فی الدنیا والآخرۃ ایک راز تجھسے کہتا ہون آج میرے پاس
جبرئیل وحی لائے سورۃ اقراء باسم ربک لائے ہین پیغامبر آخر الزمان کا ہون حضرت
علی رضہ خوش ہوئے اور کہا کہ ابوبکر صدیق نے آپ کے ساتھہ عہد کیا تھا کہ جب آپ پر
وحی نازل ہوگی تو فورا ایمان لائینگے مین ابوبکر کو خبر کردون غرض حضرت علی مرتضی رضہ
نے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آکر خبر کی صدیق اکبر رضہ نے پوچھا علی رضہ تم ایمان لائے
فرمایا نہین کہا تم نے دیری کی اگر اس درمیان مین موت آجاتی تو تمہارا کیا حال ہوتا
غرض دونون آدمی حضور نبوی مین آکر فورا ایمان لائے روایت حضرت امیر المؤمنین
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الشریف بڑے ذکی الطبع تھے اور خوب استعداد رکھتے تھے علم ظاہر
اور باطن مین اور بڑے حریص تھے طلب علم مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اعلم
خلق تھے بڑی حریص تھے اونکی تعلیم وترتیب اور ارشاد پر اور حضرت امیر المؤمنین علی رضہ
لڑکپن ہی سے حجرہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہتے تھے اور ہر وقت آپکے سامنے
تھے اور آغوش مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ نے پرورش پائی اور لڑکپن کا علم

مثل نقش فی الحجر کے ہوتا ہے اور چونکہ باوجود چچازاد بھائی ہونے کے رشتہ دامادی کا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رکھتے تھے اور لڑکپن ہی سے ہر امر مین شریک اور رفیق
آپ کے تھے اس لیے اونکو حکم فرزند کا تھا اور بسبب اس قرابت قریبہ کے مناسبت
کلی جو ای بدحالی ہین اوس جناب کے ہوگئی تھی پس حضرت امیر الامرا علی مرتضی شیر خدا داماد
مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا ظل اور صورت کمال علمی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تھی کہ عبارت ولایت اور طریقت سے ہے اور بدعای حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
وہ استعداد علیہ ظاہریہ باطنیہ اونکی روز بروز بڑھتی گئی اور نہایت مرتبہ کمال کو پونہچی
چنانچہ آثار اوسکے ظاہر اور باطن مین سب اولیاء کرام اور اصفیاء عظام کے ہر طریقے
اور سب سلسلے کی ظاہر ہوئے اور جملہ صوفیون کو تصفیہ باطن اور تزکیہ نفس اور سلوک راہ
طریقت مین آپ ہی سے نسبت ہے اور فرمایا آپنے اقضاکم علی اور قضا محتاج جمیع علوم
کی ہے اور حضرت علی عرب مین ساتھ حکومت اور فیصلے قضایای مشکلہ کے مشہور تھے
حتی کہ جب کوئی قضیہ کوئی فتوی مشکل آتا تو صحابہ وقت قضا کہا کرتے قضیۃ ولا ابا حسن لہا
یعنے یہ ایک قضیہ ایسا مشکل پیش آیا ہے کہ لائق حکم دینے کے اوسمین سوائے ابوالحسن
علی مرتضی رض کے کوئی دوسرا نہین ہے یعنے کوئی شخص فیصل کنیوالا مثل علی مرتضی کے
نہین ہے اور پناہ مانگتے تھے صحابہ مشکل قضیون سے جب حضرت امیر رض حاضر نہوتے اور
حضرت عمر رض مشورہ لیتے اونکے ساتھ اپنے کامون مین اور نماز پڑھی اپنے دونون قبلونکی
طرف اور سوائے بدر کے سب مشاہد مین حاضر ہوئے اور ابن عباس کہ رئیس مفسرین ہین
شاگرد حضرت امیر کے ہین اور حضرت امیر فقہ مین مرتبہ عالیہ مین اور علم فصاحت اور
بلاغت اور شعر گوئی مین درجہ قصوے مین تھے اور علم ادب وغیرہ مین بھی ید طولے رکھتے
تھے علم نحو آپ ہی سے ظاہر ہوا اور خازن علم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین
حیوۃ الحیوان مین ہے کہ ایکدن جناب حضرت علی بن ابی طالب نے ابوالاسود دؤلی کو

ہے ارشاد فرمایا کہ قواعد میری زبان عرب کے تو تدوین کر دے ابوالاسود نے عرض کی حضور کسطرح تدوین کرون آپ نے فرمایا کہ ہر کلمہ یا تو اسم ہو وینگے یا فعل یا حرف ابوالاسود مجلس شریف سے آپکی اوٹھے اور عرض کی بہت خوب حسب نحو یزبان وحی ترجمان ہوا ارشاد ہوا جاکر تدوین اور وضع کرتا ہون اسواسطے اس علم کا نام نحو پڑا **روایت تفسیر** روح البیان مین ہے کہ جسطرح اللہ کے چار حرف ہین محمد کے چار حرف ہین اور محمد رسول اللہ کے بارہ حرف ہین جسطرح لا الٰہ الا اللہ کے بارہ حرف ہین اور اسیطرح لفظ ابوبکر صدیق اور عمر ابن الخطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کے بھی بارہ بارہ حرف ہین بہ سبب کمال مناسبت ان حضرات کے اخلاق کریمہ مین ساتھ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی مناسبت کے باعث سے ملتا ہے نسب انکا ساتھ نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس علی مرتضیٰ رض کا نسب ملتا ہے آپ سے دوسری پشت مین اور عثمان رضی اللہ کا پانچوین مین اور ابوبکر رض کا ساتوین مین اور عمر رض کا نوین مین **انتہیٰ** مناقب اور فضائل جناب حضرت امیر المومنین امام المتقین شمس المشارق والمغارب سیدنا شیر مردان علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الشریف کے بہت بیشمار ہین خارج ہین حد حصر اور احصار اور دائرہ امکان سے زبانون پر مشہور ہین اور حدیثون مین جسقدر مناقب آپ کے مذکور ہین کسی اور صحابہ رض کے اتنے مناقب مذکور نہین اور بعض حدیثیں اون مین کی وضعی بھی ہین خصوصًا وہ حدیثین کہ ایک کتاب مین جمع کین ہین اور اوسکا وصایا نام رکھا ہے جنکی اول ہر حدیث کے یا علی ہے مگر اون سب مین سے ایک حدیث ثابت ہے **یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ** جیسا کہا شیخ مجد الدین شیرازی نے اور کہا امام احمد اور نسائی اور ابو علی نیشاپوری اور قاضی اسمٰعیل وغیرہ علماء نے کہ مناقب مین جناب امیر کے جسقدر حدیثین بیشمار باسانید جیدہ آئی ہین کسی اور صحابہ رض کے مناقب مین اوتنی مروی نہین ہوئین اور سبب اسکا جیسا کہا امام

سیوطی اور صاحب صواعق نے کہ حق تعالی نے مطلع کر دیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اون چیزون پر کہ مبتلی ہوئے ساتھ اوسکے علی مرتضی بعد آپ کے اور جو واقع ہوئے
اختلافات خلافت مین حضرت امیر کے پس اسواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنظر خیرخواہی
امت کے مناقب حضرت امیر کے بیان فرما دیے تھے کہ تا متمسکین کے ذریعہ نجات ہوین
پس چونکہ جناب امیر متاخر مین اور زمان خلافت مین آپ کے اختلاف اور خروج واقع
ہوا اور آپ کے مخالفان جو آپ سے لڑے اور آپ پر خروج کیا بہت ہوئے تب علما اور صحابہ
کبار نے فضائل آپ کے واسطے رد مخالفان اور خوارج کے منتشر کئے واسطے خیرخواہی
اس امت کے حتی کہ جب بنی امیہ نے حضرت امیر کی اہانت اور سب وشتم منبرون پر شروع
کی اور کم بخت خوارج لعنہم اللہ اونکے موافق ہوئے معاذ اللہ حتی کہ آپ کو کافر کہنے لگے
تب علماء وصحابہ نے فضائل آپ کے تمام منتشر کیے نہین تو خلفاء ثلثہ رضہ کے بھی مناقب
بہت ہین برابر آپ کے بلکہ بہت زیادہ آپ سے اب یہان پانچ شعر شہرہ گافرمائے خود
جناب حضرت امیر کے جو حاوی تمامی فضائل کے ہین زرقانی سے لکھتا ہون قال سیدنا علی رضی اللہ عنہ

محمد النبی اخی وصہری + وحمزۃ سید الشہداء عمی + وجعفر الذی یضحی ویمسی + یطیر مع الملائکۃ ابن امی + وبنت محمد سکنی وعرسی + مشوب لحمہا بدمی ولحمی + وسبطا احمد ابنای منہا + فمن منکم لہ سہم کسہمی + سبقتکم الی الاسلام طرا + صغیرا ما بلغت اوان حلمی +

روایت فرمایا حق تعالی نے انیسوین پارہ کے سورۃ الحاقہ مین فعصوا رسول ربہم فاخذہم
اخذۃ رابیۃ ۰ انا لما طغی الماء حملنکم فی الجاریۃ ۰ لنجعلہا لکم
تذکرۃ وتعیہا اذن واعیۃ ۰ پھر حکم نہ مانا اپ نے رب کے رسول کا پھر پکڑا
اونکو بڑی پکڑ ہم نے جس وقت پانی ابلا لاد لیا تمکو ناو مین تا رکھین اسکو تمہاری یاد اور سنے
اوسکو کان سننے والا **ف** **تفسیر** مواہب علیہ اور فتح العزیز مین ہے کہ حدیث شریف مین
آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مرتضی علی

کرم اللہ وجہہ الشریف کو فرمایا کہ سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی ای علی مینے
درخواست کی حق سبحانہ تعالیٰ سے کہ وہ اذن واعیہ تیرے کان کو کردے حضرت علی رضہ
نے فرمایا کہ اسکے بعد مینے کوئی چیز فراموش نہ کی انتہی **ف** تخصیص حضرت امیر کی اس
شرف مرتبے و بزرگی منزلت کے ساتھ اسواسطے ہوئی کہ معنی کشتی نجات ہونا اہلبیت
کا بلا واسطہ اور بغیر وسیلہ حضرت کے ممکن نہ تھا اس لیے کہ اہلبیت نبوت کے کہ لائق
امامت اس طریقے کے تھے اوسوقت مین صغیر السن تھے اور تعلیم و تربیت انکی اور دن
کی کی حوالہ کرنے منافی شان کمال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا ناچار طریقے
نجات اور مخلصی کے بار گناہون سے حضرت امیر کو القا کرنا اور اونکو امام بنانا اور
کمال علمی اپنے کو بصورت انکے متصور کرنا ضرور ہوا تاکہ حضرت امیر بحکم باپ ہونے کے
اوس کمال کو تر و تازہ ہو اپنے صاحبزادون کو پہنچائین اور وہ سلسلہ قیامت تک
بذریعہ انکے جاری رہے اسیواسطے حضرت امیرالمومنین کو یعسوب المومنین کہتے ہین
یعسوب نام امیر زنبوران شہد کا ہے اور وہ زنبور بڑا سب زنبورون سے شہد کے
ہوتا ہے کہ جہان وہ جاتا ہے سب زنبور پیچھے اوسکے ہو جاتے ہین حضرت امیر کا لقب
یعسوب المومنین پڑا بمعنے سرگروہ قوم کے اسواسطے کہ آپ کی خلافت مین سب سچے مومن
ہر ہر باتون مین پیرو اور تابع آپ کے ہوگئے تھے **حدیث** بخاری اور مسلم نے روایت
کی سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو کہ تم نسبت
میرے بجائے ہارون کے ہو نسبت موسی کے مگر یہ کہ کوئی نبی میرے بعد نہین **ف**
یعنے فرق اسیقدر ہے کہ ہارون پیغمبر تھے اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ میرے بعد نبوت
باقی نہین رہے شفا اور اشعۃ اللمعات مین ہے اور بھی توربشتی وغیرہ علما نے لکھے ہین
کہ یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علی رضی اللہ
عنہ کو اپنے اہل و عیال پر اور خود آپ بنفس نفیس غزوہ تبوک مین جو آخرین غزوات آپکا

تھا دلی آزردہ ہوئے تھے پس حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ آپ مجھے چھوڑتے ہیں اور بالجملہ کون
میں چھوڑے جاتے ہیں اور بروایتے جب آپ کو حضرت چھوڑ گئے منافقون نے طعن کیا
کہ اونکو حقیر و سبک جانکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے حضرت علی رضہ نے جو یہ بات
سنی ہتھیار باندھکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملے اور اسحال میں کہ آپ مقام
جرف میں اوترے ہوئے تھے پس عرض کی یا حضرت منافق ایسا ایسا کہتے ہیں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہیں میںنے نہیں چھوڑا ہے تمکو مگر واسطے
محافظت اونکے کہ چھوڑا ہے میںنے اونکو پیچھے سو اپنے پس پھر جاؤ تم اور خلیفہ ہو میرے
میرے اہل میں آیا تم راضی نہیں ہوا ای علی کہ ہو تم میری طرف سے بمنزلہ ہارون کے
موسی کی طرف سے کہ جب موسی میقات کو گئے تھے تو ہارون اپنے بھائی کو خلیفہ
کیا تھا اپنی قوم میں **ف** اس حدیث میں اثبات فضیلت کا ہے واسطے حضرت
علی کے اور اس حدیث میں کچھ تعرض نہیں اسکا کہ حضرت علی رض افضل تھے کسی سے
یا برابر کسی کے اور نہیں دلالت ہے اسمین واسطے خلیفہ ہونے اونکے بعد حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا وہم کیا اوس قوم نے اسواسطے کہ یہ حدیث حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رض کو اوسوقت کہی ہے جب چھوڑ گئے تھے آپ
اونکو مدینے میں اور خلیفہ کر گئے تھے اپنا مدت تشریف رکھنے تک اپنے غزوہ تبوک میں
جسطرح موسی علیہ السلام نے ہارون کو خلیفہ بنایا تھا اپنا مدت غائب رہنے تک اپنے
واسطے مناجات کے طور پر اور موید اسکے ہے کہ ہارون ہرگز یہ بھی خلیفہ بعد موسی کے
نہ تھے بلکہ ہارون ع نے قضا کی تھی حضرت موسی ع سے چالیس برس پہلے اور دوسرے
یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی مدت میں جسمیں حضرت علی رض کو واسطے
خبرگیری اپنے اہل وعیال کے خلیفہ بنایا تھا ابن مکتوم کو بھی واسطے امامت کرنے لوگون
کی نماز میں خلیفہ کیا تھا پس حضرت علی رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی

خبر گیری کرتے تھے اور ابن مکتوم نماز مین لوگون کی امامت کرتے تھے پس اگر آپ حضرت امیر کو
اپنا خلیفہ مطلق بنا جاتے تو امامت نماز کے واسطے بھی حضرت امیر ہی کو حکم فرماتے بلکہ اولی اور
اہم یہی تھا غرض خلافت جزئیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کے دلالت نہین کرتے
خلافت کلیہ پر بعد وفات آپ کے خصوصًا جب حضرت امیر معزول بھی ہوگئے اوس خلافت
سے بعد رجوع کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے مین اور قولہ الا انہ لانبی بعدی
جو اس حدیث مین ہے مطلب یہ ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو علی تم ہوتے اور
یہ منافی اوس حدیث کے نہین ہے جو صریحا حضرت عمر رضہ کی شان مین ہے لو کان بعدی
نبی لکان عمر بن الخطاب اسلئے کہ یہ حکم فرضی اور تقدیری ہے امر محال مین بھی اسکا
استعمال ہوتا ہے مبالغہ کی راہ سے پس گویا آپ نے فرمایا کہ اگر نبوت متصور ہوتی میری
بعد تو ہوتے البتہ کسی ایک جماعت اصحاب مین میرے مگر میرے بعد نبوت نہین اور
یہی معنی ہین حدیث لو عاش ابراہیم رضہ لکان نبیا کے اور حدیث علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل کے کچھ اصل نہین محققین کے نزدیک حدیث ۳ کہا زر بن حبیش نے کہ
فرمایا حضرت علی رضہ نے قسم ہے اوس خدا کی جسنے پھاڑا دانہ اور پیدا کیا تمامی خلق
اور ذی روح کو کہ بالتحقیق حکم کیا اور قول قرار کیا اور وصیت کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے طرف میرے کہ نہین دوست رکھے گا مجھے مگر مومن اور نہ دشمن رکھیگا مجھے
مگر منافق ف محبت حضرت امیر کی نشانی ایمان کی ہے اور عداوت اونکی معاذ اللہ
نشانی نفاق اور خذلان کی مگر بشرطیکہ محبت مشروع ہووے بلا زیادتی اور کمی کے پس
جسنے حضرت علی رضہ کو دوست رکھا اور حضرت شیخین رضہ سے عداوت رکھے تو اوسنے
دوستی مشروع نہ رکھی حضرت علی رضہ کے ساتھ پس وہ مومن نہوگا غرض جسنے حضرت علی رضہ
اور جمیع اصحاب اور آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے دوستی رکھے بیڑا اوسکا
پار ہوا دریای رحمت الٰہی مین تیرا اللہم ارزقنا اللہم ارزقنا اور جسنے مجرد جناب حضرت امیر سے

جسنے ساتھ بغض رکھے کسی ایک اصحاب سے یا اور اصحاب سے محبت رکھے ساتھ بغض کے
جناب حضرت امیر کے وہ لعنت الٰہی کے دریا میں غرق ہوا اور ہلاک ہوا اللھم احفظنا اللھم
احفظنا اسواسطے کہ روایت ہے انس سے کہ حب ابی بکر و عمر و عثمان ایمان و بغضہم نفاق
یعنے محبت ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ایمان ہے اور بغض اونسے نفاق
ہے اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر و عمر من الایمان و بغضہما کفر و
حب الانصار من الایمان و بغضہم کفر و حب العرب من الایمان و بغضہم کفر و من سب
اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ و من حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیامۃ یعنے محبت حضرت
ابوبکر اور عمر کے ایمان ہے اور دشمنی کرنی اونسے کفر ہے اور محبت انصار کے ایمان سے
ہے اور بغض اونکا کفر ہے اور جو گالی دے برا کہے میرے اصحاب کو پس اوسپر اللہ کی
لعنت ہے مار ہے اور جسنے نگاہ رکھا مجھے اور لحاظ رکھا میرا ان سب کی شان میں
تو میں قیامت کے روز اوسکا نگہبان کفیل ہو جاؤنگا۔ خلاصہ دین کا کہتا ہوں تا حشر
لیے رکھہ یاد ہو اس میں نہ قاصر + محبت رکھہ تو سب آل عبا سے + اور سب اصحاب
ختم انبیا سے + محبت ہی کا بس ہے اک سہارا + یقین کر شک نہ لا اسمیں خدارا + محبت ہی
سے ہوگا پار بیڑا + مدینے چل اوٹھا اب یان سے ڈیرا + مدینے اب تو یان سے چل بسو
تم + الی ما تر قد بنا اللہ قم قم + تعلق چھوڑ دے ہو یان سے راہی + مدینہ چل کر دھو منہ کی
سیاہی + حدیث ۳ روایت کی احمد اور ترمذی نے حضرت علی رضہ سے کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو دوست رکھیگا مجھے اور دوست رکھیگا ان دو شاہزادونکو
اور دوست رکھیگا انکی ماں باپ کو تو وہ شخص رہیگا میرے ساتھہ میرے درجے میں قیامت
کے دن حدیث ۴ روایت ہے صحیح مسلم میں سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دن غزوہ خیبر کے فرمایا کہ البتہ دونگا میں یہ نشان کل ایک مرد کو کہ فتح کریگا اللہ تعالیٰ
قلعہ خیبر کو اوسکے ہاتھوں پر وہ مرد ایسا ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اوسکے

رسول کو اور اللہ اور اوسکا رسول بھی اوس مرد کو دوست رکھتا ہے پس صبح ہوتے
سب صحابی لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوے سب صحابی لوگ
امیدوار تھے کہ وہ نشان اونہین کو دیا جاوے پس آپ نے پوچھا کہ علی بن ابیطالب
کہان ہین سب لوگون نے عرض کی حضرت اونکی آنکھین دکھتی ہین آپ نے فرمایا کسیکو بھیجو
علی کو بلا لاوے پس علی مرتضی بلا لائے گئے پس آپ نے اپنا تھوک حضرت علی رض کی
آنکھون مین لگا دیا اور دعا کی اونکے لیے پس علی مرتضی فورًا اچھے ہو گئے گویا اونکو کچھ
درد تھا ہی نہین پس آپ نے اونکو نشان عنایت فرمایا حضرت امیر نے عرض کی یا رسول اللہ
مین جاکر لڑون گا اونسے یہان تک کہ ہو جاوین وہ مانند ہمارے یعنے مسلمان ہو جاوینگا
آپ نے فرمایا جاؤ آپ نے نرمی اور آہستگی کے ساتھ یہان تک کہ اترو اونکی زمین مین
پھر بلاؤ اونکو طرف اسلام کے اور خبر دو اونکو اون چیزون کی جو واجب ہین
حق تعالےٰ کے اسلام مین سو قسم ہے خدا کی اے علی رض اگر ہدایت کرے
اللہ تمہارے سبب سے کسی ایک مرد کو تو بہتر ہے یہ تمہارے واسطے اس سے
کہ ہوون تمہارے واسطے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ **ف** خیبر آٹھہ منزل ہے مدینہ
منورہ سے شام کی طرف اور سات ہجری مین یہ غزوہ تھا اومین سات قلعے تھے سب
قلعے بتدریج فتح ہوے مگر بعض قلعے والے خوب لڑے ایک قلعہ لڑتا تھا آپ نے
ایکدن شام کو فرمایا کہ کل مین ایسے مرد کو نشان دونگا کہ خدا اوسکے ہاتھہ پر فتح دیگا
پس سب صحابہ کو رات بھر نیند نہ آئی پلک سے پلک نہ لگی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکھیے
کل یہ نعمت کسکے نصیب ہوتی ہے اور حضرت عمر فرماتے ہین کہ مینے امیر ہونا کبھی نہ چاہا
مگر اوسی دن غرض حضرت امیر کو آپ نے وہ نشان دیا اور قلعے پر یورش کے لیے فرمایا
حضرت امیر مع لشکر متعین اوس قلعے پر گئے اور خوب لڑائی سخت کی لکھا ہے کہ عین
لڑائی مین حضرت علی رض کی ڈھال گر پڑی حضرت امیر نے فورًا دروازہ قلعے کا کیواڑ

اوکھاڑ لیا اور بطور ڈھال کے ہاتھ مین لے لیا اور دن بھر لڑتے رہے بعد فراغت
لڑائی کے اوسے پیچھے پھینک دیا اتنی بالشت دور گرا اتنا بھاری تھا کہ سات آدمی
ایک طرف سے دوسری طرف پھیر نہ سکے اور اوسدن جب خبر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے وہ قلعہ فتح ہو گیا **ف** شرح صحیح مسلم مین ہے کہ اس حدیث مین معجزات ظاہرہ
ہین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قولیہ بھی اور فعلیہ بھی قولیہ تو یہی ہے کہ مطابق فرمانے
آپ کے اوسی دن قلعہ فتح ہو گیا اور فعلیہ یہ کہ تھوک لگانے سے ہی آنکھین حضرت امیر کی
جنمین بہت سے درد شدید تھا فورا بھلی چنگی ہو گئین اور اسمین فضائل ظاہرہ ہین
جناب حضرت شیر خدا علی مرتضی رض کے اور بیان ہے اونکی شجاعت اور صفدری کا اور
حسن مراعات کا اونکے واسطے امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور بیان محبت
رکھنے کا اونکا اللہ اور رسول اللہ کو اور بیان محبت رکھنے اللہ اور رسول اللہ کا اونکو
روایت ہے کہ جب بدر مین لشکر اسلام درہم برہم ہو گیا آپ کے ساتھ فقط چودہ
آدمی سات مہاجر سات انصار رہگئے تھے اور جبرئیل میکائیل اور جھنڈے کے جھنڈے ملائکہ آپ کی
حفاظت کے واسطے حاضر تھے پر کفار سے مقابلہ نکرتے تھے آپ کے ساتھ فقط
حضرت امیر شیر خدا رہگئے تھے اور اور صحابہ محاصرے مین تھے جب کفار آپ کی طرف
حملہ کرتے حضرت امیر اکیلے وارہین اونکو صاف کرتے آخر جب کفار کو مارتے مارتے
تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹ گئی تب آپ نے اپنی ذوالفقار علی مرتضی رضکو دی
جناب امیر رض نے اوسی تلوار سے اتنی خونریزیان کین کہ آپ نے فرمایا علی سنتے ہو رضوان
بہشت مین تمھاری تعریف کر رہا ہے ع لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار حضرت
شیر خدا سے بہت محظوظ ہوئے اور یہ روایت بالتصریح کتاب ناصر المحسنین فی اخلاق
سید المرسلین مین فقیر مولف نے لکھی ہے عشاق اوس کتاب مین دیکھ لیوین
حدیث ۵ روایت کی ترمذی نے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ علیؓ مجھسے ہین اور مین علیؓ سے ہون اور علیؓ ولی ہر مومن کے ہین یعنے دوست اور ناصر اور محب **ف** یہ کنایہ کمال اتحاد اور اتصال اور اخلاص اور یگانگی اور مشارکت نسب ہے اور علی رض ولی ہر مومن کے ہین اشارہ ہے طرف قولہ تعالی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ کے **حدیث ۱۲** روایت کی احمد نے زید بن ارقم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا مین دوست ہون پس علی رض بھی اوسکے دوست ہین **ف** یعنے جسکو مین دوست رکھتا ہون پس اوسے علی رض بھی دوست رکھتے ہین یا یہ معنے کہ جو شخص کارپرداز اور مددگار میرا ہوتا ہے پس علی رض کارپرداز اور مددگار اوسکے ہوتے ہین **حدیث ۱۳** روایت کی ترمذی اور احمد نے حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی رض مجھسے ہین اور مین علی رض سے ہون اور نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر مین یا علی رض **ف** عادت عرب کی تھی کہ جب اونکے درمیان کچھ گفتگو ہوتی صلح یا کچھ اور عہد وپیمان یا کسی قول وقرار کے توڑنے کے تو ادا نہین کرتا تھا اس امر کو مگر جو بہتر اور سردار قوم کا ہوتا تھا یا وہ شخص جو نسبت ہی قریب ہوتا تھا اوس سردار کے کنبون اور اپنون مین سے اور یہ امر سوا انکے اور کسی سے قبول نہین کرتے تھے پس ایک سال آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو حج کے لیئے امیر حاج بنا کر بھیجا پھر بعد اونکے جانیکے پیچھے اونکے علی مرتضی رض کو بھیجا اور واسطے کریم علی مرتضی رض کے یہ حدیث فرمائی تا مشرکون کے عہد کو نقض کردین اور سورہ برات جسمین اسی بات مین آیتین اتری ہین پڑھکر مشرکون کو سنادین اور پکار دین کہ مشرک نجس ہین انکی سال کے بعد مسجد حرام کے نزدیک آوین اور سوا اسکے اور احکام بیان کرین **حدیث ۱۴** روایت کی ترمذی نے ابن عمر رض سے کہ بھائی چارہ کروایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان پس علی مرتضی آنکھون سے آنسو بہاتے آئے اور عرض کی کہ بھائی چارہ کروایا حضور نے درمیان یارون اپنی کے اور درمیان میرے اور کسی کے بھائی چارہ نہین کروایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو

دین دنیا دونو کر ف یعنے تمکو کیا حاجت اور کیا نسبت جو کسی اور سے تمہارا بھائی چارہ
کروا دین مین خود تمہارا بھائی ہون مدینے مین تشریف لانیکے پانچ مہینے بعد آپنے دو دو
صحابیون مین آپس مین دینی بھائی چارہ کروا دیا تھا اوسوقت مین یہ حدیث آپنے فرمائی
حدیث ۹ روایت کی ترمذی نے انس رض سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
تھا ایک پرندہ بھنا ہوا یا پکا ہوا تھا پس دعا کی آپ نے اوسوقت کہ خداوندا لا میرے
پاس اوسکو کہ محبوب تر تیری مخلوق مین سے ہووے تیرے نزدیک کہ کھاوے وہ میرے
ساتھ اس پرندہ کو پس آپ کے پاس علی مرتضی رض تشریف لائے اور آپ کے ساتھ تناول
فرمایا حدیث ۱۰ روایت کی ترمذی نے علی رض سے کہا کہ جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کچھ چیز مانگتا تو آپ مجھے ہمیشہ دے دیتے تھے اور جب مین چپ رہتا
تھا تو آپ مجھے بے مانگے خود ہی عنایت فرماتے تھے ف یہ مقام محبوبیت اور کمال
اتحاد اور محبت کا ہے حدیث ۱۱ روایت کی ترمذی نے علی رض سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مین گھر حکمت کا ہون اور علی رض اوسکے پھاٹک ہین ف اور
روایت مشہور مین ہے انا مدینة العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین ہے انا دار العلم
وعلی بابہا اور ایک روایت مین اتنا اور زیادہ ہے فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ یعنے
جو شخص طالب علم کا ہووے تو وہ اوسکے دروازہ سے ہوکر آوے اور خبر فردوس مین
یون ہے انا مدینة العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا مین شہر
علم کا ہون اور ابوبکر رض اوسکی نیو اور جڑ ہین اور عمر رض اوسکی دیوار ہین اور عثمان رض اوسکی
چھت ہین اور علی رض اوسکے دروازے ہین اور شک نہین ہے کہ اور صحابہ بھی دروازے آپکے خانہ علم
اور حکمت کے ہین جسطرح اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم اور تابعین نے جو انواع
قسم کے علوم شرعیہ اور حکمت علمیہ اور عملیہ مثل قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ وغیرہ
کے حاصل کئے تو اور سب صحابہ سے بھی حاصل کیے ہین کچھ خاص جناب امیر رض سے نہین

ہان اگر مخصص ساتھ باب قضا کے کہین تو بجا ہے کہ وارد ہوا ہے اقضاکم علی لیس معنی یہ ہوئے کہ حضرت امیر دروازہ مین دروازون سرای حکمت سے آپکے اور خاص کرکے اونکے ذکر کرنے مین اسطرح کی علمیت اور بزرگی حضرت امیر کی نکلی اور فی الواقع حضرت امیر نسبت اکثر صحابہ کے علوم اور حکم ظاہریہ اور باطنیہ مین ید طولی رکھتے تھے اور یہ حدیث حسن ہے باعتبار طرق کے نہ صحیح ہے نہ ضعیف نہ موضوع حدیث ۱۲ روایت کی ترمذی نے جابر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضےٰ کو غزوہ طایف کیدن پس کانا پھوسی کی اونسے آپنے یعنی اونکے کان مین باتین کین پس کہا لوگون نے کہ کانا پھوسی حضرت کی اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ بہت دیر تک ہوئی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مینے اونکے کان مین بھید کچھ اپنی طرف سے نہین کہا ہے مگر اللہ ہی نے اونسے سرگوشی کی ہے ف یعنی خداوند تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ علی سے یہ راز کہون پس حسب فرمان الٰہی مینے خدا کی طرف سے اونسے کانا پھوسی کی پس اسعد دین گویا سرگوشی کی اونسے خدا ہی نے مینے نہین کی اور یہ مثل قول تعالیٰ کے

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى کے ہے یا یہ معنی کہ مینے کچھ ابتداءً راز کہنے کے علی کے ساتھ نہ کی بلکہ خدا نے داونسے راز کہتا ہے اور القای اسرار کرتا ہے دلمین اونکے اسواسطے مین بھی راز کہتا ہون علی سے بموافقت ومتابعت فعل الٰہی کے حدیث ۱۳ مشکوۃ المصابیح مین روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو کہ یا علی جایز نہین کسی شخص کو کہ حالت جنابت یعنی ناپاکی مین گذرے اس مسجد مین سوای میرے اور تیرے ف یعنی حلال نہین کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے حالت جنابت مین سوائے میرے اور تیرے چونکہ دروازہ گھر کا آپکے اور دروازہ علی مرتضےٰ کے گھر کا اور گذرگاہ انکا مسجد نبوی مین تھا اسواسطے فرمایا اور جسکے گھر کی راہ مسجد ہی مین ہووے تو اوسکو حالت جنب مین بباعث ضرورت کے مسجد سے ہو کر گھر جانا جایز ہے بخلاف اور مساجد کے حدیث ۱۴ روایت کی ترمذی نے ام عطیہ سے کہا کہ بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر کہ اوسمین علی تھے پس سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ ہاتھ اوٹھائے دعا فرماتے تھے کہ خداوندا نہ مار تا مجھ یہانتک کہ دکھاوے تو مجھی علی کو ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسی کچھ محبت تھی آپکو علی مرتضےٰ

رکہتا تھا اور اونکی مفارقت سے کچھ رنج ہوتا تھا آپکو حدیث ۱۵ روایت کی احمد نے ام سلمہ سے
کہا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو منافق ہے وہ علی کو دوست نہ رکھیگا اور جو مومن ہے
علی سے بغض نہ رکھیگا حدیث ۱۶ روایت کی احمد نے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جس نے علی کو گالی دی پس اوس نے مجھی کو گالی دی ف برا کہنے والا اور گالی دینے والا شیخین کا
معاذ اللہ لا محالہ کافر ہوگا اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے کہ جس نے گالی دی میرے اصحاب کو
پس اوسپر لعنت اور مار ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی حدیث ۱۷ روایت کی
احمد نے علی مرتضی سے کہا فرمایا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تجھ مین ایک مشابہت عیسی کی
پائی جاتی ہے کہ دشمن رکھا اونکو یہود نے یہان تک کہ تہمت لگائی اونکی مان کو اور دوست رکھا اونکو نصاری نے
یہان تک کہ اتارا اونکو اوس مرتبہ پر کہ لایق اونکے نہین یعنی اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا پھر کہا حضرت امیر نے
کہ ہلاک ہونگے میرے سبب سے دو قسم کے لوگ ایک تو میرا محب مفرط کہ تعریف کریگا میری اوس صفت کے ساتھ
کہ وہ نہین ہے مجھ مین دوسرا مجھسے بغض رکھنے والا کہ باعث ہوگی اوسے دشمنی میری کہ بہتان کریگا مجھپر
ف محب مفرط یعنی جو تفضیل دیگا مجھکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ کہیگا مجھکو یا کہیگا کہ وحی میرے پاس آتی تھی
جبرئیل خطا سے حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاتے تھے غرض محبت حضرت
امیر کی عین ایمان ہے مگر وہین تک کہ حد شرع اور عقل اور راہ راست سے نہ گذرے اور آپکا محب بنکر
پردہ در کسی اصحاب کا نہو جاوے خلاصہ یہ ہے کہ جوہر ایمان کے دو جز ہین محبت خاندان نبوت
اور تعظیم صحابہ کبار کی اللہم ارزقنا حدیث ۱۸ روایت کی نسائی نے بریدہ سے کہ خواستگاری کی ابوبکر نے
اور عمر نے فاطمہ رضی اللہ عنہم کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ چھوٹی ہین پھر
خواستگاری کی اونکی علی نے پس نکاح پڑھا دیا آپنے فاطمہ زہرا کا علی سے ف بیان نکاح مین حضرت
سیدہ کے بخوبی اسکی تفصیل ہوچکی ہے حدیث ۱۹ روایت کی ترمذی نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کردینے سب دروازوں کے یعنی جو مسجد کی جانب تھے سوائے
دروازہ علی کے ف اور صحیحین مین شان مین سیدنا ابوبکر صدیق کی ہے کہ لا یبقین فی المسجد خوخۃ الا خوخۃ

ابی بکرؓ باقی چہوڑی جاوے مسجد مین کوئی کہڑکی یا روزن دیوار مین مگر کہڑکی کہ ابو بکرؓ کی دیوار مین سے
اور وجہ توفیق کی درمیان ان دونو حدیثون کے یہ ہے کہ امر ساتہہ بند کر دینے سب دروازون کے
سواے دروازے سیدنا علی مرتضےٰ رضہ کے اول امر مین وقت بناء مسجد کی تہا کہ حضرت علی رضہ اوسی در سے
مسجد مین ہو کر آیا جایا کرتے تھے اور حکم ساتہہ بند کر دینے سب دروازونکے سواے دروازہ سیدنا ابو بکر رضہ کے
بیماری مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہا دو تین روز قبل وفات شریف کے اور اس حدیث مین اشارہ تہا
طرف خلافت سیدنا ابو بکر صدیق رضہ کی کالایخفےٰ حدیث ۲۰ روایت کی نسائی نے علی رضہ سے فرمایا کہ میرا مرتبہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایسا تہا کہ کسی اور ایک ادمی کا ہی نہ تہا مین آپکے پاس
بڑی بہور کے وقت آتا تہا پس کہتا تہا مین السلام علیک یا نبی اللہ پس اگر کہنکارتے آپ تو پہر آتا مین اور
اگر نہ کہنکارتے آپ تو چلا جاتا مین آپکے پاس حدیث ۲۱ روایت کی ترمذی نے علی رضہ سے فرمایا مین بیمار تہا
پس تشریف لاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس اور مین کہہ رہا تہا الٰہی اگر میری موت آگئی
تو راحت دی مجہے یعنی مار ڈال مجہے اور اگر موت مین کچہہ ڈہیل ہے تو فراخ کر زندگانی میری اور اگر یہ بیماری میرے
امتحان کے لیئے ہے تو صبر دی مجہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کہتے تہے پہر تو کہو
پس علی رضہ نے وہ دعا پہر کہہ پڑہہ دی پس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو واسطے تنبیہ کے اپنے
پانو سے مارا اور فرمایا خداوندا صحت دی دے شفا بخش دے علی کو کہا علی رضہ نے کہ پہر مین اوسکے بعد اوس
بیماری مین کبہی مبتلا نہ ہوا حدیث ۲۲ روایت کی احمد نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اوترے مقام غدیر خم پر یعنی حجۃ الوداع سے پہرتے وقت تو پکڑا علی مرتضیٰ رضہ کا ہاتہہ کو پس فرمایا
آپنے صحابہ کو جمع کرکے کہ کیا تم نہین جانتے کہ مین نزدیک تر اور دوست زیادہ ہون ساتہہ مسلمانون کے
اونکے نفسون سے صحابہ نے کہا البتہ حضور ایسے ہی ہین پہر آپنے فرمایا کہ کیا تم لوگ نہین جانتے کہ مین اولے
اور اقرب ہون ساتہہ ہر مومن کے نفس سے اوسکے یعنی ہمین اونکے دین دنیا کی بہلائی ہے اوسی کا
مین اونکو حکم کرتا ہون بخلاف اونکے نفسون کے کہ کبہی شر و فساد کی طرف بہی بلاتے ہین صحابہ نے کہا
البتہ آپ ایسے ہی ہین پس فرمایا آپنے خداوندا جسکا مین مولے یعنی دوست ہون پس علی رضہ اوسکے مولے

یعنی دوست ہیں تمہارا دوست رکہہ اوسکو جو دوست رکہے علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو جو دشمنی رکہے علی سے
و پہر دائما اور مدد کر اوسکی جو مدد کرے علی کی اور بے نصیب کر اور نہ مدد کر اوسکی جو نہ مدد کرے علی کی اور پہیر
حق کو ساتھ علی کے جسطرف کہ علی پہریں پہر ملاقات کی حضرت علی رض کی حضرت عمر رض نے اسکے بعد پس فرمایا
علی رض کو مبارکباد خوش رہو اے بیٹے ابی طالب کے صبح اور شام ہر وقت آپ ہوئے یعنی ناصر اور محبوب
ہوئے ہر مسلمان مرد اور عورت کے حدیث ۲۳ کتاب موافقۃ بین اہل البیت والصحابہ میں حبشی بن
جنادہ سے روایت ہے کہا کہ میں بیٹھا تھا حضرت ابوبکر صدیق رض کے پاس پس کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا
کہ جس کسیکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ وعدہ ہووے تو وہ اوٹھہ کھڑا ہووے پس
ایک مرد نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یا خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمایا تہا تین لپ چھوہارے دینیکا پس حضرت ابوبکر صدیق رض نے
فرمایا بہیجو کسیکو علی کرم اللہ وجہہ کو بلا لاوے حضرت علی رض تشریف لائے حضرت ابوبکر رض نے فرمایا یا ابا الحسن
یہ شخص کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمایا تہا مجہکو تین لپ چھوہارے دینیکا
سو آپ ہی اسے دے دیویں پس حضرت علی مرتضے رض نے تین لپ دے دیئے پس حضرت ابوبکر صدیق رض نے
فرمایا اسے آپ گن تو ڈالیں آپ نے گنا تو ہر ہر لپ میں پورے ساٹھہ ساٹھہ چھوہارے تھے نہ کم نہ زیادہ
پس فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رض نے کہ بیشک سچا ہے اللہ برتر اور اوسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا تہا مجھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی رات کو جب ہم لوگ غار سے نکلے مدینے کی راہ لی
کہ اے ابوبکر رض میری ہتیلی اور علی رض کی ہتیلی گنتی میں برابر ہے حدیث ۲۴ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم رض
سے کہ ملاقات ہوئی حضرت ابوبکر رض کو حضرت علی رضی اللہ عنہما سے پس مسکرائے حضرت ابوبکر رض حضرت
علی رض کے مونہہ کو دیکہکر پس حضرت علی رض نے اونسے فرمایا کہ آپ میرا مونہہ دیکہہ دیکہہ کیوں مسکراتے ہیں
پس فرمایا حضرت ابوبکر رض نے کہ سنا ہے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پل صراط سے
وہی شخص پار ہوگا جسکو علی مرتضے رض سند لکہکر دیوینگے حدیث ۲۵ فرمایا حضرت عمر رض نے کہ تمام نہیں ہوتا
کوئی شرف مگر محبت سے علی مرتضے رض کی حدیث ۲۶ روایت ہے کہ کہا گیا حضرت عمر رض کو کہ آپ حضرت

حضرت علی رض کے ساتھ وہ دو چیز کرتے ہین کہ کسی اور صحابہ کے ساتھ نہین کرتے فرمایا علیؑ میرے مولا ہین

حدیث ۲۷ روایت ہے کہ دو اعرابی لڑتے ہوے حضرت عمر رض کے پاس آئے آپنے حضرت علی رض کو فرمایا کہ انکی لڑائی مین باہم تصفیہ کر دو پس ایک شخص نے اون دو اعرابی مین سے کہا کہ یہ فتوی دیوینگے ہم لوگون کے درمیان پس کود پڑے اوسکی طرف حضرت عمر رض اور اوسکو پکڑ کر فرمایا ای کم بخت تو نہین جانتا یہ کون ہین یہ میرے مولے ہین اور مولے ہر مومن کے ہین اور جسکے یہ مولے نہین وہ مومن نہین

حدیث ۲۸ کہا ابن عباس رض نے کہ علم کے دس حصے ہین اونمین سے نو حصے حضرت علیؑ کو دیے گئے اور ایک حصہ مین اور سب لوگ شریک ہین حدیث ۲۹ صواعق محرقہ مین روایت ہے شعبی سے کہا درمیان اسکے کہ حضرت ابو بکر رض بیٹھے ہوے تھے کہ حضرت علیؑ تشریف لائے پس جب حضرت ابو بکر رض نے اونکو دیکھا فرمایا کہ جسکو اچھا معلوم ہووے کہ دیکھے سب لوگونمین سے بڑے رتبے والے کو اور اوسکو جو سب لوگ سے زیادہ ہووے مراتب مین اور اوسکو جو سب سے زیادہ ہووے حالت مین اور اوسکو جو سب لوگ سے بزرگ تر ہووے اندر وسے حق کے نزدیک رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اوسے چاہیے کہ دیکھے اس آنیوالے یعنی حضرت علی رض کو حدیث ۳۰ روایت کی دارقطنی نے کہ حضرت عمر رض نے دیکھا ایک شخص کو کچھ تکرار کرتے ہوے حضرت علی رض سے پس حضرت عمر رض نے اوسے فرمایا ارے خرابی ہووے تجھے آیا تو پہچانتا ہے علیؑ مرتضے کو یہ انکے چچا کے بیٹے ہین اور اشارہ فرمایا طرف قبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسم خدا کی تو نے ستایا مگر حضرت کو قبر کے اندر حدیث ۳۱ روایت کی دارقطنی نے کہ حضرت عمر رض نے حضرت علی رض کا حال پوچھا لوگون نے کہا آپ اپنی زمین کی طرف تشریف لے گئے ہین حضرت عمر رض نے فرمایا مجھے اونکے پاس لے چلو حضرت عمر رض سب لوگ کے ساتھ وہان تشریف لیگئے دیکھا حضرت علی رض کچھ کام کر رہے ہین پس سب لوگون نے معیت حضرت علی رض کی ایک گھڑی وہ کام کیے پھر بیٹھ کر بات چیت کرنے لگے پس حضرت علی رض نے حضرت عمر رض سے فرمایا یا امیر المومنین فرمایئے تو اگر آوے آپکے پاس کوئی قوم بنی اسرائیل کی پس اوس قوم مین سے ایک آدمی کہے کہ مین عم ہون موسے علیہ السلام کا چچا زاد بھائی ہون تو آیا اوس شخص کی کچھ عزت اونکے نزدیک

زیادہ ہوئیں اصحاب دوسرے پر حضرت عمر رضہ نے فرمایا ہاں ہوئیں پس حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ میں
قسم اللہ تعالےٰ کی بہائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں اور بیٹا اونکے چچا کا پس کہینچی حضرت
عمر رضہ نے چادر اپنی اور بچہا دیا اوسے زمین پر اور فرمایا حضرت علی رضہ کو کہ آپ آئیے بیٹھئے قسم ہے خدا کی
اس چادر کے سوا ابہیتک میں میان ہون اور کسی جگہہ بیٹھنے نہ دونگا پہر حضرت علی مرتضےٰ برابر جبتک
وہ لوگ رہے اوسی چادر پر بیٹھے رہے یہ چند روایتیں ذخیرۃ العقبےٰ سے لکہی گئیں حدیث ۳۲ نزہۃ [illegible]
ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالےٰ نے ہر نبی کی اولاد کو اوسکی پشت سے پیدا کیا
سوائے ہمارے سو اللہ پاک نے پیدا کیا اولاد ہماری پشت علی رضہ سے حدیث ۳۳ مواہب لدنیہ میں ہے
کہ روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تہی ایکدن جبکہ آپ صہبا
مقام میں جو خیبر سے ایک منزل ہے اور سر مبارک آپکا گود میں جناب حضرت علی رضہ کی تہا پس نماز عصر کی نہ پڑہی
حضرت علی رضہ نے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تہے پس حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کہ علی تمنے نماز عصر کی پڑہی عرض کی نہیں اسواسطے کہ صحابہ حضرت کو خواب سے
جگاتے نہ تہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خداوندا علی تیری اور تیرے رسول کی
بندگی میں تہے سو پہیردے علی کیواسطے آفتاب اسماء کہتی ہیں کہ دیکہا مینے کہ آفتاب ڈوبا پہر نکل آیا بعد
ڈوب جانے کے اور دہوپ نکل آئی پہاڑون اور زمین پر حدیث ۳۴ روایت کی ابن عدی نے کہ
فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب شب معراج میں مجہکو آسمان پر لیگئے تو دیکہا مینے لکہا ہوا
ساق عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی روایت ۳۵ ہے کہ ایک عورت
حاملہ جسنے زنا کی تہی حضرت عمر کے حضور میں حاضر کی گئی پس حضرت عمر رضہ نے اوسکے سنگسار کر دینے کا حکم
دیا پس حضرت علی مرتضےٰ رضہ نے فرمایا سنگسار کرنا حاملہ عورت کا بعد وضع حمل کے چاہیئے پس
فرمایا حضرت عمر رضہ نے کہ لولا علی لہلک عمر اگر اسوقت علی مرتضےٰ نہوتے تو عمر ہلاک ہوا تہا روایت ۳۶ ہے
کہ ایکدن جناب حضرت امیر نے منبر پر آکر فرمایا پوچہتے جاؤ مجہسے تم لوگ عرش کے نیچے سب چیزون سے
یہ مجہکو [illegible] ہے لعاب دہن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جو میرے مونہہ میں آپنے ڈالا تہا [illegible]

جو دیا ہے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا تھوڑا سو قسم ہے خدا کی اگر حکم کرون توریت
اور انجیل کو بولنے کا تو میرے سامنے چلی آوین اور مین خبر دے دون جو اونکے اندر ہے اور وہ دونو
اسپر میری تصدیق کرین اوس مجلس مین ایک شخص دعلب نامے تہا کھڑے ہو کر پوچھنے لگا حضور نے تو
بڑا دعوی کیا فرمائین تو سہی آپنے خدا کو دیکہا ہے آپنے فرمایا مین بن دیکھے اپنے ربکے اوسکی بندگی نہین
کرتا کہا کیونکر آپنے اوسے فرمایا آنکھون نے تو مشاہدہ عینین سے نہین دیکھین ہین مگر دل اوسے
حقایق ایقان سے دیکھتے ہین میرا رب واحد ہے اوسکا شریک نہین احد ہے اوسکا ثانی نہین فرد ہے
اوسکا مثل نہین نہین گھیرتا اوسے کوئی مکان حواس اور ادراک سے مدرک نہین ہوتا پس ایک
چیخ ماری دعلب نے اور بدحواس ہو کر گر پڑا بعد افاقہ کے کہا اب ہمکو کچہ سوال کی حاجت باقی
نہین تکمیل ہو گئی **روایت ۳۷** فصل الخطاب مین ہے کہ حضرت علی مرتضے رض نے روایت کی
کہ پیغمبر خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اے علیؑ دوست تیرے بہشت مین ہونگے اور ایک قوم ہوگی کہ میرے
ابوبکر اور عمر کو گالیان دیگی اونکو جہان پاؤ قتل کرو وہ مشرک ہونگے **روایت ۳۸** ایک کسی شخص نے
ایک کسی سنی سے پوچہا کہ کچہ تجھے بھی فرق سنی شیعہ کا معلوم ہے سنی نے کہا ہان اوسنے کہا کیونکر سنی نے
کہا دو دریا بہے جاتے ہین ایک رحمت کا ایک لعنت کا رحمت کا دریا محبت حضرت علی مرتضے رض کی ہے
اور لعنت کا دریا دشمنی صحابہ کی رحمت کے دریا مین تو ہم تمہارے شریک ہین اور جب تم لعنت کے دریا مین
غسل کا ارادہ کرتے ہو تب ہم تمسے اور تمہارے عمل سے الگ ہو جاتے ہین اور تمہارے اس عمل سے
اللہ اور اوسکے رسول دونو بیزار ہوتے ہین **روایت ۳۹** عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہین کہ حضرت
علی رض سب منبر ونکے سیڑہیون سے چہ لاکہ نکتے فرماتے اونکے بیٹہنے پاتے ہین **روایت ۴۰** ایک
عورت نے عرض کی یا حضرت میرا بہائی مر گیا اور چہ سے دینار چہوڑے ہین اور مجھے ایک ہی
دینار لوگون نے دیا اور کہتے ہین کہ تجھے ایک ہی پہونچتا ہے حضرت علی نے اوسیوقت فوراً
فرمایا کہ شاید بہائی تیرا ایک بیوی اور دو بیٹیان اور ایک مان اور بارہ بہائی اور تجھے ایک بہن
چہوڑ کر مرا ہے اوس عورت نے کہا حضرت ہان تب آپنے اوسے فرمایا کہ حساب سے تجہے ایک ہی

دینا چاہیے اس حساب کہ بیوی کا اٹہوان حصہ چاہیے اسواسطے تین دینار اوسے دیئے اور حق
تعالی دو نو بیٹیون کے چاہیے چار سو دینار اونکو دیئے اور چیتا حصہ ان کو سو اوسے دیئے باقی
بچتیس رہے اوس میں سے دو دو دینار بارہ بہائیو نکو دیئے اور ایک بہن کی ملی روایت ۱۸ روایت
حضرت عائشہ سے کہ ایکدن حضرت ابوبکر صدیق بار بار حضرت علی رض کے مونہکی طرف دیکہتے جاتے تہے
کہ مینے حضرت ابوبکر رض سے پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ آپ بار بار کیون حضرت علی کے مونہہ کیطرف
دیکہا کرتے ہین فرمایا کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضرت علی رض کے مونہہ کیطرف
دیکہنا عبادت ہے روایت ۱۹ ہے انس سے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوستی
ان چار شخصون کی منافقون کے دلونمین اکٹہی نہین ہوتی جسکے دلمین ایمان ہوگا اوسیکو وہ پیارے
ہونگے وہ چار ہین ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور علی رض ہین رضی اللہ عنہم روایت ۲۰ ہے حضرت
مرتضے علی رض سے کہ فرماتے تہے کہ ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے یمن کیطرف حاکم کرکے
بہیجا مینے عرض کی حضرت مین جوان ہون اور مجہکو کیا چاہیئے ہوگا اور جسے مین جانتا نہین اوسکا کیا حکم کرونگا
آپنے میری چہاتی پر ہاتہ مارا اور فرمایا خدایا اسکے دلکو سیدہی راہ دکہلا اور اوسکے دلکو ثابت رکہہ اور اوسکی
زبانکو سچی بات پر رکہہ سو قسم خدا کی اسکے بعد جب کوئی دو قضیے میرے پاس آتے تو اونکے حکم دینے مین
مجہے کچہ شک نہین رہتا روایت ۲۱ ہے حضرت عمر رض سے فرماتے تہے کہ جہان حضرت علی رض
ہون حقتعالے ہمکو وہین رکہے روایت ۲۲ شیخ فرید شکر گنج فرماتے ہین ایک طائفہ جہودونکا بیٹہا تہا
کہ ایک فقیر آیا اور اون لوگون سے کچہ مانگا اوسی درمیان مین علی مرتضے رضی اللہ عنہ کہین سے
تشریف لاتے تہے کافرون نے مسخرا پن سے فقیر کو کہا کہ علی رض کے پاس جاکر جو مانگنا ہو سو مانگ
فقیر علی رض کے پاس آیا اور ہاتہ آپکا پکڑکر اپنی بہوک پیاس کا حال کہہ سنایا حضرت امیر کے پاس اوسوقت
کچہہ نہ تہا مگر فراست سے تاڑ گئے کہ ان کافرون نے مسخرا پن کی راہ سے میرے پاس بہیجا ہے کہ انکے
پاس کچہ نہین ہے بہرکیف آپنے ہاتہ اوس فقیر کا پکڑا اور ہتہیلیون پر اوسکی دس مرتبہ درود خمسہ پڑہ دیا
اور فرمایا کہ مٹہی بند کر اوسنے مٹہی بند کرلی اور کفار کے پاس آیا کافرون نے قہقہے مار کر کہا کہ تو نے کیا پایا

فقیر نے کہا کچھ نہیں مگر دس مرتبہ درود ہماری ہتیلیوں پر پڑھکر پہونک دیا سب کافر قہقہے مار کر ہنسنے لگے
اور کہا مٹھی کھول جب اوس فقیر نے مٹھی کہولی دس اشرفیاں سونیکی اپنے ہاتھ میں پائیں اوس پر وہ نو ہزار کافر
حضرت امیر رض کے ہاتہ پر مسلمان ہوے حدیث اٹہتر روایت کی ترمذی نے عبدالرحمن بن عوف سے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر بہشت میں ہیں اور عمر بہشت میں ہیں اور عثمان
بہشت میں ہیں اور علی بہشت میں ہیں اور طلحہ بہشت میں اور زبیر بہشت میں اور عبدالرحمن بن عوف بہشت
میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں اور سعید بن زید بہشت میں اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت میں ہیں
ف بشارت بالجنۃ منحصر انہیں دس میں اور اونکے لیے بہی آئی ہے اور مخفی نرہے کہ ذکر خلفاء اربعہ رضی اللہ
عنہم کا جس حدیث میں واقع ہوا ہے سب کا یا بعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہے جیسا مذہب اہل سنت وجماعت کا
ہے اور احتمال بہی نہیں ہوسکتا کہ راوی ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کے لاے ہوں حاشا وکلا اگر
حدیث کے بیان کے وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثلاً ہنس پڑے ہیں راوی بہی اوس حدیث کی روایت کے
وقت اتباعاً ہنس پڑے ہیں بیان حدیث میں سر مو تجاوز نہیں کرتے تھے گو مقصود میں اوس سے کچھ فرق
نہوتا حدیث اناسی روایت کی معمر نے بطریق ارسال کے کہ واقضاہم علی حکم بحق زیادہ کرنیوالے میری امت
میں سے علی ہیں ف معنی اقضاہم کے خوب جاننے والے احکام خصومت کے کہ محتاج ہے طرف
قضا کے اسیواسطے حضرت عمر رض بے مشاورت اور بے فتوی انکے حکم نہیں کرتے تھے اور اگر حضرت
علی رض موجود نہوتے تو توقف کرتے اور اس روایت سے افضلیت حضرت علی رض کی حضرت ابوبکر رض
اور عمر رض پر ثابت نہیں ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں ہے اونکی شانیں اور نصوص الہی میں
قرآن اور احادیث میں اور قطع نظر اسکے اعتبار اوسی کا ہے جسپر اتفاق کیا ہے جمہور صحابہ نے اور
اجماع کیا اسپر اہلسنت اور جماعت کے علماء ظاہر اور باطن نے کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
افضل حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہم حدیث اسی روایت
کی احمد نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسکو امیر کریں ہم آپکے
بعد وفات آپکی فرمایا حضرت صلے نے اگر امیر کروگے تم بعد میرے ابوبکر کو تو پاؤگے تم اوسکو امانت دار

ہے بے رغبتی کرنیوالا دنیا مین رغبت کرنیوالا آخرت مین اور اگر امیر کروگے تم عمر کو تو پاؤگے تم اوسے قوی
امانت دار کہ نہ ڈریگا جاری کرنے مین احکام دین خدا کے ملامت سے کسی ملامت کرنیوالے کی اور اگر
امیر کروگے تم علی کو اور نہین دیکھتا ہون مین تمکو اونکو امیر کرنیوالا تو پاؤگے اونکو راہ راست دکہانیوالے
یعنی مرشد کامل راہ راست پانیوالے کہ پہنچا دینگے تمکو راہ راست پر ف حضرت ابوبکر رض کے پہلے ذکر کرنے مین
اشارہ ہے طرف مقدم ہونے اونکے اور معنی لا اراکم فاعلین کے یہ ہین کہ مین بہ یقین جانتا ہون کہ تم
سب سے علی کو امیر نہ کروگے اسواسطے کہ مین بقضاء الہی جانتا ہون کہ عمر علی رض کی بہت سے مذکورین کی
ہے پس اگر علی کو مقدم کروگے تو خلاف مقدر یعنی اور لوگ فوت ہوجاوینگے حدیث ۴۹ روایت
کی ترمذی نے علی رض سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکر کو کہ
نکاح کردیا مجھسے اپنی بیٹی کا اور سوار کرلایا مجھے اونٹنی پر مدینے اور ساتھ رہا میرے غار مین اور آزاد کیا بلال کو
اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمر کو کہتے ہین سچ بات اگرچہ کڑوی معلوم ہو کیسکو بسبب حق گوئی کے
اوسکا کوئی دوست نہین رحمت کرے اللہ عثمان کو کہ شرماتے ہین اوسسے فرشتے رحمت کرے حق تعالی علی کو
خداوندا پہیر حق کو ساتھ علی کے جدہر علی پہرین حدیث ۵۰ سیوطی نے جمع الجوامع مین لکہا ہے کہ قرآن
ساتھ علی کے ہے اور علی ساتھ قرآن کے ہین حدیث ۵۱ مدارج النبوۃ مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ علی قسمت کرنیوالے بہشت اور دوزخ کے ہین اپنے دوستونکو بہشت کے اندر
داخل کرینگے اور دشمنونکو دوزخ مین ف شفا مین ہے کہ دشمنان حضرت علی رض کے خوارج اور نواصب
اور کچہ گروہین کہ نسبت کیے جاتے ہین طرف اونکے روافض سے حدیث ۵۲ مدارج النبوۃ مین ہے
کہ روایت ہے انس رض سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض کے چار
رکن ہین رکن اول ہاتہ مین ابوبکر صدیق رض کے دوسرا ہاتہ مین عمر رض فاروق کے تیسرا ہاتہ مین عثمان ذی
النورین کے چوتہا ہاتہ مین علی مرتضے رضی اللہ عنہم کے پس جو آدمی محب ابوبکر کا ہے اور دشمن اور
مبغض ہے عمر کا تو ابوبکر اوسے پانی نہ پلاوینگے اور جو آدمی محب علی کا ہے اور دشمن اور مبغض عثمان کا
تو علی اوسکو پانی نہ دینگے ف مشہور وہ ہے کہ ساقی حوض کوثر کے حضرت علی مرتضے رض ہونگے

اور فرمایا ہے حضرت علی شیر خدا رضہ نے کہ جو ابو بکر رضہ کے ساتھ دشمنی کریگا ہر گز میں اوسے حوض کوثر کا پانی نہ دونگا حدیث ۵۳ روایت کی بخاری نے محمد بن حنفیہ سے کہا محمد بن حنفیہ نے کہ کہا مینے اپنے باپ امیر المومنین علی مرتضے سے کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کون آدمی بہتر زیادہ ہے فرمایا علی رضہ نے کہ ابو بکر بہتر زیادہ ہین پھر مینے کہا اونکے بعد کون بہتر زیادہ ہے فرمایا عمر اور ڈرا مین کہ کہدینگے کہ عمر کے بعد عثمان بہتر ہین اسواسطے کہا مینے کہ پھر اونکے بعد آپ بہتر زیادہ ہین فرمایا مین تو ایک مرد ہون مسلمانون مین سے ف صاف اور راست گوئی حضرت امیر کی ملاحظہ کے قابل ہے سبحان اللہ داماد مصطفے شیر خدا کے کلام مین کیا مجال کہ بال برابر بھی ناراستی کو دخل ہووے روایت ۵۴ فردوس الاخبار مین معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہے کہ دوستی جناب حضرت امیر کی وہ حسنہ ہے کہ سیئہ اوسکے ساتھ ضرر نہین کرتے اور دشمنی جناب حضرت امیر کی ایسی سیئہ ہے کہ اوسکے ساتھ کسی حسنہ کا نفع نہین پہونچ سکتا ہے روایت ۵۵ خبر مین ہے کہ ایکدن جناب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوے تھے استنے مین جناب حضرت علی مرتضے شیر خدا تشریف لاے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو اپنی آغوش مبارک مین لے لیا اور اونکی دونون آنکھون کے بیچمین بوسہ دیا حضرت عباس رضہ حاضر تھے فرمایا یا رسول اللہ انکو آپ دوست رکھتے ہین فرمایا چچا ہان انکو مین دوست رکھتا ہون اور بہت دوست رکھتا ہون اور مین نہین جانتا کہ کوئی اونکو مجھسے زیادہ دوست رکھے بالتحقیق حقتعالی نے اولاد کو ہر پیغمبر کی اوسکی پشت مین رکھی ہے اور میری اولاد پشت علی میں سپرد کی گئی ہے روایت ۵۶ کی ترمذی نے کہ سلمان رضہ کو لوگون نے کہا کہ تم علی مرتضے رضہ کو سب سے زیادہ دوست کیون رکھتے ہو کہا مینے جناب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا کہ جسنے علی کو دوست رکھا پس بدرستیکہ اوسنے مجھے دوست رکھا اور جسنے علی سے دشمنی رکھی مجھی سے دشمنی رکھی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے بارہ مین دعا فرمائی ہے کہ خدایا دوست رکھ اوسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اوسکو جو علی کو دشمن رکھے ؎ دوستی علی بحق خدا اے عزیز

دوست گیر در ترا بہرہ دو سرا چہ بہراو گفت مصطفے باللہ کہ خداوند وال من والاہ ہو بغض او موجب زیان کاریست

سبب خواری و نگونساری است ❊ دشمنی و سے افگند در چاہ ❊ ہم بہ برہان و عادمین بداد ❊ ❊

حکایت ۵۷ ہے شواہد میں داخل ہے امام مستغفری کے کہ کسی ایک صالح نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور ساری خلقت حساب کا حشر میں کہڑی ہے پلصراط کے پاس میں پہونچا اور وہانسے گذرا دیکہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کنارے پر حوض کوثر کے تشریف رکہتے ہیں اور حضرت امام حسن حسین رض لوگون کو پانی پلاتے ہیں میں بہی اونکے پاس گیا کہ مجھے بہی پانی عنایت ہو نہ پایا پس میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ شاہزادونکو فرمایئے کہ مجھے بہی پانی دیوین آپنے فرمایا کہ تجھے وہ پانی نہ دیوینگے مینے عرض کی کیون یا رسول اللہ فرمایا اسواسطے کہ تیرے ہمسایہ میں ایک شخص علی مرتضےٰ کی مذمت کرتا ہے اور اونکو برا کہتا ہے اور تو اوسکو منع نہیں کرتا مینے عرض کی یا رسول اللہ میں اوسے ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ مجھے مارڈالے اسواسطے بیاعث بے استطاعتی اپنی کے اوسے منع نہیں کرتا ہون پہر آپنے ایک چہری مجھے دی اور فرمایا جا اور اوسکو مارڈال مینے خواب ہی میں اوسے مارڈالا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کی حضرت مینے اوسے قتل کرڈالا پس آپنے فرمایا اے حسن اسکو پانی دو امیر المومنین جناب حضرت امام حسن رض نے پانی دیا مینے پانی آپکے دست حق پرست سے لیا مگر یہ معلوم کہ پیا یا نہیں پیا پہر میں نیند سے چونک پڑا بہت خوفناک پہر وضو کرکے مین نماز میں مشغول ہوا صبح ہوتے ہوتے آواز رونیکی لوگونکے آئی کہ فلان شخص جامہ خواب پر ذبح کیا ہوا پڑا ہے پہر حاکم کی طرفسے کوتوال وغیرہ آئے اور میرے ہمسایونکو بے گناہ پکڑ لیگئے مینے دلمین کہا سبحان اللہ یہ وہ خواب ہے کہ مینے دیکہا ہے اور حقتعالے نے اوسکو ہو بہو سچ کیا ہے میں اوٹہا اور حاکم کے پاس جاکر کہا کہ اسے مینے مارا ہے اور یہ سب لوگ بیگناہ ہیں حاکم نے کہا اسے واسے بر تو تو یہ کیا کہتا ہے مینے خواب کا حال حاکم سے کہا کہ خواب میں اسے مینے ذبح کیا ہے مگر اسمین میرا گناہ کچھ نہیں حاکم نے کہا تم جزاک اللہ خیرا انتھہ اپنے گہر چلا جا تیرا کچہ گناہ نہیں اور یہ لوگ بہی بیگناہ ہیں گناہ اوسی نالائق کا ہے کہ شیر خدا داماد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہتا تہا حکایت ۵۸ شواہد میں حضرت امام حسین بن علی بن حسین رض سے روایت کی ہے کہ آپنے

فرمایا کہ ابراہیم بن ہشام مخزومی والی مدینہ کا تہا اور ہر جمعے کیدن ہلوگ کو منبر کے پاس جمع کرتا اور آپ
منبر پہ چڑہ کر جناب حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضہ کی شان میں کلمات سخت کہا کرتا تہا ایک جمعہ میں
لوگ بہت سے مجتمع ہو گئے تہے میں منبر کے پاس تہا اوسی جگہہ مجہے نیند آگئی خواب میں دیکہا کہ قبر مبارک
جناب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شق ہوگئی اور اوسکے اندر سے ایک بزرگ سفید کپڑا پہنے
ہوسے نکلے اور مجہسے فرمایا اے ابو عبد اللہ اسکی باتون سے تمہارا دل نہین دکہتا مینے عرض کی
جگر پہنا جاتا ہے پر کیا کرون فرمایا آپنے آنکہین کہولو اور دیکہو کہ حقتعالے اوسکے ساتہہ کیا کرتا ہے مینے
آنکہین کہولین وہ مذمت حضرت علی مرتضے رضہ کی کر رہا تہا کہ ناگہان منبر سے نیچے گرا اور ہلاک ہوا روایۃ
ہے کہ اموال دنیاوی سے چار درم آپکے پاس تہے کہ آپنے حوائج ضروریہ سے بچا کر رکہا تہا اونکو
راہ حق مین فقیرون پر صدقہ کیا ایک درم کو ظاہر مین ایک کو پوشیدہ ایک دنکو ایک درم رات کو
حقتعالے نے جناب حضرت امیر رضہ کی تشریف مین اس خدمت کی تعریف فرمائی اور یہ آیت اوتاری
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ جو لوگ خرچ
کرتے مین مال اپنے راتکو اور دنکو پوشیدہ اور ظاہر بس اونکے لیئے ہے اونکا اجر جناب حضرت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچہا علی تمنے اسطرح پر صدقہ کیون کیا فرمایا طریقہ صدقے کا مینے چار طرح پر دیکہا بس
طلب رضاے حق کے واسطے مینے اون چار طریقون کو اختیار کیا بامید اسکے کہ کوئی ایک ان طریقون
مین سے تو مرتبہ قبول کو پہونچیگا اور حقتعالے مجہسے راضی ہوگا آپنے فرمایا علی جو تمہارے مقصود تہے سو تمنے پالیے
روایۃ بروایات صحیحہ ثابت ہوا کہ جب آپ پہلا پاے مبارک رکاب پر رکہتے تلاوت قرآنکی
شروع فرماتے اور جب دوسرا پانون آپکا رکاب پر پہونچتا بروایتے جب آپ سواری پر بیٹہہ جاتے
اتنے عرصہ قلیل مین ختم قرآن فرماتے روایۃ ہے شواہد مین کہ اسمار بنت عمیس نے فاطمہ رضہ سے
روایت کی کہ شب زفاف کو مین علی مرتضے رضہ سے بہت ڈری اسواسطے کہ مین سنتی تہی کہ زمین اونسے
باتین کرتی تہی صبحے یہ بات مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی آپ شکر کے سجدے مین گر پڑے
مشغول رہے پہر سر اوٹہا کر فرمایا بشارت ہو تجہے اے فاطمہ ساتہہ پاکیزگی نسل کے اسواسطے کہ حقتعالے نے

فضیلت دی ہے سب پر مجہکو ساری خلایق پر اور زمین کو حکم ہوا کہ تو انبیا اور بجالا وسے مشرق سے
مغرب تک گذر سے اونکے روایت ہے روضۃ الشہدا مین ہے کہ وقت توجہ کی طرف صفین کے
اصحاب کو آپکے پانی کی حاجت ہوئی ہر چند جب دراست دوڑے سے پانی نہ ملا آپنے اونکو ملا وسے
ایک بتخانہ اوس میدان مین نظر آیا لوگ وہان گئے اور بتخانے والون سے پانی مانگا اونہون نے کہا پانی یہان
دو کوس پر ملیگا اصحاب نے آپسے عرض کی حکم ہو تو وہان سے جاکر لوگ پانی لے آوین آپنے فرمایا اوسکی حاجت
نہین اور ناگاہ اپنے لشکر کی قبلہ جانب ہوئی اور ایک جگہ کو اشارہ کیا کہ اسے کہودو جب تہوڑی سی کہودی
تو ایک بڑا پتہر نکلا کہ کوئی آلہ اوسپر کارگر نہ ہوتا تہا آپنے فرمایا یہ پتہر پانی پر ہے محنت کرکے اسے اکہاڑو
ہر چند سب اصحاب نے اکٹہا ہوکر حملہ کیا پر اوسے ہلا نہ سکے پہر آپ اپنے سواری سے اترے اور آستین
کہونٹیون تک چڑہائی اور انگلیان اپنی اوس پتہر کے تلے دیکر زور کیا اور اوس پتہر کو اوس چشمے سے اٹہاکر
دور پہینکا نہایت صاف شیرین ٹہنڈا پانی نکلا کہ اوس سفر مین بہتر اوس سے پانی نہ ملا تہا سب لوگون نے
خوب سیر ہوکر پیا اور جسقدر لینا تہا لیا پہر آپنے اوس پتہر کو اٹہاکر اوس چشمے پر رکہدیا اور فرمایا اوسی طرح
مٹی سے اسے چہپا دو جب راہب نے اوس بتخانہ کے یہ کرامت آپکی دیکہی بتخانہ سے آپکے پاس آیا
اور یہ عرض کیا آپ پیغمبر مرسل ہین فرمایا نہین پہر عرض کیا تب آپ فرشتہ مقرب ہین فرمایا نہین پہر عرض کی تب
آپ کون بزرگ ہین فرمایا مین داماد پیغمبر مرسل جناب حضرت محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ہون راہب نے کہا اپنا دست حق پرست نکالیے کہ مین مسلمان ہووون آپنے اپنا ہاتہ اوسے دیا راہب نے
کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پہر آپنے اوسے پوچہا کہ اسکا کیا سبب کہ تو ایک مدت
دراز تک اپنے دین پر رہا اور آج مسلمان ہوا کہا حضرت یہ بتخانہ اسی پتہر کے کہودنے والے کے واسطے
بنا ہے اور پہلے مجہسے بہت سے لوگ اس بتخانے مین اسی امید پر رہتے چلے آتے ہین اور ہمنے
کتابون مین دیکہا ہے اور اپنے عالمون سے سنا ہے کہ یہان پر ایک چشمہ ہے اور اوسپر ایک پتہر ہے
کہ اوسکو کوئی نہین جانتا اور اوسکو نہین کہود سکتا مگر پیغمبر یا داماد پیغمبر کا جب آپنے اوسے اٹہایا مین اپنی آرزو
دیرینہ پر پہونچا آپ یہ باتین اوسسے سنکر اتنا روئے کہ محاسن شریف آنسو سے تر ہو گئی پہر فرمایا شکر خدا کا

یت ہوا میں ہوں اور کتابوں میں اوسکی مذکور ہوں پہر وہ راہب اونکا یار رہا یہانتک
امرا ہی آگے آپکے شہید ہوا آپنے اوسکی نماز پڑہی اور اوسے دفن کیا روایت ۶۳ ازالۃ الخفا میں
ہے کہ روایت کی حاکم اور نسائی نے عمرو بن میمون سے کہا کہ میں بیٹہا تہا ابن عباس رض کے پاس کہ ناگاہ نو گروہ
اونکے پاس آئے اور کہا یا ابن عباس یا تو تم میرے ساتہ کہڑے ہو جاؤ یا تو تخلیہ کردو میرے ساتہ انکو
درمیان سے پس کہا ابن عباس نے بلکہ میں ہی تمہارے ساتہہ کہڑا ہوتا ہوں پس وے سب کے سب
ابن عباس سے کچہ بات چیت کرنے لگے میں نہیں جانتا کیا بولے پس آئے ابن عباس جہاڑتے تہے کپڑے
اپنے اور کہتے تہے اُف اور تُف پڑتے ہیں یہ لوگ اوس مرد کے پیچہے جسکی دس فضیلتیں ایسی ہیں
کہ اوسکے سوا اور کسی کو وہ فضیلتیں نہیں ہیں پڑتے ہیں اوس مرد کے پیچہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لابعثن رجلا لایخزیہ اللہ ابدا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فاستشرف لہا مستشرف
فقال این علی فقالوا انہ فی الرحی یطحن قال وما کان احدہم یطحن قال فجاء وہو ارمد لا یکاد ان یبصر قال فنفث
فی عینیہ ثم ہز الرایۃ ثلثا فاعطاہا ایاہ کہا ابن عباس نے کہ بہیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رض کو
سورۂ توبہ لیکر کے پہر علی مرتضے کو پیچہے اونکے بہیجا پس علی مرتضی رض نے وہ سورہ اونسے لے لیا اور کہا
نہیں لے جا سکتا اسے مگر وہ مرد کہ وہ مجہسے ہے اور میں اوسے ہوں کہا ابن عباس رض نے کہ
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بہائیوں کو کہ تم لوگوں میں سے
کون آدمی ایسا ہے جو دوستی اور موالاۃ کرے مجہسے دنیا اور آخرت میں اور علی مرتضی رض
اونہیں کے ساتہہ بیٹہے تہے پس آپنے اون میں سے ایک شخص کی طرف متوجہ ہوکر
فرمایا کہ کوئی تم لوگوں میں ایسا ہے جو موالاۃ کرے مجہ سے دنیا اور آخرت میں پس سب نے
انکار کیا پس آپ نے علی مرتضی رض کو فرمایا کہ تم میرے دوست ہو دنیا اور آخرت میں کہا
ابن عباس رض نے کہ اور علی رض تہے بعد خدیجہ رض کے سب لوگوں سے پہلے ایمان لائے تہے
کہا ابن عباس نے اور لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا پس ڈالا اوسے
اوپر علی و فاطمہ و حسنین کے اور فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و

ویطہرکم تطہیرا کہا ابن عباس نے اور بیچی علی رض نے اپنی جان پس پہن لیا لباس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سو رہے بچھاون پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مشرکین
تیراندازی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس آئے ابوبکر رض اور علی سوتے
ہوئے تھے اور ابوبکر رض نے سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے ہیں پس فرمایا
یا نبی اللہ پس علی مرتضی رض نے اونکو فرمایا کہ نبی اللہ تشریف لیکر بیر میمون کی طرف پس
پہنچو آپکے پاس پس ابوبکر رض چلے آئے اور آپ کے ساتھ غار میں داخل ہوئے اور
علی مرتضی پر کفار پتھر پھینکتے تھے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھینکتے تھے
اور علی مرتضی رض فریاد کرتے تھے اور سر اپنا کپڑے میں لپیٹے تھے جب صبح ہوئی تو علی رض
نے سر اپنا کپڑے سے نکالا کفار نے کہا تم تو قابل ملامت کرنے کے ہو اور صاحب تمہارے
فریاد نکرتے تھے اور ہم لوگ اوپر پتھر پھینکتے تھے اور تم فریاد کرتے تھے اور ہمنے اسکو
تو سمجھا پھر کہا ابن عباس نے کہ اور نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک میں
اور اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے پس علی مرتضی نے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ
چلوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں پس علی مرتضی رونے لگے پس
آپنے اونکو فرمایا کہ علی کیا تم راضی نہیں ہو کہ ہو تم میری طرف سے بمنزلہ ہارون کے
موسی کی طرف سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں مناسب یہ ہے کہ تم مت جاؤ اور تم
میرے خلیفہ رہو کہا ابن عباس رض نے کہ اور فرمایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تم ولی ہر مومن مرد اور عورت کے ہو میرے بعد اور کہا ابن عباس رض نے کہ اور بند کردیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے مسجد کے سوائے دروازے علی کے سو
علی مسجد ہوکر اپنی حالت جنب میں جاتے تھے اسواسطے کہ اونکے گھر جانے کے سوائے
اسکے اور کوئی راہ نہ تھی کہا ابن عباس رض نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے میں جسکا مولی ہوں پس علی اوسکے مولی ہیں روایت ۱۴۲ کی حاکم نے ابو ہریرہ سے

کہ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ نے کہ البتہ علی مرتضی میں تین خصلتین ایسی ہین کہ اگر اونمین
سے ایک خصلت ہوتی مجھ مین تو مجھے محبوب تر ہوتا اس سے کہ دیا جاؤن مین لال لال اونٹ
لوگون نے کہا وہ کیا ہین یا امیر المومنین کہا نکاح ہونا علی رضہ کا فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اور رہنا اونکا مسجد نبوی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
کہ حلال تھا اونکے واسطے جو حلال تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنے آنا مسجد مین
حالت جنابت مین اور نشان خیبر کے دن کا **روایت ۶۵** تخریج کی حاکم نے ابن عباس
سے کہا کہ علی مرتضی رضہ مین چار خصلتین ایسی ہین کہ کسی عرب کو وہ خصلتین نہین ہین
وہ پہلے عربی اور عجمی کے ہین جنہون نے نماز پڑہی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور نشان حضرت کا اونکے ساتھ رہتا تھا ہر لڑائیون مین اور حضرت علی ہی نے صبر
کیا ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز مہراس کے اور علی مرتضی ہی نے غسل دیا
آپ کو اور قبر شریف مین داخل کیا آپ کو **روایت ۶۶** ہے کہ آیا ایک شخص اہل شام
سے پس گالی دی اوسنے حضرت علی شیر خدا کو ابن عباس کے پاس پس پتھر مارا اوسکے
ابن عباس نے اور کہا ای دشمن خدا کا ایذا دیا تونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا مُهِينًا **روایت ۶۷** ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اُدْعُوا إِلَيَّ سَيِّدَ الْعَرَبِ بلاؤ میرے پاس سردار عرب کو یعنے عرض کی یا رسول اللہ
کیا آپ سید عرب نہین ہین فرمایا مین سید اولاد آدم ہون اور علی سید عرب ہین **روایت ۶۸**
ہے زید بن ارقم سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی چاہے کہ زندہ
رہے مثل زندہ رہنے ہمارے اور مرے مثل مرنے ہمارے کے اور بسیرا دے جاکر
بہشت مین جسکا حق تعالی نے مجھے وعدہ دیا ہے تو چاہیے اوسے دوستی کرے
علی بن ابیطالب سے سو وہ ہرگز نہ نکالین گے تمکو ہدایت سے اور ہرگز نہ داخل کرین گے

انکو مگر ایسی ہین روایت ۱۹ ہے ابی ذر سے کہا نہ پہچانتے تھے ہم لوگ منافقین کو مگر جھٹلانے سے اونکے اللہ اور رسول کو اور پیچھے بیٹھ رہنے سے اونکی نماز سے اور بغض کرنے سے اونکے ساتھ علی بن ابیطالب رض کے روایت ۲۰ ہے ابی ہریرہ رض سے کہا کہ فرمایا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ نکاح پڑھا دیا آپنے میرا علی بن ابیطالب سے اور وہ فقیر ہین اونکے کچھ بھی مال نہین ہے پس فرمایا آپنے اے فاطمہ کیا تم راضی نہین ہو کہ حق تعالی نے تجلی کی اہل زمین پر پس چن لیا دو مرد کو کہ ایک اون مین سے تمہارے باپ ہین اور دوسرے تمہارے شوہر ہین روایت ۲۱ ہے علی رض سے بیچ بیان قول حق تعالی إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ کے فرمایا علی مرتضی رض نے کہ رسول اللہ منذر ہین اور مین ہادی ہون روایت ۲۲ ہے ام سلمہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غصے ہوتے تو کسی کو جرات نہوتی کہ حضرت سے کچھ بول سکے سوائے علی بن ابیطالب رض کے روایت ۲۳ ہے سلمان سے کہا ایک مرد نے سلمان کو کہ علی کے ساتھ تم سب لوگون سے زیادہ محبت رکھتے ہو کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے کہ جسنے دوست رکھا علی کو پس اوسنے دوست رکھا مجھے اور جسنے بغض رکھا علی رض سے پس اوسنے بغض رکھا مجھسے روایت ۲۴ کی بریدہ نے اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا مجھے واسطے محبت چار آدمی کے اپنے اصحاب سے اور خبر دی حق تعالی نے مجھے کہ وہ دوست رکھتا ہے اون چارون کو کہا کہ ہم لوگون نے کہا کہ وہ چارون کون ہین یا رسول اللہ اور ہم سب کے سب چاہتے تھے کہ اون چار مین ہم بھی داخل ہون پس آپنے فرمایا کہ ہان آگاہ رہو کہ علی اون چارون مین سے ہین پھر آپ چپ رہے پھر فرمایا ہان خبردار رہو کہ علی انھین چار مین سے ہین پھر آپ چپ رہے روایت ۲۵ ہے عمار بن یاسر سے کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے علی کو یا علی طوبی ہے

واسطے اوسکے کہ دوست رکھے تجھے اور تیری تصدیق کرے اور خرابی ہے واسطے اوسکے کہ بغض رکھے تیرے ساتھ اور تیری تکذیب کرے **روایت ۶** ہے سلمان رضی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم لوگون مین سے سب سے پہلے حوض پر آنے والے اور تم لوگون مین سے سب سے پہلے مسلمان ہونیوالے علی بن ابیطالب ہین رضی اللہ عنہ **روایت ۷** ہے سعید بن خدری رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے فاطمہ زہرا کے پاس پس فرمایا کہ مین اور تم اور یہ سونیوالے یعنے علی اور وہ دونون یعنے حسن و حسین ایکہی جگہہ مین رہین گے قیامت کے دن **روایت ۸** ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنت مشتاق ہے تین آدمیون کی علی اور عمار اور سلمان کی **روایت ۹** ہے عبد اللہ بن سعد سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی آئی میرے پاس علی کی شان مین تین بات کی کہ یعنی علی سید المومنین اور امام المتقین اور قائد الغر المحجلین ہین * **روایت ۱۰** ہے علی بن ابی طلحہ سے کہا کہ حج کیا پس گذرا مین حسن بن علی کے پاس مدینہ مین اور ہمارے ساتھ معاویہ بن خدیج تھا پس حسن رض سے کسی نے کہہ دیا کہ یہ معاویہ بن خدیج علی مرتضی کو گالی دیا کرتا ہے فرمایا اوسے بلاؤ بلایا گیا پس اوسسے آپ نے پوچھا کہ تو گالی دیا کرتا ہے علی مرتضی کو اوسنے کہا واللہ مینے یہ کام نہین کیا فرمایا اگر تو اوس سے ملاقات کریگا اور مین سمجھتا ہون کہ تو اوس سے ملاقات نکر سکیگا قیامت کے دن تو اوسکو پائیگا کھڑا ہوا حوض پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ دفع کرینگے نیزون کو منافقین سے اونکے ہاتھ مین ایک عصا ہوگا عوسج کا فرمایا مجھسے صادق مصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور البتہ بدنصیب ہوا جس نے افترا کیا **روایت ۱۱** ہے ام سلمہ رض سے کہا کہ قسم ہے اوسکی جسکی مین قسم کھاتی ہون کہ علی مرتضی نزدیکترین سب لوگون کے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اور زیادہ قریب تھے از روئے عہد کے عیادت کی بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایکدن صبح کو وقت
اور آپ فرما رہے تھے علی آئے کئی بار پس فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا خصوصاً
نے شاید اونکو کسی کام کیطرف بھیجا ہے پھر اسکے بعد علی مرتضی آئے کہتے ہیں ام سلمہ کہ پہنچے
سمجھا کہ آپ کو کچھ کام ہوگا علی سے پس ہم لوگ گھر سے نکل کرکے باہر دروازے کے پاس
بیٹھ رہے اور بہ نسبت سب لوگون کے قریب تر دروازے سے مین ہی تھی پس جھکی
علی انکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونسے مشورہ اور کانا پھوسی کرنے
لگے پھر قضا کی آپ نے اوسی دن پس علی مرتضی اقرب الناس تھے از روی عہد کے
روایت ۹۲ ہے علی رض سے کہ درمیان اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا
ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم کسی کوچون مین مدینے کے تھے کہ ناگاہ ایک باغ پر ہم گذر کر
پہنچے عرض کی یا رسول اللہ کیا اچھا یہ باغ ہے فرمایا جنت مین تمہارے واسطے اس سے
اچھا باغ ہے روایت ۹۳ ہے بریدہ سے کہا کہ عورتون مین سب سے پیاری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فاطمہ زہرا تھین اور مردون مین علی مرتضی رض روایت ۹۴
ہے جمیع بن عمیر سے کہا داخل ہوا مین اپنے مان کے ساتھ عائشہ صدیقہ رض کے پاس پس
سنا مینے اونکو پردے کے پیچھے سے کہ میری مان نے عائشہ سے پوچھا حال علی مرتضی رض
کا پس فرمایا تم پوچھتے ہو اوس شخص کا حال کہ مین قسم کھاتی ہون اللہ پاک کی کہ مین نہین
جانتی ہون کسی شخص کو کہ محبوب تر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علی سے اور نہین ہے
زمین مین کوئی عورت کہ محبوب تر ہوے بیوی سے علی مرتضی رض کی روایت ۹۵ ابی عبد الرحمن
بن ابی لیلی نے اپنے سے کہا اونھون نے علی مرتضی رض کو اور وہ سیر کر رہے تھے اونکے
ساتھ کہ لوگ تعجب کرتے ہین آپ کے اس امر مین کہ آپ نکلتے ہین جاڑے مین باریک کپڑے پہن کر
اور گرمی مین موٹے گاڑھے کپڑے پہن کر کے فرمایا کیا تم میرے ساتھ خیبر مین نہ تھے
مینے کہا جی ہان مین تھا فرمایا پس بالتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابوبکر رض کو

اور کیا اونکے ساتھ نیزہ پس سو پھر آئے اور بھیجا عمر رضہ کو اور کیا اونکے ساتھ نیزہ پس وہ اور
لوگوں کے ساتھ پھر آئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین یہ نشان اوس مرد
کو دونگا کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتے ہین اللہ اور
رسول بھی اوسے وہ لڑائی سے بھاگنے والا نہین پس آپ نے مجھے بلا بھیجا اور میری
آنکھون مین آشوب تھا پس آپ نے اپنا تھوک میری آنکھون مین لگا دیا اور فرمایا خدا وندا
گرمی سردی کی اذیت سے تو اسے محفوظ رکھے سو اوسکے بعد مجھے کبھی گرمی یا سردی
نہین معلوم ہوتی **روایت ۸۶** ہے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے کہا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ دیکھنا علی کے مونھہ کا عبادت ہے **روایت ۸۷** ہے علی رضہ سے کہا
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم یا علی میرے صفی اور امین ہو **روایت ۸۸**
ہی سعید بن عبید سے کہا کہ آیا ایک شخص ابن عمر کے پاس پس پوچھا اون سے علی رضہ کا حال
فرمایا ابن عمر نے تو علی رضہ کا حال تو مجھسے مت پوچھہ مگر دیکھہ لے اونکے گھر کی طرف گھرون سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا اوس شخص نے کہ مین تو اونسے بغض رکھتا ہون
فرمایا بغض رکھے تجھسے اللہ پاک **روایت ۸۹** ہے کہ فرماتے ہین حضرت علی کہ مین ہر رات
حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوتا پس اگر آپ نماز مین ہوتے تو سبحان اللہ فرماتے
مین پھر آتا اور اگر آپ نماز مین نہوتے تو مجھے اذن دیتے مین اندر جاتا **روایت ۹۰**
فرمایا حضرت علی رضہ نے کہ واللہ جب مین آپ سے کچھ مانگتا تو آپ دیتے اور اگر مین چپ رہتا
تو آپ ابتدا مجھ سے فرماتے **روایت ۹۱** فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم یا علی
پس میرے داماد ہو اور میرے بیٹے کے باپ تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہون **روایت ۹۲**
ہے علی رضہ سے فرمایا کہ مین بیمار پڑا پس میری عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے اور مین لیٹا ہوا تھا پس آپ نے اپنا کپڑا مجھے اوڑھا دیا پس جب میرا قلق
اور اضطراب جاتا رہا تب آپ مسجد کے اندر نماز پڑھنے کو تشریف لے گئے نماز پڑھکے

نے اوس کپڑا اوٹھایا اور فرمایا قم یا علی علی اوٹھو مین بھلا چنگا اور تجھ کھڑا ہوا گویا پہلے اسکے کچھ بیمار ہی نہ تھا پس آپ نے فرمایا کہ نہ سوال کی مینے کوئی شئے نماز مین اپنے رب سے مگر یہ کہ دیا اوسے حق تعالیٰ نے اور نہ سوال کی مینے اپنے واسطے کوئی چیز مگر یہ کہ سوال کیا مینے اوسکو تمہارے واسطے بھی روایت ۹۳ ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ہم انصار لوگ پہچانتے تھے منافقین کو اونکے بغض رکھنے سے ساتھ علی مرتضیٰ رض کے روایت ۹۴ ہے کہ جب جناب حضرت امیر شیر خدا رض شہید ہوئے جناب سیدنا امام حسن رض نے منبر پر چڑھکے خطبہ پڑھا پس بعد حمد و ثناء الٰہی کے فرمایا کہ اے لوگو رحلت کی اس شب کو ایسے شخص نے کہ نہ سبقت کرینگے اگلے لوگ اوسے کسی عمل مین اور نہ پاوینگے اوسکو پچھلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیتے تھے اونکو اپنا نشان پس وہ لڑتے تھے کفار سے اور جبرئیل داہنے طرف اونکے رہتے اور میکائیل بائین جانب اونکے پس وہ بغیر فتح کئے نہ لوٹتے اور نہ چھوڑا اونھون نے زمین پر نہ سونا نہ چاندی مگر سات سو درم کہ بچ رہے تھے عطایا سے اونکے چاہتے تھے کہ بعوض اسکے ایک غلام اپنے گھر کے واسطے خریدین پھر فرمایا اے لوگو جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے اور جو نہین پہچانتا ہو پس جانے کہ مین حسن بن علی ہون اور مین ابن نبی ہون اور مین ابن وصی ہون اور مین ابن بشیر ہون اور مین ابن نذیر ہون اور مین بیٹا ہون اوسکا جو دعوت کرتا تھا لوگون کی اللہ کی طرف اوسکے حکم سے اور مین ابن سراج منیر ہون اور مین اوس اہلبیت سے ہون کہ جبرئیل ع میرے گھر آتے جاتے تھے اور مین اوس گھر والا ہون کہ دور کی حق تعالےٰ نے اونسے پلیدی اور پاک کیا اونکو جیسا حق پاک کرنیکا ہے اور مین اوس گھر والون مین سے ہون کہ فرض کی ہے اللہ تعالیٰ نے مودت اور دوستی اونکی ساری مسلم پر فرمایا حق تعالیٰ نے وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا یعنے اور جو کوئی کماویگا نیکی تو ہم اوسکے واسطے بڑھا دینگے اوس نیکی مین خوبی پس اقتراف حسنہ دوستی ہم اہلبیت کی ہے روایت ۹۵ ہے کہ لوگون نے

شکایت کی حضرت علی رض کی حضور نبوی مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آپ نے خطبہ پڑہا
اور فرمایا لوگوں کی شکایت نکرو اسواسطے کہ وہ بڑہکر ہے بیچ خدا کی ذات مین اور اوسکی راہ
مین روایت ۹۶ حضرت ام کلثوم صاحبزادی جناب حضرت علی مرتضی رض کی بیان عدل
مین حضرت امیر رض کے فرماتی ہین کہ اگر اموال غنیمت مین کہین سے لیموں آجاتے اور
امام حسن یا حسین اگر اوس مین سے ایک لیموں لے لیتے تو حضرت امیر رض اوس لیموں کو انکے
ہاتھ سے چھین لیتے اور فرماتے اسکو سب لوگون مین تقسیم کردو روایت ۹۷ ہے
ابو عمر سے کہ جب کچھ مال حضرت امیر رض کے پاس آتا تو اوس سب مال کو تقسیم کر دیتے
اور اوس مال مین سے بیت المال مین نہ چھوڑتے مگر جبکہ اوسدن اوس مال کی تقسیم سے لوگ عاجز ہو جاتے
اور فرماتے اے دنیا تو میرے سوا اور کسی کو فریب دے اور اپنے واسطے اوس مال مین سے کچھ نہ لیتے اور نہ اوس مین
کسی عزیز کو خاص فرماتے روایت ۹۸ ہے ابو عمر سے کہ حضرت امیر المومنین علی رض نے جو کچھ کہ بیت مین تھا
مسلمانون پر تقسیم کر دیا پھر اوس گھر مین جھاڑو دلوا کر کے اوس مین نماز پڑہی بامید اسکے
کہ وہ شہادت دے آپکے حق مین قیامت کے دن روایت ۹۹ ہے ابو عمر سے کہ آیا
حضرت امیر رض کے پاس مال اصفہان سے پس اوسکو سات جگہ تقسیم کیے اور اوس مال
مین ایک گردہ نان بھی تھا پس اوسکے بھی سات ٹکڑے کرکے ہر حصے پر ایک ایک ٹکڑا رکھا
پھر گوشے دلوائے اور تقسیم کیا روایت ۱۰۰ کی ابو عمر نے ابی حیان تیمی سے اور اوسنے
اپنے باپ سے کہا دیکھا مینے علی بن ابی طالب رض کو منبر پر فرماتے تھے کہ کوئی میری اس تلوار
کا خریدار ہے سو اگر میرے پاس بقدر قیمت ازار کے کچھ مال ہوتا تو مین اسے نہ بیچتا پس ایک
آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی مین حضور کو ایک ازار کی قیمت قرض دیتا ہوں روایت ۱۰۱
کی احمد نے مجاہد سے کہا کہ فرمایا علی مرتضی رض نے کہ ایکبار مین بہت بھوکا ہوا پس اپنے گھر سے
نکلا عوالی مدینہ کے جانب کوئی کام تلاش کرتا چلا دیکھا کہ ایک مین سمجھا اسے تر کرنا چاہتی ہے
پس مینے اوس سے ڈول پیچھے ایک چھوہارا اجرت مقرر کی پس جب مینے سولہ ڈول پانی کھینچا ہاتھ مرے

پیتے اوسسے ہتھیلیان آبلہ دار دکھا دین اوسنے سولہ خرمے گن کر مجھے دے دیئے پھر مین
حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوکر یہ حال عرض کیا آپ نے ہمارے ساتھ وہ خرمے
کھائے **روایت ۱۰۲** ہے کعب قرظی سے کہ علی رض نے فرمایا کہ بالتحقیق دیکھا تو نے
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہ مین مارے بھوک کے اپنے پیٹ پر پتھر
باندھے رہتا تھا اور البتہ صدقہ میرا آج چالیس ہزار ہے **روایت ۱۰۳** کی ابو عمر نے سعید
بن مسیب سے کہا کہ حضرت عمر رض پناہ مانگتے تھے اوس مقدمہ سے جسکے فیصل کرنے والے
علی مرتضی نہوتے اور حضرت عمر رض نے ایک عورت مجنونہ کے سنگسار کرنیکا حکم دیا حضرت
علی نے فرمایا کہ مجنون مرفوع القلم ہوتا ہے اور ایک عورت چھ مہینے پر لڑکا جنی تھی اوسکو
بھی سنگسار کا حکم حضرت عمر رض نے دیا تھا حضرت علی رض نے اونکو فرمایا کہ حق تعالی
فرماتا ہے وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُونَ شَهْرًا تب حضرت عمر رض نے فرمایا لولا علی لھلک
عمر اگر اسوقت علی نہوتے تو عمر ہلاک ہوا تھا **روایت ۱۰۴** ہے عبد اللہ بن مسعود سے
کہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ اقضی اہل مدینہ کے علی بن ابیطالب ہین **روایت ۱۰۵** ہے
سعید بن مسیب سے کہ سواے علی مرتضی رض کے کوئی نہین کہہ سکتا تھا کہ جو چاہو ہم سے پوچھ لو
روایت ۱۰۶ ہے ابی طفیل سے کہا حاضر ہوا مین حضرت امیر کے پاس اور وہ خطبہ
پڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ پوچھو مجھ سے کلام اللہ سے واللہ کوئی آیت نہین مگر یہ
کہ جانتا ہون مین کہ رات کو نازل ہوئی یا دنکو زمین ہموار پر اوتری یا پہاڑ پر **روایت ۱۰۷**
ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا واللہ علم کے نو حصے علی بن ابیطالب رض کو دیے گئے اور خدا
کی قسم کہ دسوین حصے مین بھی وہ سب لوگون کے شریک ہین **حکایت ۱۰۸** کی ابو عمر نے
عاصم سے اونہون نے زر بن حبیش سے کہا کہ دو آدمی ناشتا کھاتے تھے ایک کے
پاس پانچ روٹیان تھین اور ایک کے پاس تین جب یہ آٹھون روٹیان اون دونون کے
آگے رکھی گئین تو ایک شخص پہونچا اور سلام کیا ان دونون آدمیون نے اوسے کہا

تو بھی بیٹھ جا اور ناشتا کر لے وہ شخص بھی بیٹھ گیا اور تینون آدمیون نے باہم ملکر آٹھون روٹیان کھائین اوس شخص نے چلتے وقت آٹھ درم بعوض اپنے کھانیکے اونکو دیئے پس وہ دونون آدمی اوس آٹھ درم مین جھگڑے پانچ روٹی والے نے کہا مجھے پانچ درم چاہیے اور تجھے تین اور تین روٹی والے نے کہا دراہم کو نصف نصف کرو چار درم تم لو اور چار مجھے دو آخر یہ جھگڑا حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے پاس پہنچا دونون نے اپنا حال کہہ سنایا آپ نے تین روٹی والے سے فرمایا کہ اوسکی روٹیان تیری روٹیون سے زیادہ ہین تین درم وہ تجھے دیتا ہے راضی ہو جا اور لے لے اوسنے کہا واللہ مین ہرگز راضی ہونگا مگر امر حق پر پس حضرت علی مرتضی رض نے اوسے فرمایا کہ امر حق پر تو تجھے ایکہی درم چاہیے اور اوسکو سات پس اوس مرد نے کہا سبحان اللہ یا امیر المومنین رض وہ شخص مجھے تین درم دیتا تھا مین راضی نہوا اور آپنے بھی تین درم لینے پر مجھے اشارہ کیا مین راضی نہوا اور اب آپ فرماتے ہین کہ حقا میرا ایکہی درم حق ہی پس حضرت امیر رضی اوسے فرمایا کہ وہ شخص تین درم جو تجھے دیتا تھا وہ از راہ صلح دیتا تھا پس تو نے کہا کہ مین بغیر امر حق پر راضی نہونگا اور حالانکہ حقا تجھے ایکہی درم چاہیے پس اوس شخص نے کہا حقا ایکہی درم کیونکر ہوتا ہے مجھے سمجھا دیجیے کہ مین قبول کرون آپ نے فرمایا پانچ روٹیان اوسکی اور تین تیری اور کھانے والے تین آدمی ہین نہین معلوم کسنے کم کھایا کسنے زیادہ پس حمل کیا جائیگا کہ تینون نے برابر برابر کھائی ہین ہر روٹی تین تین ٹکڑے کیے گئے پس آٹھو روٹیون کے چوبیس ۲۴ ٹکڑے ہوتے پندرہ ٹکڑے اوسکے پانچون روٹیون کے اور نو ٹکڑے تمہارے تینون روٹیون کے کہا حضور ہان پھر آپ نے فرمایا کہ منجملہ چوبیس ۲۴ ٹکڑون کے نو ٹکڑے تمہارے تھے اوسمین سے آٹھ ٹکڑے تم نے کھائے باقی رہے تمہارے ایک ٹکڑا اور چوبیس ٹکڑے مین پندرہ ٹکڑے تمہارے ساتھی کے تھے اوس مین سے آٹھ ٹکڑے اوسنے کھائے باقی رہے اوسکے سات ٹکڑے پھر اسے آٹھ ٹکڑے کو اوس شخص نے کھائی

اور آٹھ درم بحساب ہر گرسنہ کے تمکو دیے پس سات درم تمھارے ساتھی کے بعوض
اور ایک درم تمھارے بعوض ایک گرسنہ کے پس اوس مرد نے کہا اب مین نے سمجھا حکایت ۱۰۹
کی حسن معتبر سے کہ دو شخصون نے ایک عورت قریشیہ کے پاس سو دینار امانت رکھے
اور دونون نے اوس سے کہا کہ جب تک ہم دونون جمع نہون تو ہم مین سے کسی ایک کو
یہ دینار نہ دینا پھر ایک برس کے بعد ایک شخص اونمین کا آیا اور کہا میرا ساتھی مر گیا سو سو
دینار میرے دے دے اوسنے کہا بغیر اوسکے نہین دونگی پھر آخر بہت تکرار سے اوسنے
سو دینار اوسکو دیدیے پھر بعد ایک برس کے دوسرا آیا اور کہا میرے سو دینار دے
اوس عورت نے کہا تمھارے ساتھی نے آکر مجھ سے کہا کہ تو مر گیا اور مجھ سے سو دینار
لے گیا پھر دونو جھگڑتے حضرت عمر رض کے پاس پہونچے پس آپ نے فیصلہ کرنا چاہا اور
مروی ہے کہ عورت سے فرمایا کہ تو اوسکے دینار کی ضامن ہے اوسنے عرض کی کہ مجھے
حضرت علی رض کے پاس جانے دیجیے آپ نے اس قضیہ کو حضرت امیر رض کے پاس بھیجا
حضرت امیر رض سمجھ گئے کہ ان دونون نے اس عورت غریبہ کے ساتھ مکر کیا ہے پس
آپ نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے نہین کہا تھا کہ جبتک ہم دونون اکٹھا نہون تو
یہ دینار کسی ایک کو ہم دو سے نہ دینا کہا حضور ہان کہا تھا فرمایا پس سو دینار تمھارے
ہمارے پاس ہین جا اپنے ساتھی کو بلا لا کہ ہم تم دونون کو وہ دینار دیوین روایت ۱۱۰
ہے کہ ذکر کیا گیا تصفیہ کسی قضیہ کا جسے فیصل کیا تھا حضرت علی رض نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس پسند فرمایا آپنے اوس تصفیہ کو اور فرمایا الحمد للہ الذی جعل
فینا الحکمۃ اہل البیت شکر خدا کا کہ ہم اہلبیت کو حکمت عنایت کی ہے روایت ۱۱۱
ہے کہ کہا لوگون نے حضرت امیر رض کو کہ یا حضرت آپ نے مجاورت قبرستان کی کیون
اختیار فرمائی ہے فرمایا ان سبکو مین بہت بھلا اچھا ہمسایہ پاتا ہون بری باتون سے
روکتے ہین اور آخرت یاد دلاتی ہین روایت ۱۱۲ منجملہ کرامات حضرت امیر رض کے

جو بیان فضائل سیدنا حسین رضہ مین بھی گذر چکی یہ ہے کہ روایت کی اصبغ نے کہ آتے ہم لوگ حضرت علی رضہ کے ساتھ پس گذرے آپ بجاے قبر حسین رضہ کے پس فرمایا سیدنا علی رضہ نے یہان پر جگہہ شہیدون کی سواریون کے بیٹھا لینے کی ہے اور یہ جگہہ اونکے کجاوسے رکھنے کی ہے اور یہ جگہہ اونکے خون بہنے کی ہے کتنے جوانان آل محمدؐ کے قتل کیے جاوینگے اس میدان مین کہ روئینگے اونپر آسمان و زمین **روایت ۱۱۳** کی جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے کہا آتے دو شخص تھا صمین حضور مین جناب حضرت امیر رضہ کے پس بیٹھے آپ ایک دیوار کی جڑ کے پاس تصفیہ کو پس عرض کی ایک مرد نے یا امیر المومنین یہ دیوار گرتی آتی ہے آپ نے فرمایا جا اللہ میرا نگہبان ہے پس حیون ہے اون دونون شخصون کی خصومت کا تصفیہ کرکے آپ کھڑے ہوے ہین کہ دیوار دھڑسے گر پڑے **روایت ۱۱۴** ہے علی بن زاوان سے کہ حضرت علی رضہ نے کوئی حدیث بیان فرمائی پس ایک مرد نے آپ کو جھٹلایا پس آپ نے اوسکو فرمایا کہ اگر تو سچا ہے تو مین تجھپر بد دعا کردن کہا جی ہان کیجیے پس بد دعا کی آپ نے اوپر پس وہ قبل اسکے کہ وہان سے اوٹھو اندھا ہو گیا **روایت ۱۱۵** ہے ابی ذر رضہ سے کہا کہ بھیجا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی کو بلا لاؤ پس مین نے علی کے گھر جا کر پکارا کسی نے آواز ندی پس پھر آکر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر دی پس آپ نے فرمایا پھر جاؤ علی کو پکارو وہ گھر ہی مین ہین پس مینے اونکے گھر جا کے آواز دی پس سنی مینے آواز چکی کی کہ آٹا پیس رہا ہے پھر جو مینے دیکھا تو چکی خود بخود گھومتی تھی اور آٹا اوسکے چارون جانب سے گرتا تھا اور کوئی چکی کا چلانیوالا نہ تھا پھر مینے علی رضہ کو پکارا آپ ہشاش بشاش گھر سے نکلے مینے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو بلاتے ہین آپ حضرتؐ کے پاس آئے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر دیکھتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجکو دیکھتے تھے پھر

آپ نے فرمایا ابوذر تمہارا کیا حال ہے مینے عرض کی یا رسول اللہ بڑا تعجب ہے مجھے دیکھا مینے کہ سیدنا علی رضؓ کے گھر آٹا پیس رہی ہے اور چکی کے پاس کوئی چکی کا چلانیوالا نہین ہے آپ نے فرمایا اے اباذر اللہ تعالی کے فرشتے ہین زمین پر پھرا کرتے ہین مقرر کیے گئے ہین واسطے مدد اور اعانت آل محمد صلی اللہ واٰلہ وسلم کے روایت ۱۱۹ ضیاء الطالبین مین ہے کہ حضرت مرتضی رضؓ نے فرمایا کہ تشریف لیگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یہان تک کہ بیان فرمادیا ہمکو کہ امر بعد آپ کے ابوبکر رضؓ کو ہوگا پھر عمر رضؓ کو پھر عثمان رضؓ کو پھر مجھے الحدیث روایت ۱۲۰ کی احمد نے فضالہ بن ابی فضالہ انصاری سے اور ابو فضالہ اہل بدر سے تھے کہا کہ نکلا مین اپنے باپ کے ساتھ حضرت علی رضؓ کی عیادت کو جب وہ بہت بیمار ہوے مقام ینبع مین پس میرے باپنے اونسے کہا کہ آپ یہان کیون ٹھہرے ہین اگر آپکا یہان انتقال ہوجائیگا تو سواے بدو جہینہ کے کوئی متولی آپ کے کفن دفن کا ہوگا سو مدینہ اوٹھ چلیے اگر موت ہے آپ کی آئیگی تو آپ کے یار کفنے متولی ہون گے نماز پڑہین گے پس علی مرتضی رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک مین امیر نبنایا جاونگا مرونگا نہین پھر بعد امیر ہونیکے رنگی جائیگی یہ داڑھی میری میرے سر کے لہو سے پس شہید کیے گئے آپ روایت ۱۲۱ کی ابو یعلی نے علی بن ابی طالب رضؓ سے کہا کہ درمیان اسکے کہ رسول اللہ صلعم میرا ہاتھ پکڑے ہوے کسی ایک مدینہ کی گلی مین چلے جاتے تھے کہ ہم لوگ ایک باغ کے پاس جا پڑے مینے عرض کی یا رسول اللہ کیا اچھا یہ باغ ہے فرمایا تمہارے واسطے بہشت مین اس سے بہتر باغ ہے پھر اسی طرح دوسرے باغ پر جا پڑے مینے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا جنت مین اس سے بھی اچھا تمہارے واسطے باغ ہے یہانتک کہ ہم لوگ اسیطرح سات باغ پر گذرے اور ہر باغ کے پاس مینے کہا یہ کیا اچھا باغ ہے یا رسول اللہ اور آپ ہر بار مجھ سے فرماتے تھے کہ تمہارے واسطے بہشت مین اس سے بہتر باغ ہے پھر جب راہ مین ہمارے سوا کوئی نرہا تو آپ نے مجھے اپنی گلی سے لگا لیا

اور خوب روئے سو مینے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کینے ہین
لوگون کے سینون مین تمھاری طرف سے کہ اوسکو ظاہر نکرین گے مگر بعد میرے سو مینے عرض کی
یا رسول اللہ باوجود سلامت دینے ہمارے کے دین پر فرمایا ہان روایت ۱۱۹ ہی ابی ذر
سے کہا کہ فرمایا حضرت صلعم نے اے علی جسنے چھوڑا مجھے پس اوسنے چھوڑا اللہ کو اور
جسنے چھوڑا تجھے یا علی پس بیشک اوسنے چھوڑا مجھے روایت ۱۲۰ ہی ام سلمہ رض سے
کہ سنا مینے رسول اللہ صلعم کو فرماتے تھے کہ علی قرآن کے ساتھ ہین اور قرآن ساتھ
علی کے ہے یہ دو آپس سے ہرگز جدا نہونگے یہانتک کہ یہ دونو آوین گے میرے پاس حوض پر
روایت ۱۲۱ ہی علی رض سے کہا کہ فرمایا حضرت صلعم نے رحم کرے اللہ علی پر خداوندا چلا
حق کو ساتھ علی کے جہان رہ چلین روایت ۱۲۲ ہی ثور بن مجزاة سے کہا گذرا مین طلحہ کے
پاس سے جمل کے دن اور اوسکے رمقی جان باقی تھی پس کہا مجھے طلحہ نے کہ تم کون ہو مینے
کہا مین اصحاب سے امیر المومنین علی رض کے ہون پس کہا اپنا ہاتھ پھیلاؤ مین بیعت کرون گا
تم سے مینے اپنا ہاتھ پھیلایا طلحہ نے بیعت کی مجھ سے اور اوسکی جان نکل گئی پس آیا مینے حضرت
علی رض سے یہ خبر کہی پس آپ نے فرمایا اللہ اکبر سچ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے کہ انکار کیا اللہ نے یہ کہ داخل کرے طلحہ کو بہشت کے اندر مگر جبکہ بیعت ہماری اوسکی
گردن مین ہووے روایت ۱۲۳ ہی ابن عباس سے کہا کہ درمیان اسکے کہ ہم لوگ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس تھے کہ اتنے مین علی مرتضی رض آئے اور عرض کی میرے مان
باپ قربان ہون آپ پر یا رسول اللہ نکل گیا یہ قرآن میرے سینے سے پس مین اب اپنے کو
اوسپر قادر نہین پاتا ہون پس فرمایا اونکو رسول اللہ صلعم نے یا ابو الحسن کیا مین تمکو نہ سکھا دون
چند کلمے کہ نفع دے تمکو اللہ اونسے اور نفع دے اونسے اوسکو کہ جسکو تم سکھا دو ان کلمات
کو اور ثابت اور برقرار رکھے تمھارے سینے مین اوسکو کہ سیکھا تمنے اوسکو کہا علی رض نے ہان
یا رسول اللہ سکھا دیجئے مجھے فرمایا آپ نے کہ جب جمعہ کی رات ہووے پس اگر تم سے

ہو سکے تو اٹھو ثلث آخر میں رات کے اسواسطے کہ وہ ساعت مشہود ہے اور اگر یہ نہو سکے تو اوسکے اول ہی میں اٹھو پس چار رکعت نماز پڑھو پہلی رکعت میں سورۃ الحمد اور سورۃ یسٓ پڑھو اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد اور حٰمٓ الدخان اور تیسری رکعت میں الحمد اور الٓمٓ تنزیل السجدہ اور چوتھی رکعت میں الحمد اور تبارک مفصل پس جب تشہد سے فراغت پاؤ پس حمد کرو اللہ کی اور اچھی طرح حمد کرو اور درود بھیجو ہمپر اور اچھی طرح پر درود بھیجو اور درود بھیجو سارے انبیا پر اور استغفار کرو سارے مسلمان مردوں اور سارے مسلمان عورتوں کے واسطے اور اپنے اون بھائیوں کے واسطے جو پہلے تم سے گذر گئے ہیں ایمان کے ساتھ پھر کہو آخر میں اسکے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي اَنْ اَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَاَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَاَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَاَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَاِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یا علی کرو اسکو تین جمعے یا پانچ یا سات جمعے قبول ہو جائیگی دعا تمہاری خدا کے حکم سے اور قسم ہے اوسکی جسنے مجھے ساتھ حق کے مبعوث کیا ہے کہ یہ دعا ہرگز کسی مومن کے ساتھ خطا نکریگی کہا ابن عباس نے پس قسم اللہ کی کہ علی پانچ یا سات دن کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور اوسدن بھی ہم لوگ

اوسیطرح آپ کی مجلس مین بیٹھے تھے پس عرض کی علی رض نے یا رسول اللہ مین اسکی پہلے
چار پانچ آیتون سے زیادہ یاد نہ کر سکتا تھا پھر جب یاد کر چکتا تہا تو بھول جاتا تھا اور مین
اب چالیس آیتون کے قریب پڑھتا ہون پھر جب آیتون کو یاد کر چکتا ہون تو ایسا معلوم
ہوتا ہے گویا کہ کلام اللہ میری آنکھون کے سامنے رکھا ہے اور مین پہلے اسکے حدیث
سنتا تھا پھر جب اوسکو دوبارہ پڑھنے لگتا تو بھول جاتا اور اب مین حدیثین سنتا
ہون پھر جب اونکو بیان کرتا ہون تو ایک حرف بھی نہین چھوڑتا ہون پس فرمایا
اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عند ذلک مومن ورب الکعبۃ ابا الحسن انتہی اور یہ
ساٹھون روایتین ازالۃ الخفا سے لکھی گئین اور کہان تک اونکے اوصاف کوئی
لکھے چنانچہ روایت [۱۲۴] ہی کہ ایک شخص نے حضرت علی رض کو بازار کوفہ مین سوار
ہوئے جاتے دیکھا کہا سبحان اللہ عجب شان آپ کی ہے کہ بعد پیغمبر صلعم کے آپ کے
ایسا نہ ہوا ہے نہ ہوگا حضرت امیر نے فرمایا کہ یہ بات جو تونے کہی آیا کسی کتاب مین دیکھی ہے
یا کسی اصحاب رسول اللہ صلعم سے سنی ہے اوسنے کہا حضرت یہ بات نہ مینے کسی کتاب
مین دیکھی ہے اور نہ کسی اصحاب سے سنی ہے مگر یہ بات میرے مونہہ سے غلبہ محبت سی نکل گئی تب
آپ نے اوسے حد ماری اور فرمایا افضل سب سے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حضرت ابوبکر صدیق رض ہین اور اونکے پیچھے حضرت عمر رض ہین روایت [۱۲۵] ہی کہ سیدنا
حضرت امیر المومنین علی مرتضی رض نے فرمایا ہے کہ جو مینے سن لیا کسی سے یہ کہتا کہ ابوبکر رض
اور عمر رض سے علی افضل ہین تو اوسے حد مارون گا روایت [۱۲۶] مدارج النبوۃ مین ہے
کہ ابوبکر بن عیاش کہ اعلام امت سے ہین کہتے تھے کہ اگر تشریف لائین میرے پاس حضرت
ابوبکر رض اور عمر رض اور علی مرتضی رضوان اللہ علیہم تو مین شروع کرون ساتھ حاجت روائی حضرت
علی مرتضی رض کے قبل حاجت روائی حضرت ابوبکر اور عمر کے واسطے قرابت اونکی کے ساتھ
حضرت رسول خدا صلعم کے اور اگر مین ساتوین آسمان سے زمین پر گر پڑون تو مجھے محبوب تر

ہی اس سے کہ تقسیم کردن اونکو اوپر **روایت** ہے اسبع سنابل مین ہے کہ ایک شخص نے
حضور مین جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حاضر ہوکر عرض کی کہ حضور کے پاس چار سوال
کرنے کو حاضر ہوا ہون آپ نے فرمایا پوچھ چار کیا چالیس پس اوس مرد نے کہا کہ قریب کیا
ہی اور اقرب کیا ہے اور واجب کیا ہی اور اوجب کیا ہے اور عجب کیا ہے اور اعجب کیا ہے
اور صعب کیا ہے اور اصعب کیا ہے پس فرمایا جناب علی مرتضی نے قریب تو قیامت ہے
اور اقرب موت ہے اور واجب توبہ ہے اور اوجب یعنے واجب زیادہ چھوڑنا ہے گناہ کا
اور عجب دنیا ہے اور اعجب طالب دنیا ہین اور صعب یعنے مشکل پس قبر مین جانا ہے اور
اصعب پس بلا توشہ کے قبر مین جانا ہے **حال** علاوہ اور فضائل کے بارہ چیزین آپ مین
کامل تھین دیانت یعنے دینداری اور زہد اور ریاضت اور امانت اور تواضع اور شجاعت
اور سخاوت اور فتوت اور علم اور کرامت اور متابعت رسول اللہ صلعم اور شہادت **ریاضت**
اور مجاہدہ کا حال آپ کے بیان بشر سے باہر ہے گھر مین آپ کے دو دو بین تین تین فاقے
ہوجاتے تھے اور نوبت نو فاقے کی بھی پہونچی ہے مگر حال فقر کا اپنے کسی سے نہ کہتے اور حضور
نبوی مین بھی عرض نہ کرتے اور یہ فقر و فاقہ اختیاری تھا معاذ اللہ اضطراری نہین اسواسطے کہ
جو ہاتھ مین آتا فی سبیل اللہ کر دیتے سائل کو رد نکرتے اور تمام رات **عبادت** الٰہی مین مصروف
رہتے اور جب نماز مین کھڑے ہوتے ہیبت الٰہی سے بہت کانپنے لگتے اور فرماتے یہ وقت
ادا کرنے امانت کا آیا وہ امانت کہ جسے آسمان زمین اوٹھا نہ سکے اور آپ کے ہمسایون نے
کبھی چھپکر بھی سنا ہے اور ہزار آواز تکبیر تحریمہ کی گئی ہی نماز نفل مین اور کبھی دو ہزار کا بھی اتفاق ہوا ہے
اور نماز مین استغراق کی یہ صورت تھی کہ ایکدن جنگ احد مین آپ کے بدن مین ایک تیر کی بھال
رہگئی تھی جب جراح نکالنے لگتا تو آپ کو درد بے نہایت ہوتا اور نوبت غشی کی پہونچ جاتی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی چھوڑ دو جب نماز پڑھنے لگین نکال لینا جب حضرت امیر نماز مین مشغول
ہوئے لوگون نے وہ بھال نکال لی اور حضرت علی رض کو خبر نہ ہوئی خون اسقدر جاری ہوا کہ تمام پانو

سے قتل کی زمین تر ہو گئی بعد نماز کے حضرت امیر نے پوچھا یہ خون کیسا ہے لوگون
نے عرض حال کیا اور امانت دار حدیث رسول اللہ پر ایسے تھے کہ صحابہ مین جیسے حضرت
معاویہ وغیرہ سے جو چندروز مخالفت رہی اگر کمال خفا ہوتے تو یہی فرماتے اخواننا
قد بغوا علینا ہمارے بھائی لوگ باغی ہو گئے ہین ہمپر اور کبھی کسیکو کسی پر لعنت
نکرنے دے اور اپنے رو برو کبھی گالی نہ دینے دے اور کسی کو برا نہ کہا اور گرد نفسانیت
سے آفتاب امانت کو گرد آلودہ نفرمایا اور قدرت کے چار رکن ہین اور وہ چارون رکن
آپ مین پورے پورے تھے ایک یہ کہ دشمن پر قدرت پاوے تو بخشدے دوسرے غصہ مین
حلم کرے تیسرے وقت دشمنی کی دشمن پر بھلائی چاہے چوتھے محتاجگی مین سخاوت
کرے اور حلم ایسا تھا کہ کسی سے لڑنے کی خو نہ تھی اور مزاج شریعت مین غصہ آتا نہ تھا
چنانچہ روایت ۱۲۵ ہے کہ آپ کے ایک غلام تھے دیوار کے پاس کھڑے تھے آپ نے
اون غلام کو پکارا وہ نہ بولے تب حضرت امیر نے دیوار کے سوراخ سے دیکھا کہ کھڑے
ہین آخر پھر پکارا وہ نبولے یہانتک کہ ستر بار پکارا مگر وہ نبولے آخر آپ نے اوٹھکر اون
غلام کے روبرو جاکر فرمایا کہ تو نے جواب مجھے کیون نہ دیا اور برابر سنا کیا اونے کہا
کہ میرا جی یون چاہا کہ حضور کبھی غصہ نہین فرماتے آج کسی طرح مجھپر غصہ ہوئین آپ نے
فرمایا کہ یہ ارادہ تیرا کبھی پورا نہ ہوگا ولیکن تجھے مینے آزاد کر دیا اور روٹی کپڑا تیرا عہدہ
اپنے ذمہ رکھا اور آپ سے باوجود جاننے کے ستر بار غلام کو اسواسطے پکارا
کہ آپنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ ایک روز ایک شخص نے سوال کیا
تھا کہ یا رسول اللہ ہم لونڈے غلام سے کی بار تک درگذر کرین تب پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کچھہ نہ کرو تو ستر بار تک درگذر کیا جاتا ہے
اسواسطے آپنے ستر بار تک پکارا اور سخاوت اور شجاعت کا حال
حد تحریر سے باہر ہے اور کتب سیر مین مملو ہے اور زہد یعنی دنیا سی ایسی کنارہ کشی

تھے کہ سوا خدا کے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا لکھا ہے کہ ایک زمانہ دراز تک تین روز برابر جو کی روٹی پیٹ بھر نکھائی اور فرماتے تھے حَسْبِیْ مِنَ الطَّعَامِ مَا یُقِیْمُ بِہٖ ظَہْرِیْ مجھے کھانا اسیقدر بس ہے جو میری پیٹھ کو راست رکھے اور عبادت الٰہی سے مانع نہو

حکایت ۲۹ ایام خلافت مین ایک روز بیت المال مین تشریف لائے اور وہان زر و نقرہ دینار و درم بہت ڈھیر لگے دیکھے اور ایک لحظہ خوب تامل کیا پھر فرمایا یَا صَفْرَاءُ وَیَا بَیْضَاءُ غُرِّیْ غَیْرِیْ اے سونا چاندی میرے سوا اور لوگون کو اپنے فریب مین لاؤ میں تمکو تین طلاق دی ہین کہ رجعت اوسمین محال ہی

حکایت ۳۰ ایک شخص مسافر مدینہ مین آئی تھی اور جناب حضرت امام حسن رضہ نے اون کی مہمانی کی تھی اور طرح طرح کے کھانے پکواے تھے جب کھانیکا وقت ہوا وہ مہمان مسجد کے اندر نماز پڑھنے گیا اور نماز پڑہی پھر دیکھا کہ مسجد کے کونے مین ایک شخص پرانے کپڑے پہنے ہوے ہین اور ایک تھیلی مین سے سوکھے ستو نکال کر دو تین پھانکے مارے اور کچھ اس شخص کو بھی دیے یہ شخص بھی پھانک گیا اور حضرت امام حسن رضہ کے پاس آیا جب کھانا دسترخوان پر چنا گیا مسافر نے عرض کی یا حضرت مسجد کے اندر ایک شخص مارے بھوک کے ستو پھانکتا ہے اگر اوسکو بھی بلا کر کھلائین تو خوب ہے جناب حضرت امام حسن رضہ نے فرمایا کہ وہ تو حضرت امیر المومنین شیر خدا داماد مصطفےٰ میرے بابا جان علی مرتضیٰ ہین کہ سب نعمتین اون پر قربان ہین اور آنکھین آنسوؤن سے بھر لائے اور فرمایا کہ اونھون نے لذتین دنیا کی اپنے اوپر حرام کین ہین اور اپنے بدن کو دکھ اور رنج مین ڈال رکھا ہی

روایت ۳۱ کی ابو عمرؓ نے ایک ہمدانی شخص سے کہا کہ کہا معاویہ نے ضرار صیدی کو اے ضرار کچھ حضرت علی کا وصف مجھ سے تو بیان کر و کہا یا امیر المومنین یہ بات مجھ سے معاف رکھو کہا کچھ کہو تو سہی کہا جب ایسا ضرور ہی تو وہ بڑی قوی تھی فصل بات کہتے تھے اور عدل کے ساتھ حکم فرماتے تھا تھا دریا علم کا جوانب سے ونکے اور ٹپکتی تھی حکمت نواحی سے اونکی بھاگتے تھے دنیا اور زیبائش سے اور ما نوس

ہوتے تھے ساتھ دنیا کے اور ساتھ وحشت اوسکی کے اور بہت تھی عبرت پذیر بڑے متفکر
لباس میں ہوہ لباس آپکے پسند آتا جو چھوٹا مختصر ہوتا اور کھانون مین وہ کھانا جو روکھا سوکھا
ہوتا اور ہم لوگون مین مثل ہم لوگون کے رہتے جواب دیتے جب ہم لوگ اونسے کچھ سوال
کرتے اور ہمارا انتظار کرتے جب ہم لوگ انتظار کشی کی درخواست اونسے کرتے اور
ہم لوگ واللہ باوجود ایسی موانست اور بے تکلفی کے مارے رعب اور ہیبت کے اونسے
بات نہین کر سکتے تھے تعظیم کرتے تھے دینداروں کی اور بیٹھتے تھے غربا اور مساکین
کے پاس طمع نہین کرسکتا تھا قوی اپنے باطل مین اور نہ ناامید ہوتا تھا ضعیف اپنے حق
سے بسبب عدل اونکی کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مینے دیکھا ہے اونکو اوسوقت
کہ رات سناٹے خوب اندھیری ہو گئی ہے اور ستارے ڈوب گئے ہین کہ پکڑے
ہوئے ہین آپ ریش مبارک اپنی اور اچھل رہے ہین تڑپ رہے ہین جسطرح آدمی
سانپ کا کاٹا تڑپتا ہے اور رو رہے ہین جسطرح کوئی غم کا مارا روتا ہے اور فرما
رہے ہین اے دنیا میرے سوا اور کسی کو فریب دے تو مجھسے مونھ پھیرے یا میری
مشتاق ہووے ہیہات ہیہات مینے تو تجھی طلاق دی جسمین رجعت نہین سو عمر
تیری قصیر ہے اور خطر تیرا حقیر ہے آہ قلت زاد اور بعد سفر اور وحشت راہ سے کیسی
رہنے سے وادیہ اور کہا رحم کرے اللہ ابو الحسن پر کو وہ ایسی تھی پھر کہا پس کیسا
غم ہے تمھارا اونپر اے ضرار کہا مجھے اوس عورت کی ایسا غم ہے کہ اوسکا اکلوتا بیٹا
اوسکی گود مین ذبح کیا جاوے کذا فی ازالۃ الخفا اور تواضع اور عاجزی حضرت کی
اس حالت پر تھی کہ باوجود اس شرافت اور علم و فضل کے اونکو ایسی عاجزی تھی کہ بازار سے
چیزین خرید کے اپنے ہاتھ لایا کرتے زمان خلافت مین از فریقہ مغرب سے سمرقند تک
قلمرو مین آپکے تھا اور آپ پیادہ پا بازار کوفہ مین گذر فرماتے اور بازاری لوگ اپنے
اپنے معاملات مین مشغول ہوتے اور آپکے گذرنے کی اونکو خبر نہوتی جب ازدحام

لوگون کے راہ نہ ملتی تو آپ فرماتے ذرا ہٹو اپنے امیر کو راہ دو آواز آپ کی سنکر لوگ
ہٹ جاتے اور ایکروز گوشت بکری کا ترازو کے پلے مین بازار سے لئے آتے تھے
لوگون نے عرض کی کہ یا امیر المومنین یہ بوجھ مین عنایت ہو کہ آپ کے گھر پہونچا دین آپ نے
فرمایا لاینقص الرجل من کمالہ ما یحمل شئی الی عیالہ یعنے آدمی اگر کوئی چیز بازار سے اپنے اہل و
عیال کے واسطے لے آوے تو اوسکے کمال اور عزت مین کچھ نقصان نہین ہوتا اور

روایت ۱۳۵ ہی کہ ایکدن منبر پر آپ بیٹھے تھے اور بدن مبارک پر آپ کے تہ بند ہوتے
پھر یکا آدھی پنڈلی تک تھا اور چادر سے آپ کی ایسی ہی تھی اور حضرت امیر عباس رض
نے فرمایا اے امیر المومنین یہ کیا بات ہی جو تمنے اختیار کی ہے آپ نے اسکا کچھ خیال
نفرمایا **خلافت** بروز جمعہ اٹھارہوین تاریخ ذی حجہ کی جسدن حضرت امیر المومنین
عثمان ذی النورین رض شہید ہوے جناب حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ باصرار سب صحابہ کے
تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوے اور پانچ برس تین مہینے اور بقول بعضے چار برس نو مہینے
آپ نے خلافت کی اور شہادت آپ کی جمعہ کے صبح کو اٹھارہوین تاریخ رمضان شریف کی
سن چالیس مین ترسٹھ برس کی عمر مین جبکہ آپ سجدہ اول نماز فرض فجر سے سر اوٹھایا ہی
کہ عبدالرحمن ابن ملجم شقی خارجی جہنمی نے باغوا ایک عورت موسومہ قطامہ خارجیہ
ملعونہ کے کہ جسکے بارہ آدمی اقرب الاقارب جنگ نہروان مین بحکم جناب امیر کے مارے گئے
تھے خنجر آبدار زہر کا بجھایا ہوا آپ کے سر مبارک پر مارا وہ کام کر گیا آپ نے اوسوقت
فرمایا فزت برب الکعبۃ مقصد کو پہونچ گیا مین قسم خدا کی آخر یکشنبہ کی رات اکیسوین ۲۱ تاریخ
رمضان کے جان بحق تسلیم ہوی اور جناب حضرات حسنین اور عبداللہ بن جعفر نے آپکو
غسل دیا اور محمد بن حنفیہ اور انکے بیٹے نے پانی پکڑایا اور حضرت امام حسن رض نے
نماز پڑھائی اور اوسی رات کو جنازہ طیبہ کو اوس جگہہ پہ لیگئے جہان حضرت امیر نے
پہلے اونکو خبر دی تھی اور وقت سحر کے دفن کر کے مقام مدفن کو خلایق سے مخفی کیا

اثر روایت ۱۳ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضہ نے وصیت فرمائی تھی کہ سر جنازہ پر آپ کے یہ دو بیت لکھ دیے جاویں ؎ وفدت علی الکریم بغیر زاد + من الحسنات و القلب السلیم + فان الزاد اقبح کل شیٔ + اذا کان الوفود علی الکریم + شواہد النبوۃ میں ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ جنازہ ہمارا اٹھا کر طرف لیجائیو جہاں تمہیں سفید پتھر کھڑا نظر آوے وہاں ہمیں رکھ دینا موافق وصیت کے جنازہ آپ کا جدہر فرمایا تھا اودھر لے گئے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک پتھر خوب چمکتا گڑا ہوا ہے اوس پتھر کو اکھاڑا تو دیکھا کہ اوسکے نیچے قبر طیار ہے اوس میں آپ کو دفن کیا اور زمین کو برابر کر دی اور لوگوں سے چھپا رکھا جب ہارون رشید کا وقت آیا تب ایک روز ہارون رشید بادشاہ جنگل میں شکار کو گیا تب کتے ہرنوں پر چھوڑے نہ تو کتوں نے ہرنوں پہ حملہ کیا اور نہ ہرن کتوں سے ڈر کر بھاگے بلکہ ایک مقام پر جا کر کھڑے ہو گئے ہر چند ہارون نے کتوں کو اشارہ کیا مگر ہرن کے جانب کتوں نے رخ نکیا ہارون متحیر ہوا اور اوس اطراف میں کوئی بوڑھا تھا اوسسے بولا کر پوچھا اوس نے کہا کہ ہم اپنے بزرگوں سے سنتے آئے ہیں کہ یہاں پر قبر حضرت جناب امیر المومنین علی رضہ کے ہے بادشاہ نے تحقیق کر کے وہاں روضہ مبارک بنوایا اور ہمیشہ بادشاہ زیارت کو صدق کر کے وہاں آیا کرتا تھا جہاں نجف اشرف کر کے مشہور ہے ؎ یا رب برسالت رسول الثقلین + یا رب بغزا کنندہ بدر و حنین + عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات + نیمی بحسن رض بخش و نیمی بحسین رض + لی خمسۃ اطفی بھا حر الوباء الحاطمہ + المصطفے والمرتضے وابناہما والفاطمہ رض + اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک ان یکشف لی حاجتی ہذہ لیقضی اللھم شفعہ فی یا رب کل شیٔ ویا مالک کل شیٔ اغفر کل شیٔ لمن لیس لہ شیٔ ولا تسئل عن شیٔ اللھم انہ لیس فی السموات دورات ولا فی الارض غمرات ولا فی البحر قطرات ولا فی الجبال مدرات ولا فی الشجر ورقات ولا فی الاجسام حرکات ولا فی العیون لحظات ولا فی النفوس خطرات الا وبک عارفات ولک شاہدات وعلیک والات وفی ملکک متحیرات

فبالقدرۃ التی سخرت بہا اہل الارض والسموات سخر لی قلوب المخلوقات واغفر لی
جمیع الخطیات واعف عنی جمیع السیآت ووفق لی بالخیر والحسنات والطاعات وادخلنی
فی جوار رحمت خیر البریات ولا تجعلنی محتاجاً لاحد من المخلوقات یا عمد من لا عمد لہ یا سند
من لا سند لہ یا ذخر من لا ذخر لہ یا غیاث من لا غیاث لہ یا من سجد لک سواد
اللیل ونور النہار وضوء القمر وشعاع الشمس ودوی الماء وحفیف الشجر فاغفر لی ما قدمت
وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وہب لی فی الدنیا والآخرۃ وارزقنی رزقاً واسعاً
کثیراً طیباً مبارکاً لا انقضاء لہ ولا انصرام واغفر لی ولوالدی ولاخی الشیخ اصغر علی المرحوم
ولاخی الشیخ ناظر علی المغفور اللہم ولا تدع فی قلبی موضع شعرۃ الا تملئہ من محبتک ومحبۃ
نبیک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ومحبت جمیع آلہ واصحابہ وذریاتہ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین **فائدہ** جب یہ کتاب ملاحظہ سے جناب مستطاب فلاطون
زمان مسیحای دوران شبلی وقت جنید زمانہ از غیر حق بیگانہ العالم البارع الادیب
الفاضل البحر الحبر اللبیب کشاف دقائق المعقول والمنقول حلال غوامض الفروع
والاصول محب اہلبیت مصطفوی عاشق زار دودمان مرتضوی صاحب باطن وظاہر
ناقد بصیر ماہر سے ذاکرات عاصیت جلالہ + فی سائر الامصار کالامثال + ناطق حقائق
واعظ خلائق پیر عارفین دستگیر سالکین جامع کمالات معنوی وصوری جناب حضرت
مولانا سید شاہ **امداد علیخان** صاحب صدر اعلی بہادر بھاگلپوری ادام اللہ فیضانہ
وعرفانہ کے گذری مناقب اور فضائل اہلبیت نبوت رفعت کے دیکھکر اتنا خوش اور محظوظ ہو
کہ باہر حیز تحریر سے ہے خارج احاطہ تقریر سے ہے پھر اس عاصی کی طرف متوجہ ہو کر
فرمایا ماشاء اللہ جزاک اللہ فی الدارین خیراً انی اراک انک تسیر فی الجنۃ مع الملائکۃ
سیراً او تطیر من غصن الی غصن مع الملاء الاعلی طیراً اور اسیوقت یہ قطعہ تاریخ ختم وطبع کتاب

ارشاد فرمائی قطعہ تاریخ	ارک گفتا احسن تلک گفتہ طوبی	کتاب جو ای مشفقا شد مرتب

صلوٰۃ تو از ہر صلوٰۃ ہست افضل	سلام تو از ہر سلام ست اعجب	کلام تو واللہ شد از فیض احمد
من العسل احلی من المسک اطیب	چہ گلدستۂ نعت آلِ محمد	ز ناصر ہزار ماہ ہست اعذب
کتابیست یا دستہ نور ایمان	دیا رونقہ ماہ دان ہست یارب	چو خواہی صفای خدا و محمد
فو اطلب علیہ و الی اللہ فارغب	زہی از سرِ اہلبیتِ مطہر	شدہ کنز خیرات تاریخ اعجب
		۱۲۸۹

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد اوس داور بیمال کبیر المتعال کو جسنے جمیع مخلوقات کو محض واسطے عرفان وحدانیت و ربوبیت اپنی کے خلق و پیدا کیا و صلوٰۃ و سلام اوس سرور انبیا معدن اصفیا پر جسنے اپنے نور نبوت سے ہدایت کو ضلالت سے ممیز و ممتاز فرمایا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و اہلبیتہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد واضح ہو کہ اس خاکسار ذرہ بیمقدار کو خاندان قادریہ علیہ مین حضرت قطب زمان یکتای دوران واقف حقائق ملکوتی دانای اسرار لاہوتی حقیقت آگاہ عارف باللہ جناب شاہ ضیاء اللہ صاحب قادری الفخری سے بیعت ہے ادام اللہ فیضانہ الی یوم القیامۃ اور ہمیشہ سے احقر کو شوق قدمبوسی و زیارت بزرگان دین سالکان راہ شرع متین رہا علمای علام و اہل اللہ کی زیارت کو ذریعہ سعادت دارین و نجات کونین جانا کیا چنانچہ سال گذشتہ مین بسبب اتفاق برسم تجارت وارد شہر آرہ ہوا اور وہان جناب کمالات انتساب اکمل الکملا افضل الفضلا عالم علوم معقول و منقول جامع فنون فروع و اصول مسیحای وقت جناب مولانا حکیم ناصر علی صاحب دام فیوضہ سے شرف ملازمت حاصل ہوئی جناب ممدوح الشان نے وہ خلق محمدی مبذول فرمایا کہ جسکو بیان سے زبان قاصر ہے ذات بابرکات اونکی اوس شہر مین مثل شمس تابان و درخشان ہے انواع انواع طرح کا فیض جاری ہے اطراف و اکناف دور دراز کے لوگ بہرہ یاب ہین عاشق صادق رسول اللہ محب واثق اہل بیت حبیب اللہ کوئی وقت ذکر و شغل عبادات و ارشاد سے خالی نہین خاکسار نے جب یہ حال دیکھا بکمال تمنا و آرزو گذارش کیا کہ اس مسافر کو بھی فیض عام سے حصہ عطا ہو جناب ممدوح الوصف نے حسب استعداد و اصرار کمترین یکچار رسالہ ناصر الابرار فی مناقب اہلبیت الاطہار کمال ذوق سے تالیف کر کے مرحمت کیا اور حق تالیف بحل فرمایا خاکسار نے بالفعل اوس رسالہ کو بخط عمدہ و پاکیزہ بکمال خوش اسلوبی طبع کرایا ہے شائقین با تمکین سے گذارش ہے کہ دس دس ہیہا کو حرز جان ایمان سمجھکر لیدین ہمیشگان کی خدمت مین عرض ہے کہ بدون اجازت اس فقیر قصد طبع نفرمائین فقط اور دوسرا رسالہ شہادتین عنقریب مولفہ جناب ممدوح الوصف طبع ہوتا ہے

هٰذه شجرة طيبة لسلسلة القادرية
أصلها ثابت وفرعها في السماء

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوٰة والسلام على رسوله محمد وآله وأصحابه أجمعين اما بعد فهٰذه السلسلة من المشائخ الكرام في طريق السلسلة القادرية رضوان الله تعالى عليهم أجمعين۔

الٰہی بحرمت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت مظہر العجائب والغرائب امام المشارق والمغارب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت حضرت امامین الہمامین ابی محمد الحسن وابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز یمنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو یوسف طرطوسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو الحسن بن علی الہکاری القرشی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو سعید ابن المبارک مخزومی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی

سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

۱۸ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب
سہروردی رضی اللہ عنہ

۱۹ الٰہی بحرمت حضرت شیخ عمار بن یاسر البدلیسی
رضی اللہ عنہ

۲۰ الٰہی بحرمت حضرت شیخ نجم الحق والدین الکبرا
رضی اللہ عنہ

۲۱ الٰہی بحرمت حضرت مجد الدین بغدادی رضی اللہ عنہ

۲۲ الٰہی بحرمت حضرت شیخ رضی الدین معروف لالا
رضی اللہ عنہ

۲۳ الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد جرجانی رضی اللہ عنہ

۲۴ الٰہی بحرمت حضرت شیخ نور الدین مشہور بالگیری
رضی اللہ عنہ

۲۵ الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ
سمنانی رضی اللہ عنہ

۲۶ الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الکریم محمود مزدقانی
رضی اللہ عنہ

۲۷ الٰہی بحرمت حضرت شیخ قطب الاقطاب علی الثانی
سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ

۲۸ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ اسحاق ختلانی رضی اللہ عنہ

۲۹ الٰہی بحرمت حضرت شیخ السادات سید محمد نوربخش رضی اللہ عنہ

۳۰ الٰہی بحرمت حضرت شیخ الاسلام محمد نوربخش رضی اللہ عنہ

۳۱ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد غیاث نوربخش رضی اللہ عنہ

۳۲ الٰہی بحرمت حضرت شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ

۳۳ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد رضی اللہ عنہ

۳۴ الٰہی بحرمت حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ

۳۵ الٰہی بحرمت حضرت کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ

۳۶ الٰہی بحرمت حضرت سراج الواصلین حضرت مولانا
نظام الدین نگرادونی ثم اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ

۳۷ الٰہی بحرمت حضرت قدوۃ المحققین و العارفین حضرت
مولانا فخر الدین رضی اللہ عنہ

۳۸ الٰہی بحرمت زبدۃ السالکین و المشائخین حضرت مولانا
ضیاء الدین کالپوی ثم جیپوری رضی اللہ عنہ

۳۹ الٰہی بحرمت حضرت شیخ دلیل الملۃ والدین شیخ دلیل
صاحب قدس اللہ سرہ

۴۰ الٰہی بحرمت راز و نیاز و انکسار حضرت ہادی دین حقیقت
آگاہ عارف باللہ شاہ ضیاء اللہ عبد القادر محی الدین
ادام اللہ فیوضہ علی رؤس الطالبین الی یوم الدین

۴۱ الٰہی بحرمت اسمائے متبرکہ بزرگان دین کہ درین شجرہ طیبہ
مسطور اند ازمن عاصی حقیر پر تقصیر لیس عبد العزیز درگذر و عفو فرما
و بروز قیامت در زمرہ نیکان خود محشور گردان آمین یا رب العالمین

بحق شاہ مردان کہ بیچارہ ام	زبس عاجز از نفس امارہ ام
الٰہی عنان کن تو انجام کارا	تو خوشنود باشی و من رستگار

اشتہار

واضح ہو کہ حق تالیف اس کتاب کا
جناب مؤلف کتاب نے الی راقم کو عنایت فرمایا ہے
اور نیز درخواست رجسٹری حسب مراد قانون بستم سنہ ۱۸۶۷ع
روانہ گورنمنٹ ہوئی ہے لہذا صاحبان مطابع و
ہم پیشگان ہم عصر کی خدمت میں التماس ہے کہ بغیر اجازت
راقم کے کوئی صاحب قصد طبع کا نفرمائیں اس ناچیز کو
رہین منت فرمائیں جتنی کتابیں چاہیے ہوں مکان کمترین پر
واقع لکھنؤ محلہ پل گاماں سے طلب فرمائیں فقط

العبد

سنہ ۱۲۸۹ ہجری

